

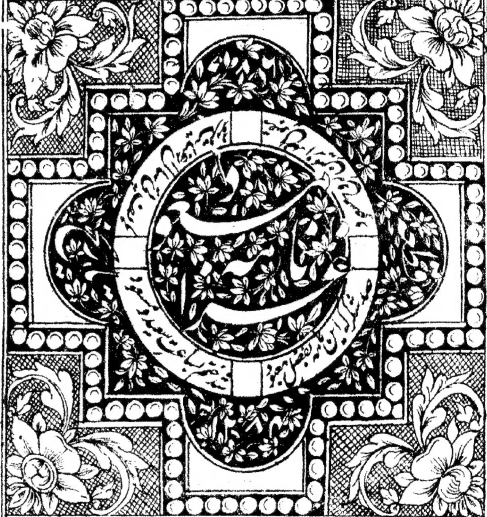
UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232838

UNIVERSAL
LIBRARY

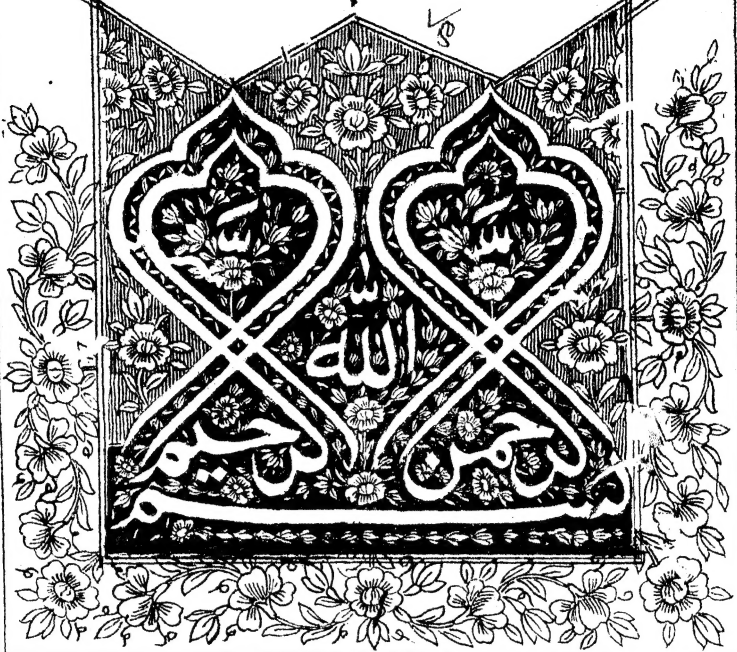
مَا سَأَلَ اللَّهُ لَدُنْكَ إِلَّا مَعَهُ

این مقفی بویج مصلحان و داوران و شایان و قیام و شکران حضرت سیدالارسلان و دعات امامان سلطان محمود



با تمام راجی غفران محمد عبدالرحمن بن علی محمد رشید خان منعم و تربیت یافتہ حضرت بزرگوار محمد مصطفیٰ خان سر

مَا سَأَلَ اللَّهُ لَدُنْكَ إِلَّا مَعَهُ



بسم الله الرحمن الرحيم کلید نفعیہ سخن ہر علم و فہم کا مخزن ہر چند خواص فکر نے بحر معرفت ناپید الکنار میں خاک
 چھپا ہنی غوطہ لگایا گو ہر مقصد یا تھخہ نہ آیا ہر لطافت مضامین و عبارات رنگین ایک حرف کثرت ذات باری کا سپایا
 سبحانک لا اشیء تشابہ لعلیک انت کما انیت علی نفسک کا نقشہ نظر آجاسجان اللہ کیا شان باری ہر
 طرۃ العین میں ایک صفت نبی جادی ہر انسان ضعیف النبیان کو مشت خاک سے بنایا پھر خاک میں ملا یا غریب
 نے غور کیا کسنت کا طوق لیا آدم علیہ السلام نے دائرہ کرم کھایا تختہ خاک پر لایا اس دانائی سے آبادی کا نہ کیا
 بی آدم کو اوسکے تلاش میں در در پھیرایا کیسکو ظالم کیسکو مظلوم کیا کیسکو جاگم کیسکو محکوم کیا کشتی نوح کو طوفان
 سے بچایا اشقر فرعون کو دریا میں ڈوبایا حضرت ابراہیم پر نافرود گلزار کی حضرت یوسف کی چہن جان غریزہ نیما کی
 شام کی موسیٰ علیہ السلام کو طوطا پر ہلکا کر جلوه دکھایا عیسیٰ علیہ السلام کو فلک چارم پر سفر فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کو عرش پر لایا دیکھا تھیات صلوٰۃ و سلام سے شاد کیا کیسکو کعبہ میں نظر آیا کشتی نے خانہ دل میں پایا ایک تخم
 سے کیا کیا درخت پیدا کیے برگ و بار و گل ہو یا کیے گلہائی رنگ رنگ سے بوی خوش ظاہر کی انسان کو نور
 و تاثیر عذرا کی تیز دی پھلون کو ذوالیقہ لطیف عنایت کیا پھر وہی تخم اوس میں رکھ دیا بیست
 برگ رنگان سبز و نظر شبیہ ہر رقی و قرینہ مقرر کردہ ہر فردے سے نئی شان عیان ہر برین مولا کی توفیق
 میں تر زبان ہر میت ہر برین مولا کی نعم گوش ہر وارہ فضل اوست در شہر تجھے دینا کدہا کھائی

اوسکی یکتا میں زبان ہمارے بیعت ہر گاہی کہ از زمین روید و حاکم کائنات کہ گویہ
 ایک نکتہ کن سے کائنات کو بنایا قدرت کا نود کھا یہ حق فلک کو این رفعت و شان بے ستون بنایا اور
 سیاروں کو ثابت کر کے بے ہفتاقت پایہ سرعت تمام دوڑایا دریا سے گوہر آبدار نکالے دباں سنگ
 لعل اور گلے بہن فکر ساس کے پر ملتے ہیں جسے اس راہ میں قدم مارا ستر را حلاج ناما کا مدار پر ہوا۔
 گوئیہ حق شہید اکبر ہوا ستر اس معرکہ عالمگیر میں بے سر ہوا مگر فنا کس حق معنی فنا کس پر معرکہ سر ہوا
 اس مقام شکر میں زبان خامہ لال بحر صم بکم کا حال

نعت

اے خامہ ادب کن کہ مقام ادب بہت این وقت رقم نعت رسول عرب بہت این
 رسول ہمار صاحب معراج ہیں عرش اعظم کے تاج میں جب لوائی ٹھہری بلند ہوا در کفر بند ہوا ایوان کسری
 میں زلزلہ آیا تیرا عظمیٰ عرب جلال سے بھرا یا محبوب خدا رحمۃ اللعالمین ہیں قلاب تو میں سے کہ ناصیہ پر
 عرش کے کرسی نشین ہیں بیچ پاک کی انسان کو کیا مجال ہے ذات نور موع ذوالجلال ہے کون آبی مع کا
 دم بھرے خدائی کا دعویٰ کرے طحہ یسین آبی شان رسالت کی برہان ہے قرآن شریف
 آبی زبان معجز بیان ہے پتھروں نے ہاتھ میں رسالت کی گواہی دی تباہ سنگدل کو شکست ملی
 جب معجز غائی کی دستوں نے پیشوائی کی ایک شب یہ اعجاز دکھایا درخت بی بار سے فرمایا پختہ بنایا
 فوراً بارود ہوا پاک کر طیار ہوا ایسی ہوا چلی کہ چادر نصی علی کی بھری شوق القہر کا معجزہ روشن ہے عراج
 کی رفعت زبان زدنجن ہے جسم مبارک خدا کا نور ہے کمر سے چمکا نکل ہنا مشہور ہے آبرجت کا سرفروز پناہ
 رہا جسم اطہر کا زمین پر نہ سایہ رہا حوروں نے پتلی کی طرح سہ و چشم پر اوٹھالیا نور دیدہ کیا جسم اطہر سایہ رحمت خدا
 روشن ہے کہ سایہ کا سایہ عنقا ہے بان سایہ شفاعت سے میدان جہنم میں خاص و عام آرام پائینگے جب
 سب اولوالافرنسی اور حضرت امتی فرماینگے طائر کبھی سر پر ہو کر نہ سکے آج تک طیلو در شریف کا ادب کرتے تھے
 روضہ انور سے دب کر پرواز سب کرتے ہیں حضرت مسیح آبی خبر دیتے تھے اسم مبارک درو پڑھ لیتے تھے
 خدا نے قرآن میں فرمایا ہے یٰٰذَا الَّذِیْنَ اٰتٰیہُمُ الْکِتٰبُ لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا ہُوَ فَاسْتَغِیْثُوْا مِنْہٗ عَلٰی اَنْ تَکُوْنَ لَہُمْ عِزٌّ وَّکَرَامٌ
 خلق کرنا زمین و آسمان کا جن و انسان کا جب منظور ہوا پہلے نور محمدی کا ظہور ہوا ذات احدی سے نور محمد
 نے ظاہر دکھایا پھر مخلوق کو بنایا یا ہُمَا الَّذِیْنَ اٰتٰیہُمُ الْکِتٰبُ لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا ہُوَ فَاسْتَغِیْثُوْا مِنْہٗ عَلٰی اَنْ تَکُوْنَ لَہُمْ عِزٌّ وَّکَرَامٌ
 پڑھنا پاک پر فرض عین ہے آدم علیہ السلام نے ذریعہ نور محمدی سے عفو تقصیر کا پروانہ پایا حضرت تھو کا جا
 نظر آیا خلقت نبوت سے سرفراز ہوئے خدا کے دربر و ممتاز ہوئے کتنی آج آپ کی توجہ سے پار ہوئی

خلیل اللہ بنار غزوہ کھڑا رہی دینہ یعقوب یوسف کی چاہ میں جب روتے روتے کور ہوئے تو زہراؑ سے پوچھ کر ہوئے پور ہوئے آپ کی چاہ میں چاہ سائی پانی سلطنت مصر ساتھ آئی موسیٰ علیہ السلام کو جب قوم قطیف نے ستایا تو نبیؐ نے پچایا عرض کیا کہ جس نبیؐ نے مصیبت میں ذریعہ نوزیدی سے دعا کی قبول ہوئی مشکل آسان ہوتا تھا حصول ہوئی حق علیہ السلام نے حبابت محمدؐ کی تقاضی کا اقرار کیا اور مسافروں کی رہنمائی کا اقرار کیا عمر عبد سے سرفراز ہوئے سکیمان نبیؐ سلطنت مکنات سے ممتاز ہوئے کیم اللہ نے طور پر جلوہ نوزمانہ کیا ربع اللہ نے پنج چارم پر پیا وہ رخت اقامت رکھ دیا تازت آفتاب سے پسینا آیا سر درد ہوا تیز قوی کا حکم کیا اگر مہدی سے دل سرد ہوا چار قدم بڑھنا گوار ہوا بلکہ بیٹ آنا دشوار ہوا محمد رسول اللہ صلعم لبواری براق کج عرش رب الانام ہوئے فاصلہ قاب قومین پر خدا سے مہکلام ہوئے جب معاوتہ فرامی خواجگاہ گرم بنی خمر کے کی لٹی پائی یہ وہ ذات پاک ہر جنب کی شان بین لو لاک سے ہے

سَلِّمُوا يَا فَنِي مَرَبَل صَلِّمُوا عَلَيَّ هَذَا لَكُمْ مِينِ | مُصْطَفًى مَا جَاءَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

مع اصحاب کبار و منقبت حبیب کرارؑ

سبحان اللہ جو شان رسول مختارؐ و سیاہی ہر بار وفادار ہر نبی پر دل و جان سے فدا تھے مقبول خدا کی جان فشانی سے اسلام نے رونق پائی کفر کی ظلمت شامی پہلے حضرت عثمانؓ کے کبر خلیفہ محبوب خدا ہوئے مہاجرین و انصار کے پیشوا ہوئے خواجہ کائنات پر عاشق ناز تھے جان سے شارس تھے نور خدا کو دوش مبارک چڑھا کر غارتک پہنچایا تائی کشن کنڈھما فی الغار کا رتبہ پایا تمام عمر رسول مقبول کا ساتھ دیا مال و مزرعہ ناجی مصطفیٰ میں صرف راہ خدا کیا محرم صادق نے آپ کو صدیق اکبر فرمایا آخر بعد دو سال خلافت کے فنا فی الرسول سے فنا فی اللہ کا رتبہ پایا اللہ اللہ کیا رتبہ صدیق اکبرؓ کو کہ مرتد پاک بھی قبر منور کے برابر ہو تب حضرت فاطمہؑ نے مسند نبوی پر جلوں فرمایا سکہ شرع نبی کا تمام عالم میں بضر شمشیر جلایا عدل و انصاف شجاعت نے حضرت کے مدد تھے سے رونق پائی دس سال خلافت فرمائی ۱۸ ہزار مسورہ فتح فرمایا نوکر و کرمسلمانی بنایا حکایت حضرت ابو حمزہؓ آپ کی عدالت کی دلیل ہر ذات پاک حضرت مقبول بارگاہ رب بلیل ہر فرزند لقا پر حشر جاری کی حکم خدا کی فرمانبرداری کی ہندوستان میں حضرت کی بدولت آفتاب اسلام روشن ہوا سید خدا و رسول کا دشمن ہوا آخر درجہ شہادت عظمیٰ سے سرفراز ہوئے روضہ مبارک میں دفن ہو کر حبیبہ اس کے دسار ہوئے سبب الشیخو کھنڈ لکھنؤ صحران حضرت کی شان ہر انکی اطاعت سے تقویت ایمان ہر پھر حضرت عثمانؓ جاسع قرآن خلیفہ نعم الدینا ہوئے درخشاں گمان خدا ہوئے شرم و حیا حضرت کی شہرہ ہر سخاوت و شجاعت کا شور و دوزخ ہر رسول مقبول اللہ نے دوبارہ اپنا داما کیا فدای الزین خطاب دیا

حضرت کے فضائل احادیث میں مسطور ہیں آج نو عینین بھی خدا کے نور میں انکی اطاعت سے نائل ہونا ایمان سے ہاتھ دھونا اور حضرت علی مرتضیٰ جہارم خلیفہ رسول انام میں عشرہ مبشرہ میں پہلے انھیں ارکان دین کے نام ہیں قطعہ

دہا پرشتی اند قطعے	بوکر و عمر علی و عثمان	سعدت وسعد و عبیدہ
--------------------	------------------------	-------------------

طلحہ وزبیر و عبد رحمان

واقعی یہ چار کن دین رسول مختار ہیں جناب پاک کے رشتہ دار ہیں باقی

بوکر کی لکھنوی کرتے تھے	جو سے عمر کی بھی کرتے تھے	نزیب خلافت کے ادب لایا	عثمان کی تعلیم علی کرتے تھے
-------------------------	---------------------------	------------------------	-----------------------------

رباعی

بوکر و عمر کا ایک ہی درجہ ہے | عثمان علی کا دوسرا رشتہ ہے |
دو خوشنمیر کے بنے دو خوشن | ان چار کا رشتہ ہر ایک تندر ہے

نہجش خدا قبلہ شاہ و گدا گو ہر تلخ لکھا خلاصہ سورہ کلانی شہسوار میدان لاقعی نزع حضرت فاطمہ زہرا صاحب ذوالفقار حیدر کرار ابوالاٹمہ معصومین پیوے دین حضرت علی مرتضیٰ نے بیچ دین کو مستقیم کیا عمر انتر کو دویم کیا دنیہ روکھا دلیا مچھا تک خندق پر ڈال دیا آدھ زمین پر نصب کنارہ کیا آدھ چھوٹا ٹراوٹ سار کا سہارا دیا کرابت کامل طیار ہوا لشکر عور کر کے اوس پار ہوا عبور ہاتھ جار ہا سارا لکھا ہا ہاتھ نے فنجش کی بیوت یہ اللہ میں تھی خدا کے عرش پر صفت قوت شاہ مردان ہوئی زمین کے فرش پر گور متقن ازبان ہوئی بیت

قبر سے رستم کے آتی تھی حسد ایہ بار بار | کلا فتنان علی کلا سیف الاذی الفتنار

جب دوش بھی پر عرج پائی بڑی رخصت ہاتھ آئی اہنام کعبہ کی آنکھ پھرنی شکست کھائی فاقہ پر فخر کیا بھوکے سورہے سائل کو کھلادیا ہنام خدا نام حیدر بھی کیا درجہ علی انکر بھی خدا اسلام کی بنیاد نبی کے دام میں اللہ کے خانہ نادہین کعبہ میں پیدا ہوئے خانہ خدا میں شہید تیغ جہا ہوئے حضرت کی کرامات سے قاتل خود بخود مقرر قتل ہو کر گرفتار ہوا یا سبحان اللہ باوجود اختیار کے نہ لایا جو خود قتل واول فراتے تھے آوے بھی کھلاتے تھے رحلت کے وقت حضرت حسن مجتبیٰ کو بیت اک دار کا قیوے دیا پردل سے نچا یا

حقا عوض خون بھی قاتل سے نچا یا | بعد حضرت حسن مجتبیٰ نے راہ خدا میں شہادت پیا مظلوم کر لیا

بے دانہ و آب سرد یا حضرت عباس علیہ السلام نے حضرت جعفر طیار لب نہ نشانہ تیر و سنان پہ حضرت علی اکبر

دماہ رو شہید یونوجان ہوئے اسپر بھی کلر کلا لہ الا اللہ زبان پر جاری تھا شکر ان زوات باری تھا

ایوت کے صبر کو یاد دلایا رتبہ شہادت عظمیٰ پایا

مع نواب مستطاب ہر کاب فلک انتساب معلی القاب قدر قدرت قضا صوابت

دارا دربان متبیل زردان جناب نواب حامی دین محمد کلب علیان صاحب دسی ارسائی

فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ فرمان فرما مصطفیٰ آباد عرف رامپور خلد اللہ ملکہ و مملکت

ہنگام ترتیب کتاب راقم کو مع حاکم اسلام کا خیال آیا جب وجود حکام اسلام اس جو این مفقود پایا اور فراموشی سے قلم اٹھایا تو راجت حق نے چونکہ کہ سنایا کہ مع حکام عادل برصفت سے بکت ہوتی ہو مصنف کی عزت کتاب کی شہرت ہوتی ہو طالع ختمہ بیدار ہوتا ہو راجت رسامدگار ہوتا ہو اور حکام مطیع شرع ستین پیر ہوں اس کتاب کے تقدیمین مع کے سزاوار میں حضور صلیا حضرت قدرت سکنہ شوکت کسری سعادت فریدون علم کا و س ششم صاحب سیف و القلم مطیع شرع رسول مختار پیر صحابہ کبار نکل سبحان خدیو گیمان حاجی حرمین شریفین زائر و گھٹہ حضرت رسول لتخلین خادم حضرت ختمی نبی ابی ذواب محمد کلب علی خان بہادر فرمان و مملکت مصطفیٰ آباد عرف رام پور فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ خلد اللہ ملکہ و مملکت بہترین خاندان میں پرستے مسلمان ہیں صفت انکی محبہ و اجابت ہو یہ عجیب ذات بابرکات ہو حاتم انکی ہمت کے روبرو محتاج ہو وقت فقر الماک خارج ہو عدل و انصاف نے اسے عہد دولت مہد میں رواج پایا سکہ شرعی کی کاجایا نام نوشیہ روان کا انکی داو گسری نے صفحہ ہستی سے مٹا دیا وادوا ہوں کو عدالت سے مٹا دیا ہنگام انصاف کی رومی رعیت بنین فخر نوشیہ دان میں میزان عدالت میں امیر و فقیر یکساں ہیں نقل حکم کی جانین کو سند ہوتی ہو یہ وہ تعویذ بازو کو جس سے کل بار دھوتی ہو گل کو خوف خزان بنین بابل کو ترس مسیاد و باغبان بنین بلی نے عادت جبلی ترک کی موش کنی چھوڑی بازاری حرکت سے باز رہے طیار کے دسار سے بھری ہو کپور سے جان بچاتا ہو خوف سے دبا جاتا ہو بھری کو مخالفت مرغان بھری و بھری کی خدمت ہو شکر سے کو شکر سے نفرت ہو چیتے سودا سودا چشم غزالان حق میں سراپا شکیں گل کھاتے ہیں شیر ببر کپوروں کے ساتھ ایک گھاٹ پانی پیئے آتے ہیں جو سپاسبان ہیں مال لاوارث کے نگہبان ہیں و زو خا اگر دست ہاتھ آتی ہو خوب گھسی جاتی ہو فوراً انگسار ہوتی ہو خون کی سرخی منور ہوتی ہو اگر کسی نے دسمہ بنا کر منہ لگایا اس طرح ہوا نیل سے رویا ہی کا دھبہ پیش آیا عدل گسری و غریاوری میں شہر و افاق ہیں فہم و فراست ہمت و حیا و بین طاق ہیں واقعی عادل و سخی کا بڑا وجہ ہو دوسرہ حصہ ہو دنیا میں نیکام ہوتا ہو عقیقہ میں بخر انجام ہوتا ہو عہد نوشیہ میں پر رسول مقبول صلعم نے فخر فرمایا ہے **اَنْتَ اَوَّلُ دَلَّتْ فِي الْاَمْسَانِ الْمَلِكُ الْعَادِلُ** حدیث شریفین میں آیا ہو اور اگل حاتم کو بھی اوسکی ہمت کی ناموری سے رہا کیا بلکہ کل ہر پیر کو بھی چھڑ دیا فضل الہی سے حضرت معراج بھی ہمت و سخاوت و عدل و شجاعت میں بے نظیر ہیں حاجت رکا امیر و فقیر جن ایک خاست خوان نعت بہر عیاب ہو یہ تصبیہ و در نشین دور اگر شاہلو حضور کی شان میں درج کتاب ہو

دن میں لکھنؤ آیا عبد الوہاب ناصر الدین سکند جہا بادشاہ عادل قیصر ان سلطان عالم محمد و احمد علی شاہ
 اودہ غازی اعاد اقلہ ملک و مملکتہ میں عہدہ و قوائع بخاری خزانہ عامہ حبیب خاص کا پایا شد کہ ہجری ایام غدر
 میں نکالنے روز سیاہ دکھایا تیسویں سن جب کو شہر لکھنؤ چڑھایا جب قیسری شوال ۱۲۸۳ھ ہجری میں پھر لکھنؤ آیا
 ایک روز جناب مولوی محمد یعقوب صاحب انصاری مہتمم اخبار کارنامہ نے مذکورہ بندہ سے فرمایا کہ معلوم فرما
 و غری پر اس جوار میں نوال آیا اردو نے رواج پایا اگر مرآت مسعودی اردو ہو جائے ہمارے چھاپنے کے کام آ
 تیرا ہی نام ہو گا سالار مسعودی کی درجہ سے بخیر انجام ہو گا اگر تم نے قلمکے نصرت کا غدر کیا قبول نہ فرما یا جواب دیا بیت
 بہر کار یک بہت بسترہ گردو | اگر بخاری بود گلسترہ گردو |
 ترتیب دو آخر بمیل ارشاد عالی ذیقعدہ ۱۲۸۳ھ ہجری میں سندیلہ اگر باوجود انتشار عواس و تفکرات لاحقہ کے
 حالات ابتداء سے آراء اہل اسلام کے ہندوستان میں و نسب نامہ سلطان محمود مع حملات و اختتام سلطنت خاندان
 غزنویہ و جہاد و سوانات و حالات حضرت خواجہ معین الدین چشتی تاج فرشتہ وغیرہ سے انتخاب کیا مختصر
 مفصل بصورت تمام مقامات مناسب پر درج کتاب کیا ذیقعدہ ۱۲۸۳ھ ہجری میں آغاز ذریعہ الاول ۱۲۸۳ھ ہجری میں
 انجام ہوا آخر انامہ مسعودی تاریخی نام ہواناؤن پر نگین نکلتے بیج باریک بین کی خدمات میں دست بستہ التماس
 جہان غافل اور سو پائین سمجھا کر بے تکلف اصلاح سے بندہ کو مرہون سنت فرامین بیت اس سال کی جب کہ سر کرنا
 میرے حق میں دعا خیر کریں

قطعہ تاریخ خاتمہ کتاب			
صدیکہ خزانہ مسعودی شہید	شد ختم بیاعت سعید و مسعود	باتف پے سال عنایت	مقبول خاندانین روح مسعودی
نقشہ سنجی عندلیب خاتم بصحبت حال ولادت و شہادت سالار مسعودی و از روی تحقیقات کشف			
باطنی صاحب مرآت مسعودی برگزیدہ بارگاہ رب و دود			
حضرت عبدالرحمان علوی چشتی قدس سرہ صاحب مرآت مسعودی حضرت سالار مسعود غازی کی مرآت			
فیضیاب بین علم باطن بین انتخاب بین قاصد بارگاہ ذوالکمال بین صاحب کمال بین ساتویں شبان			
سلاطین ہجری کو غریق رحمت ہوئے و اہل جنت ہوئے			
قطعہ تاریخ وفات درج ہر			
مہر شعبان شہید و عید	بہنم شد غرق بحر رحمت	عنایت مسعود تاریخ ہجری	تقریر خاندان فرمودات

قطعہ تاریخ دیگر

داوید از جهان حضرت عبد الرحمن
خاکر کردہ چو عنایت پے سال رحلت

رفت در حلد برین ہفت ماہ شعبان
آہ در ملک عدم رفت نزار در نعاون

مستند صاحب دہات سعودی کو ابتدا سے سالار سعود غازی کی خدمت میں عقیدہ کامل تھا فین حقانی
حاصل تھا احوال ولادت و شہادت و سرکردہ و اکثر زبان خلافت سے مختلف ساعت میں آیا اگر کسی تاریخ میں شہ
اوسکا چنانچہ صاحب نے اوسکی وصیت کی حسب وجوہ زانی آخر تواریخ کندہ تصنیف مامحمد غزنوی کی نسبت
تخصیص لکرائی و اسکا صاحب عرسہ ملک ملازم سلطان محمود کے رہے آخر عمر خدمت سالار سعود میں مشرف ہو کر
عمر اور درجہ و رتبہ سے توجہ شہادت سلطان الشہداء کے مامصاحب نے رحلت کی تاریخ یادگار چھپو دی
تمام حال سلطان ابو و سیاہ سالار سعود کا لکھ دیا اگر سالار سعود کی شہادت پر خاتمہ کیا مصنف صاحب نے
حال سالار الشہداء میں لیا خود قاصدہ آؤد جمع ماکہ پر عمل کیا پھر شرح پاک سلطان الشہداء کی طرف
وجہ لے کر شہد کو حضرت خواب بین نظر لے کر بی مہربانی فرمائی کتاب لکھنے کی اجازت پائی حکم موام
یان واقعی سے آنا کہ کینیکہ حاجبا اصلاح دینگے جب مصنف صاحب نے یہ مدد پائی مرآت سعودی تحریر فرمائی
پانچ ہفتہ مان کا اترام کیا سب حال تمام کیا اکثر حال تاریخ جہان آرا تواریخ محمودی و روضہ اصفاء وغیرہ میں
نظر آیا یا کتابی کسی محقق باطل باطل کے سن پایا یا خود عالم رویا میں حضرت کے فیض سے دیکھ لیا باجاہرت
وارشاد حضرت درج کتاب کیا جب مصنف صاحب قبل مطالعہ کتب تواریخ مذکور سے حضرت نور الدین محمد جبار
بادشاہ بن اکبر شاہ کے حکم سے کوہ شہال مد و دنیا ل میں تشریف لائے وہاں حاجی خلی پور نام برہمن
تاریخ دان وکیل راجہ کوہستان اور تمام وکلاء سے سندوستان حاضر آئے اوان سے اتفاقا تواریخ کندہ سلطان
کا ذکر آیا اوسنے اسکو کتاب تاریخ زبان ہندی کے ہی حال بعینہ کہہ سنایا اور کہا کہ اب تک اسکا کوہستان
راے شہر دیو قاتل سلطان الشہداء کی اولاد میں پہاڑوں میں آباد ہیں تاریخ ہندی اوسکے کتب خانے میں
موجود ہے اوسین ہی حال سالار سعود پے بعد چند سال کے جب مصنف صاحب نے تاریخ مامحمد غزنوی کی
ملاحظہ فرمائی تاریخ ہندی اور کلام حاجی کی صحت پائی ایک بار مصنف صاحب کو عین چلنیشی میں یہ خیال آیا
کہ سلطان الشہداء نے دگاہ خدا میں کیا رتبہ پایا بعد چند عرسے کے آخر عشرہ ماہ صیام میں بشارت ہوئی
عالم رویا میں خانہ کعبہ کی زیارت ہوئی ایک مرد عرب صورت پیراہن سفید پہنے چادر سیاہ اوڑھے عامہ عربی
باندھے جانب دست راست نظر آیا اوسعین کعبہ میں ایک فرار پایا اوس مرد بزرگ سے مجاہد تحکیم کو چچا کیا

بِالْمَوْتِ اَبْلُ يُقَالُ اَحْيَاۤءٌ ۖ چوتھے یہ کہ نام ہوتا ہے بی بیرون کا مردہ اور اس طرح مجبوجی کہ کہا جاتا ہے
 رحلت و نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور شہیدوں کو مردہ نکلتا چاہے بلکہ زندہ کہنا چاہے وَالْحَکِیْمُ
 اِنَّ الْاَنْبِیَاۤءَ لَیَشْفَعُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاَنَا کَذٰلِکَ وَالشَّہِدَآءُ لَیَشْفَعُوْنَ کُلُّ یَوْمٍ وَّیَوْمَ الْقِیَامَةِ
 پانچویں یہ کہ بالتحقیق شفاعت کرینگے انبیاء و شہداء کو اور اس طرح ہم بھی اور شفاعت کرینگے شہدا
 ہر روز اور روز قیامت کو بھی اللہ اللہ کیا درجہ اعلیٰ رب العالی نے شہیدوں کو عطا فرمایا کہ کسی نبی نے
 نہیں پایا یہ نعمت پہلے خاندان رسالت کے حصے میں آئی اول سب حضرت امیر حمزہ نے شہادت پائی
 پھر صحابہ کبار اس رتبے سے سرفراز ہوئے اور حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ شہید خدا اس نعمت سے
 سرفراز ہو کر ممتاز ہوئے شہادت بحکم سَقَاہُمْ مَّرَاتِمُہُمْ شَرَّ اَبَا طَلْحَہُ اَکْبَرُہُ کے ہاتھ سے
 نوش فرمایا اِنَّا عَطٰیْنَاکَ الْکُوْنُوْۤدَہُ کا رتبہ پایا خاندان نبی اولاد علی معرکہ کربلا میں خلعت شہادت سے
 ممتاز ہوئے اس رتبے سے سرفراز ہوئے پہلے حسن و محبت کا جگر دوبارہ ہوا پھر شہید کر بلا نظام دوبارہ ہوا
 اور اکثر ائمہ معصومین نے بمصدق لَمْ یَسْأَلُوْا اَللّٰہَ حَتّٰی یَنْفِیْقْ مِیْمًا تَحْتَ کُتُوْبِہٖ رَاہِ خَدَمِیْنَ
 جان دی گوشت کی سلطنت لی یہ صحیح روایت ہے مختصر حکایت ہے کہ جناب شیر خدا کے اٹھارہ فرزند تھے بعضوں
 نے چودہ کئے ہر ایک محبت الہی میں سرشار راہ خدائیں شام خصوصاً حضرت محمد حنیفہ و حضرت عباس رضی اللہ
 عنہم عاشق زار شہید کر بلا تھے جان سے خدا تھے حضرت عباس نے علمداری کا رتبہ پایا ساقیوں کو جنہم میں
 پونچھا جب بحر کوثر کی لہر آئی سقا سے سکینہ نکالیں شہادت پائی حضرت امام حسین رضی اللہ
 عنہ کو طرا الہی ہوا فیمۃ اقدس میں سخت ماتم ہوا حضرت ہر بار کہ کربلا کا وہ سردبھر فرماتے تھے کہ عباس میری کمر
 توڑ گئے تنہائی میں منہ موڑ گئے پھر تھکے ہو کر بلا فخر سے محمد حنیفہ کی نیابت میں کیا کیا کام کیا خون حسین کا
 انتقام لیا قہقہہ کلکول و طویل ہر کتب تواریخ میں تفصیل ہے ہر عمر اس نیت پسندیدہ کا یہ ہویدا ہوا کہ سالار مسعود
 سا آفتاب سلب اولاد محمد حنیفہ سے پیدا ہوا لکھا ہے محمد حنیفہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے علم ظاہری و باطنی فزون
 بہا و لائق فرمایا اور انکے فرقہ مت استرد و دل و ذوالفقار و دیگر جانشین فرمایا اور بعض روایات میں آیا کہ حضرت
 امام حسین علیہ السلام سے بھی ایک فرقہ خلافت کا عنایت فرمایا سب فضائل محمد حنیفہ کے کتب معتبرہ میں مسطور
 اور کتبے فرزند سب کے عبداللہ بن حبیب کے عبدالفتاح شہور میں عبدالفتاح کی اولاد خواجہ احمد کیسودراز
 پیر و مرشد اہل ترک شاہ ولایت ترکستان میں اور سالار مسعود کے جد امجد اس سلسلہ میں عبداللہ بن علی کہ
 سالار مسعود و سالار شاہ بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن ملک غازی بن محمد غازی کے فرزند ہیں اور
 یہ عمر غازی بن ملک آصف غازی بن لعل غازی بن عبداللہ بن محمد حنیفہ بن محمد اللہ العالی بن عبد اللہ علیہ السلام

لکے دلدین بن سالار مسعود غازی نے بارہویں پشت میں جلوہ فرمایا خرقہ ارادت و خلافت و ورثہ شہادت آبا و اجداد سے درجہ بدرجہ پایا سب جان اللہ ایسے بلند مہمت صاحب جرات راہ خدا کے جانباز عاشقان الہی میں ممتاز علی مرتضیٰ کی اولاد کے سوا کہاں پیدا ہوتے ہیں یہ جو سلسلہ خاندان نبوی سے مہویا ہوتے ہیں یہ دو جہان کی نعمت پروردگار عالم نے بعد ائمہ اطہار کے سالار مسعود غازی کو عطا فرمائی کہ راہ خدا میں جان فیکر شہادت پائی کج تک جو خاصان خدا ہیں اوس در کے گدراہین ہر روز تازہ کلاست کا ظہور جو مزار شریف پر ہر حاجتمند مراد میں پاتے ہیں حاجت روا سے عالم کھاتے ہیں ستر علیؑ و مادہ ماجدہ سالار مسعود بن خواہر سلطان محمد بن

بیان استراحت اہل اسلام کا ہندوستان میں بالاجمال اور کچھ ٹیچانوں کا حال

صاحب تاریخ فرشتہ نے تحریر فرمایا کہ حضرت علیؑ بن ابی سفیان کا زمانہ آیا انھوں نے ۳۰ھ ہجری میں زیاد بن امیہ کو بصرہ و خراسان دیا اسی سال عبدالرحمان بن شمر نے حکم کیا داکل فتح کیا اسی زمانے میں ان کیلین میزانی عرب مہلب بن ابی صفہ نے حوالی مرو سے کابل و زابل ہو کر ہندوستان میں آکر دس بارہ ہزار لوٹ دی و غلام پائے چند عرصے میں بہت ہندی ایمان لائے جب ۳۰ھ ہجری میں زیاد بن امیہ نے عارضہ طاعون میں وفات پائی اور ۳۱ھ ہجری میں یزید بن معاویہ کی نوبت آئی اسے ۳۲ھ ہجری میں سلم بن زیاد کو خراسان و سیستان کا سپہ سالار کیا اور مہلب بن ابی صفہ کو ان کی عمر ہی کا حکم دیا سلم نے اپنی چھوٹے بھائی یزید بن زیاد کو سیستان کا حاکم کیا اور ابو عبد اللہ بن زیاد کو حاکم کابل نے قید کیا فوج عرب نے کابل کو گھیر کر شکست کھائی پھر جب بابل بارت سلم کے طلحہ عرف طلحہ اطلحات بن عبد اللہ بن حنیف خزائی نے پانچ لاکھ دینار دیے تب ابو عبد اللہ نے قید سے رہائی پائی اور سلم نے طلحہ کو امارت سیستان کی دی قبح غور و باد عیش روانہ کابل کی بڑے جرقیل سے کالمیوں کو مطیع کر کے خالد بن عبد اللہ کو کہ بعضے نسل خالد بن ولید سے اور بعضے اولاد ابو جہل سے لکھتے ہیں کابل دیا جب خالد بن عبد اللہ حاکم کابل نے مغول ہو کر اپنا رستہ لیا حاکم تازہ کے خوف سے عراق عرب کی راہ دشوار گذار دیکھ کر درمیان ملتان و پشاور کے کوئی گام پر بسکن بنایا اور اپنی دختر کا کہ کیا فتان مسلمان رئیس حوار سے نکاح کر کے نیارشتہ لگایا اوس سے دو فرزند ایک لودھی و دوسرا سور بڑے نامی پیدا ہوئے شائفہ افغان سور و لودی و سکی اولاد سے مہویا ہوئے اور صاحب مطلع الانوار کا یہ کلام ہے کہ افغان قبیلہ اولاد فرعون کا نام ہے و دقتی یہ قوم اولاد سلاطین و لو انعم علی خاندان جو تار شجاعت و ریاست و نشان سلطنت خاندانی ہر چہ سے سے عیان ہے حضرت سیدنا علیہ السلام انکو زیر کر کے راہ پر لائے بہت قبلی دین موسیٰ میں آئے اور ایک جماعت کثیرہ نے خدائی فرعون کے قاتل ہو

جن قرمان بن فروز بن یزدجرد بن شیر و یزدجرد بن فریض و یزدجرد بن ہر فرخ بن کبیر بن اورتاج محمودی و روضہ شہلا کے خاندان کی دوسری فصل تفصیل اولاد امام حسن میں سید حسنی حسینی نسل کیجئے بن ادریس بن عبد اللہ محض بن حسن شہناج بن حسن مجتبیٰ بن اور بعض مورخوں نے سب بلگیں کو غلام ترکی زاد لکھکر منتشر کیا تفصیل حسب و نسب کو بوجہ اختلاف و طول کے اوڑا دیا اور وجہ اختلاف کی یہ پائی کہ جب اولاد کسے پر تباہی آئی سلاطین حکام اسلام سے خوف لکھا کہ جان بچا کر جلا وطن ہوئے حسب و نسب چھپا کر غلطی کے صدمے اوٹھا کر گرفتار نہ ہوئے چنانچہ تاریخ سنہ ۱۱۱۱ھ میں لکھا یہ قلعہ اوسکا کہ محمد حضرت عثمان بن عفان میں ولایت مرو و پامیان میں جب یزدجرد قتل ہو کر فوج ترکست کھائی اوسکی اولاد ترکستان میں آئی ترکوں سے وصلت کر کے صاحب اولاد ہوئے ترک کہلائے وہیں آباد ہوئے محمد عبد الملک میں لفظ حاجی سب بلگیں کو ماوراء النہر و ترکستان سے بخارا میں لایا اوستہ الپتگین مولیٰ ملوک سامانیہ جو اسطیع عبد الملک نے خرید فرمایا اور یقیناً نے پید بلگیں کا انقلاب زمانہ چین میں مغلوں کی قید میں پھنس جانا اور الپتگین مولیٰ آل سامانیہ بلگیں نے فرما کر تاریخ فرمایا اگر اقم نے کسی متفق معتبر سے اس روایت ثنائی ضعیف کا نشان نہیں پایا اوستہ الپتگین نے بعد تعلیم ایک سال کے آثار شرافت و فہم و فراست سب بلگیں میں پکارا امیر الامراء اسکندریہ وکیل مطلق کیا بعد اس کے امیر فوج حاکم بخارا نے سب بلگیں کو امیر ناصر الدین اور سلطان محمود کو امیر الامراء کے بیعت الدولہ خطاب دیا جب الپتگین نے بعد عبد الملک کے منصور بن عبد الملک سے سخت ہو کر غزنین میں پندرہ سال سلطنت کر کے ۶۵۰ھ ہجری میں قضا کی اور ابو الاسحاق اور کے خلف نے بھی ۶۷۰ھ ہجری میں دو سال سلطنت کر کے ملک بقا کی راہ لی اراکین دولت نے سب بلگیں کو لائق سلطنت کے پایا الپتگین کی فخر سے عقد کر کے تخت غزنین پر بٹھایا سب بلگیں نے منہدین چند بار جہاد فرمایا خطبہ و سکے اپنا چلایا شعبان ۶۸۰ھ ہجری میں چھپن برس کی عمر میں بیس سال سلطنت کر کے مومنغ ترید حدود بلخ میں دنیا سے طلت فرمائی لاش غزنین آئی سلطان محمود جو بلخ خاص ریلے زابل سے خلف اکبر ابو الغرہ مشہور تھے وارث نشا پور تھے امیر اسمعیل چھوٹے بھائی ہمراہ تھے ولید شاہ تھے اور صاحب سیر المتاخرین و ہفت اقلیم نے خلا تاریخ فرشتہ کے سلطان محمود کو چھوٹا اور امیر اسمعیل کو بڑا بھائی تحریر کیا باقی حال مطابق لکھ دیا جب امیر اسمعیل نے بلخ میں جلوس فرمایا انتظام میں فتور آیا اہل لشکر خود سر ہو کر فرسے اوڑانے لگے بے خطر ہو کر خزانہ لٹانے لگے یہ حال سلطان محمود کی سماعت میں آیا امیر اسمعیل کو تحریر فرمایا کہ ملک بلخ و خراسان مفتوحہ ہوا تم لو غزنین میں دو امیر اسمعیل نے منظور کیا میدان لیا سلطان اسی سال ۶۸۰ھ ہجری میں مجبوری اڑکے بعد فتح بھلی کو قید کر کے غزنین میں تخت نشین ہوئے بعد چار ماہ کے وارث ملک سب بلگیں کو

نقد سلطان کا سرنام اپنے اسیا دیکھا شیخ اسلام کو راج دیا یہ بادشاہ اولوالعزم رعیت پر وزیر دست تھا
نصیر دوست علم پرست تھا اصراف فضول سے نفرت تھی پرورش علما و فقہاء کی عادت تھی قہر شجاع و ہدایت میں
صرف کثیر تھا مسافران بیت اللہ کا دستگیر تھا ہر سال چار لاکھ درم کا شرفا سے غریب اہل نہر کے واسطے
منخواہ کے سوال نگہ جاری تھا الا حسن صورت ظاہری سے عاری تھا میانہ بالا خوش اندام آبلہ و مگر نیک طالع خوش
ہمت و شجاعت و عشق جان بازی میں طاق جہاد اکبر و صغیر میں شہرہ آفاق اول سال جلوس میں ملکات و انہر
بعد ملکات درم و ایران و توران و زنگبار و لبتان قبضے میں لایا اور اطراف دیار و صبا میں اپنا دھکا بجا یا ملک
میں حکم چاہن **و فی سبیل اللہ** جہاد کر کے شرع نبوی کو رواج دیا منکرین سے خبیہ شایان نامدار سے خراج
مگر خلیفہ بغداد کی امداد و اطاعت کر کے خلعت و خطاب پاتے رہے تھا مختلف مذہب چھوٹے رہے شہر

عجب بادشاہ تھا کہ پیدائش | سکندر کو دارا کو تہا نہیں | قسم کھائے ایسے قبال کی | سواری یا دونکی تھی پالکی

مہنہ میں بارہ حملے کر کے ظلمت کفر کی مٹائی اسلام کی قندیل جلانی اور صاحب شرافت عثمانی بکراہی نے
کتاب صبح صادق سے ستر حملوں کی سند پائی مگر تفصیل تحریر فرمانی چنانچہ آٹھ حملوں کا یہ انتخاب ہج
باقی چار کا حال بھی صبح کتاب ہجرا اول حملہ شوال ۱۱۳۲ ہجری میں سلطان نے دس بارہ ہزار سوار سے
راجہ جیپال والی لاہور و پشاور پر دھاوا کیا آٹھویں محرم ۱۱۳۲ ہجری میں قید کر لیا راجہ نے خراج گذاری کا
اقرار کر کے رہائی پائی مگر دوبار شکست کھا کر غیرت آئی اوس زمانے میں حکام مہذب اہل اسلام سے
دوبار شکست کھاتے تھے خود گل میں کود کر جلاتے تھے جیپال نے اول ناصر الدین سلجوقی کے
سلطان محمود سے شکست کھا کر جب رسم اوس زمانے کے اندپال خلف اپنے کو اپنی حکومت پر چڑھا کر
خود گل میں جھک کر جان دی سلطان قلعہ ہشتنہ مقبوضہ راجہ پٹیلہ کو سر کر کے غزنین کی راہ لی پھر ۱۱۳۲
ہجری میں سیستان آئے حقیق کو غزنین میں پکڑا لائے **دوسرے حملے ۹۵** ہجری میں راو
راجہ ہاٹنہ و ہنیا کو جو عہد سلجوقی سے منحرف تھا زیر کیا و متوجہ با تھی اور خزانہ لیا تیسرے حملے
۱۱۳۲ ہجری میں ابوالفتح و اوہ بن نصیر بن شیخ حمید حاکم لہان و اندپال والی لاہور کو بوجہ مدد دی
حاکم لہان کے سزادی بیس ہزار درم مسخ خراج سالانہ لیکر ایک خان کو شکست دیکر غزنین کی راہ لی
چوتھے حملے ۹۹ ہجری موسم بہار میں بوجہ بغاوت و امداد ابوالفتح اوہی کے اندپال سے
مع راجہ اوجین و گوالیار و کالجور دہلی و اجیر مدوکاران اندپال کے بقابلہ جماعت کثیر پنجاب میں لڑ کر
بصر فتح مگر کوٹ پر جہاد کر کے تبون کو توڑا خزانہ جو عہد راجہ بھیم سے جمع ہو رہا تھا لیکر غزنین کو سندھ و
پانچویں حملے ۱۰۱ ہجری میں محمد بن سوری حاکم غور ملکہ کو دو پہر لڑ کر قید کیا اوسے نہر کھایا

پھر غزنین ہو کر لنگان سے ابوالفتح داؤد بن نصیر بن شیخ حمید کو پکڑ کر قلعہ غور میں قید فرمایا پیکل جلی نے
اوسکی جان لیکر قید ہستی سے چھوڑا یہ چھٹے حملے تک ہجری میں تھا میرے بتنا تک سوم کو قہر
اور قیدی و خزانہ لیکر وطن کو منہ موڑا ساسا توین حملے تک ہجری میں قلعہ تندولہ واقع کو باٹ بانٹا
سے حاکم لاہور کو درہ کشمیر تک بھیجا کہ اس درہ تک اپنا علم بٹھایا اور بہت ہندو مسلمان کر کے مال غنیمت لایا
آٹھویں حملے تک ہجری میں قلعہ کوہ کوٹ کا محاصرہ کیا جاڑوں میں صلوات چھوڑ دیا غزنین کو مارتا
فرمانی راہ کی سردی اور پانی میں بہت فوج کام آئی توین حملے تک ہجری میں قنوج و سون حملے
تک ہجری میں لاہور گیا رھوین حملے تک ہجری میں ننداوالی کا انجربارھوین حملے
تک ہجری میں سومات فتح فرمایا ذکر مختصر ان حملوں کا مقامات مناسب پر اس کتاب میں آیا اور اکثر شہر
نے بالاتفاق سلطان محمود کو بڑا دلیر اعظم و مجاہد و شجاع و عادل و زبردست پابند شرع فقیر دوست علم پرست
قادر دان اہل ہنر و سپاہ لکھکر حریص و طامع و زبردست بھی مع حکایات مشالید وچ کتب کیا مگر فقیر مساجد
و مدارس و وقف محتاجان و فخر فقرا و علمائین صرف بھاری انگریز جلدی لکھیا چنانچہ حکایت زیارت حضرت
شیخ ابوالحسن خرقانی کی تشیع و خدا پرستی و عدالت سلطان کی گواہ ہر آئندہ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ

ذکر حضرت شیخ ابوالحسن قانی کی ملاقات کا اور حاصل ہونا آخرتہ تبرکات کا

تاریخ بنای کیتی میں تحریر ہے کہ سلطان کو مہم خراسان میں حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کی ملازمت کا خیال آیا مگر
کار دنیوی کے زمرے میں زیارت کو جانا خلافت ادب سمجھتا مال فرمایا خراسان سے معاودت کی تہد کی
راہ لی بعد فراغ چار حملے جہاد منہد کے جب غزنین آئے احرام زیارت شیخ کا باندہ خرقان میں قشر لیت
لائے اراکین دولت نے حاضر ہو کر سلطان کے شوق زیارت سے حضرت کو آگاہ کیا حضرت نے ملاقات
سے انکار کر کے جواب صاف دیا امرائے نایاب اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اَمَّا اَطِيعُوا اللّٰہَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلٰی
الْاَمْرِ مِنْکُمْ پھر سنایا حضرت نے فرمایا مَنِ اطِيعُوا اللّٰہَ مِنْ اِیْسَا مَصْرُوْفٌ بَدَلٌ ہُوں کہ اَطِيعُوا الرَّسُوْلَ
سے نخل جون پھروا لی کا کھڑکی کتے ہیں سلطان کمان رستے ہیں سلطان نے یہ سنکر استعنا اپنا جامہ
شامانہ بایاز سے بلکدوس نوڈیون کو لباس مردانہ بٹھایا اور ہمراہ شیخ کے خدمت میں لایا حضرت نے نصیحت
تک کی تنظیم بھی ندی بلکہ آواز کی طرف سے منہ پھیر لیا سلطان کے جانب رخ کیا سلطان نے کہا حضرت نے
بادشاہ کی تعظیم کو بوریہ سے جنبش نفرمانی کہو صاف ہوئی یا آئی حضرت نے فرمایا واقعی اب ایک سے
گیارہ ہوئے اور آپ ملاکر بارہ ہوئے یہ سب انتہا کار یا جہر رنڈیون کو مرد غلام کو بادشاہ کیا یہ نام نہ

باہر تھے ایسے متناسرین لائے پھر سلطان نے تنہا بارگاہ میں آکر کچھ ذکر حضرت بایزید کا کیا شیخ نے بتول
حضرت بایزید کا سنا دیا کہ جسے ہماری زیارت کی ہر شقاوت سے بری ہر سلطان نے کہا جب ابو جہل و
ابو مہذب بنی کے دیکھنے والے شقاوت سے بری نہوں میں تصدیق اس قول کی کہ نوکر و ن حضرت
فرمایا تو بہ کرو آداب ولایت کو ہاتھ سے نہ دوزیارت رسول خدا کی مہاجرین و انصار نے کی یا بعض اصحاب
اخیر نے کی قولہ تعالیٰ وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ سلطان نے کہا مجھے نصیحت کچھ ارشاد
ہو نہ بایا چار کام اختیار کرو اول نماز باجماعت اور پڑھنا جاری اور سخاوت جو کچھ خلق اللہ پر شفقت
سلطان نے عرض کی بندہ دعا کا خواہاں ہے فرمایا ہر نیچا گالنے میں اللَّهُمَّ اعْفُفْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
و روزبان پر سلطان نے کہا دعا سے خاص ہوا ارشاد فرمایا عاقبت محمود باد سلطان نے نہ وجوہ پر پیش کیا
حضرت نے پارہ فانی شک سلطان کو دیا سلطان نے بشکل چاب کر کھایا سہ تیا حضرت نے فرمایا تمھاری ملک
میں روٹی کا بھندا پڑتا ہے زو جو اس سخت تری اول دھات دوسرے پتھر ہے زیادہ کرتا ہے جیسے اسکو عرصہ
سے طلاق دی ہے چاہیے وقف محتاجان فرمائیے پھر سلطان نے پیراں تبرک لیا جسکے ذریعہ دعا کے شلوت
فتح کیا اب شیخ نے وقت رخصت کے تعظیم دی سلطان نے اوس بے اتفاقی اور اس تعظیم کی وجہ پوچھی
فرمایا جب تھے ہمارا امتحان کیا تھے جواب ترکی بہ ترکی دیا اور جمیع حککایات میں تحریر ہے کہ جب سلطان نے ہم
خراسان کی چھوڑ کر غزنین سے حضرت کی خدمت میں آنا بیان کیا حضرت نے فرمایا مہر جانتے غزنین سے میری
ملاقات کو مقرر خان کی خلعت خدایت اللہ سے تمھاری زیارت کو آو کی مراد پادگی

چار شتر سوار مرسلہ ظفر خان کا اجیر سے سلطان پاس فریادی آنا سلطان کا

سلاسل راہو کو امداد پر مامور فرمانا

بعد چار حملوں کے جب سلطان نے غزنین آکر تیسرے ہجری میں مال غنیمت ہند سے ایک میدان میں
آرہستہ کیا حبش عظیم ترتیب یا اوسے عرصہ تک ہجری میں چار شتر سوار ہندی مسلمان النیات کو بان حاضر
آئے آستان بوس ہو کر زبان پر لائے کہ برائے خدا و ادرسی فرمائیے مسلمانوں کی جان بچائیے ہند
میں تلامذہ اور بلوہ و مسلمانوں پر رنج ہے پہلے سلطان ابو الحسن نے ہنز کو قتل کیا مظفر خان صاحب ہنز
کو گھیر لیا چاہا کہ ہلاک کرے قصہ پاک کرے مظفر خان مع اہل و عیال چند سال سے قلعہ اجیر میں سکون کر رہے
ہر اب اسے ہیر وں و سہے سوم کرن چلے گئے تھے داروں کو لیکر برکس میں ہے عداوت اسلام سے قلعہ گھیر لیا
مظفر خان کو تنگ کیا سلطان نے مستغنیوں کو الطینان سے شاد فرمایا خواجہ احمد بن حسن میمنہ دی وزیر

تیم مکتب بادری رضائی اپنے کو طلب کر کے ارشاد فرمایا کہ علی سے ہند نے کس بادشاہ کا نام دین خطبہ ہند کیا
ہند یوں نے جواب دیا بعد حمد خدا و نعمت مصطفیٰ کے ذکر آل و اصحاب پر خطبہ تمام ہوا اگر حضرت جہا و فرما میں
تو وج خطبہ سلطان کا نام ہو مصحح ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند و سلطان نے بشورہ وزیر و شہیدان
خوش تدبیر سالار ساہو کو در میدان پایا سالار شکر بنایا پھر چند امر سے ذی اعتبار اور سات نہار سوار اور خاص
کمر کی تلوار اور خنجر آبدار اور نو گھوڑے عراقی صبار قمار دیکر پہلوان لشکر خطاب فرمایا اور یہ دعوت محبت ہر ایک کو
مرحمت کر کے نشیب و فراز بھیجا یا کہ دیکھنا کو فی بات سالار ساہو کو ناگوار نہو باہم کیطرح علی تکرار نہو امین کا خانہ گروجا
انظام جنگ میں فتور آئیگا تم سب بجائی سالار ساہو کو میرا مزاج دان و خبر خواہ جاننا اور یہاں سے میرے بادشاہ جاننا

جاؤ خدا یا رب رسول او سکے بدگار ہو

قطعہ تالیخ خروانی

حکم سے سلطان غازی حضرت محمد کے	بہرامداد مظفر خان محبوبس بلا
حضرت سالار ساہو ہند کو راہی ہوئے	یہ عنایت نے لکھی تالیخ سلطان مرجا

اب سالار ساہو اجمیر کو تشریف لائے تین مظفر خان کی امداد فرمائے تین
پھر لشکر غیب حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کر کے فتح ہند و اولاد کی
بشارت پانا اور بعد معرکہ اجمیر مخدرہ عظمیٰ ستر علی کا غرین سے آنا

سالار ساہو سلطان کے ہمراہ غرین سے قندھار آئے پھر نوین دیوچہ لشکر ہجری کو لشکر جبار اور دیوچہ
شتر سوار لیکر ٹہمہ کی راہ سے اجمیر تشریف لائے راہ میں تین منزل برابر مدان لشکر غیب قزو لان لشکر
کے سامنے عیان ہوئے اور بشارت فتح ہند و سلطان و تولد فرزند زینب کی دیکر نظروں سے نہان ہوئے
پیکار روز پیران معرکہ نو پھر جوان خوش رو تین شہداء سے بے سر سر زینب سوار نظر آئے اور ہنگام
استغفار یہ زبان پر لائے کہ تم شہداء است محمد لشکر حسین علیہ السلام میں سر لشکر ہمارے شہید امجد
محمد یحییٰ اور بادشاہ سالار مسعود و محبوب رب الانام میں گو تہنوز رحم مادر میں نہیں آئے مگر ہمارے عزیزین
سالار ساہو کے سپہ سالارین اور سپہ روز چیران معرکہ دیکھے وہ مردان مناف میں منتظم مصافحہ میں ایک
طرف حکم لفظ دیر گھوڑوں کو روگردان کر کے پیچھے بھگاتے ہیں دوسری جانب مدد کر کے فتح
عطا فرماتے ہیں اس گفتگو میں سنے کہ سالار ساہو قریب آئے یہ عظیم سالار مسعود زمین بوس ہو کر

اداب بجالائے پھر بشارت فتح ہند و تولد فرزند کی دیکر ننان ہوئے سالار ساہو سجدہ شکر کا ادا کر کے
 آگے روان ہوئے اجیر سے تین منزل کے فاصلے پر لب دریا مقام کیان شتر سواروں کو حکم دیا تم آگے
 بڑھ جاؤ مظفر خان کو ہماری خبر پہنچاؤ اور پھر شتر سوار مظفر خان پاس آئے بیان مقربان بارگاہہ یہ خبر لائے
 کہ یہاں سے قریب لب دریا زیر کوہ ایک ولی اللہ کا مقام ہے مگر نہ پہنچا کہ حضرت علیہ السلام آپ ہی کا نام
 سالار ساہو نے زیر کوہ آکر حضرت خضر سے ملاقات کی حضرت نے یہ بشارت دی کہ کیا ابوسعود و گروہ
 بارگاہہ معبود اس معرکہ میں دو نعمت عظمیٰ خدا تمکو عطا فرمایا گیا جس سے قیامت تک نام روشن رہ جائے گا
 ایک فرزند زینہ با سعادت صاحب ولایت عاشق سبحان دوسرے فتح ہندوستان غلٹ کفر بند بھاریے
 نور بصیر کی روشنی سے دور ہوگی خلقت خدا کی سرور ہوگی تا آخر حاجت رو ہے زمانہ ہوگا باب مقصد خلافت
 آستانہ ہوگا سلطان الشہداء کہلائیگا جو کوئی نہایت بگا دی یا بگا سوز نام سالار شکر اسلام وہابیہ تو ہی لیکر مذکور کے
 شکر الوضو اذکر و غیر و کثرت فضل من خدا کر دوسر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار اذکار آجاء نصی اللہ فی القل
 تا آخر پڑھ کر ختم نماز کیجئے پھر سجدہ بد گاہہ مجیب الدعوات بے نیاز کیجئے سجدے میں سات بار سبح
 قد ولی ما شکا و سبب الملک مکة والروح پڑھو پھر تین بار درود پڑھ کر خدا سے مراد چاہو فوراً قبول
 ہوگی تمنا حصول ہوگی تلباس درخت کے نیچے جاؤ جو بیوہ ہاتھ لگے توڑ لاؤ اس سے بھجانت رکھ لو
 ضائع ہونے نہ موجب آپ کے عندہ علیاً تشریف لائیں نصف نصف آپ اور وہ کھائیں یہ سخیل مراد
 کہلاتا ہے بار تہا لانا ہوسا سالار ساہو حضرت خضر کا حکم بجالائے بیوہ لیکر خوش خوش خیمے میں آئے اس وقت سے
 ایک حالت وجدانی دلیر ساعت لماعت زیادہ پاتھے ملتان غیب نبی نبی بشارت تاتے تھے جس امر کا خیال آتا تھا فوراً
 مہیا ہو جاتا تھا یہ حال تاریخ محمودی میں مفصل طور پر اور اکثر کتب میں یہ مذکور ہے کہ تولد عیسیٰ علیہ السلام میں
 حضرت مریم پر جو کیفیت طاری تھی وہی حالت سالار ساہو پر ساری تھی جس شجر پر شجر کے نیچے حضرت مریم تشریف
 لیجا تیں تھیں مژگون ہوتا تھا آپ بیوہ توڑ کر کھاتی تھیں غرضیکہ مظفر خان نے جب خبر آمد سالار ساہو کی پائی
 جان تازہ آئی شاد ہو کر بشارت دیا نے بجائے مخالفت گھبرائے سمجھے کہ لشکر سلطان محمود کا آیا ہا ہم مشورہ
 قرار پاکر قلعے کا محاصرہ چھوڑ کر سات فرسنگ کے فاصلے پر پہرہ جماؤ کوہ گوگھڑا کی آڑ میں موریچہ لگاؤ جب
 مظفر خان و سالار ساہو یکجا ہو جائینگے ہم مقابلے پر آئینگے ورنہ ایک طرف سے مظفر خان دوسری جانب
 لشکر سلطان گھیر کر قتل کرے گا زندہ جانے نہ دیا گیا قصہ لشکر مخالف پہلے ہی نقارے میں فرار ہوا مظفر خان
 سالار ساہو کے استقبال کو سوار ہوا باہم ملاقات ہوئی تو آضع و مدارات ہوئی مظفر خان نے عرض کی
 حضور قلعے میں آرام فرمائیں حسب مرضی انتظام فرمائیں بندہ مع اہل و عیال باہر ممکن بنائیگا مگر ہر وقت

حاضر حضور رکھ کر شاد عالی سجا لایگا پہلو ان لشکر نے منکر فرمایا یہ بچھا فخر آپ نے سنایا میں آپ کا مددگار ہوں
یاریا ست کا طلبگار ہوں یہ وہی مثل ہر صرع طاقت مہمان نہشت خانہ مہمان گذشت ہمتیاری تکلیف پہلو نظر
سینن اپنا یہ دستور نہیں آپ قلعے سے باہر بنائے مجھے دوسرا مقام تباہے پس سالار سا ہونے لب حوض
بھگدڑ فرمایا متحدہ فیضین پھر جمایا چند روز مقام کیا پھر قصبہ لطف خان زرم کا انتظام کیا دور و رعب جانباہی
ہنگامہ پردازی کی دیکھی تھی تیسرے روز جب خرموزین کلاہ یکہ تاز میدان زرنگاہ قلعہ شرق سے نمودار ہوا اور

ہندوی شب کو با فوج کو اکب اوسکے دبیدار سے فرار ہوا

شعر

عام صبح کا کھلا پرچم | فوج تارون کی ہو گئی دھم | ہندوی شب بپشت کو پھرا | خسرو مہر کا ہوا دیرا
پہلو ان لشکر نماز صبح کے بعد میدان میں آیا ہر داران نامار سے فرمایا آج مکر کہ جان سوزی فتح کار و زخمیہ سمعہ
سیرہ ساقہ کین گاہ سے فوج کو حیت کرو لشکر کو ہتھیاروں سے درست کرو پھر بلیدار نکلے جھاڑی کاٹی
زمین ناموار جا جا پائی کین جھانکی لگا کر یہ جمایا علمائے سنخ و سبر کا جلدہ دکھایا یقیقوں نے رجز خوانی کی۔
سبادون کی تازہ جوانی کی ہزار ہا عیان نامار رستم کردار ثانی اسفندیار ذی رتبہ سردار اپنا اپنا غول لیے علیحدہ
کھڑے تھے تیور پہل چسے تھے ہر ایک شربت شہادت کا طلبگار تھا باہم یہ قول و قرار تھا کہ آج وہ کام کرو
ایسا نام کرو جہین سام و زمین کی قبرین زلزلہ آئے رستم و اسفندیار کا کلیجہ پھراٹے گو بہرام کو شوق ہو بیخ
کا رنگ فنی ہو شکر محافل پر زنگہ کرو ایک ایک کو دیکھ لو ایک طرف پہلو ان لشکر خود خضر و اندر سرد لایتی
کر میں جو شش شجاعت جگر میں نیزہ زرد با پیکہ بات میں کھار کی گھات میں اسپ صرصر کردار پر حوار گردا مہر
نامار قطار قطار خود کو بہتر زہ چار آئینہ سے دست فن سپہ گری میں جست + شعر

ایمان غرق آہن رستہ تباہا | جو صورت کہ گیر در آئینہ جا | آفر لباش چون مردم چشم یار | ہمہ نیزہ داران

الطی سوا | میدان میں تشریف لائے ایک اوسچے ٹیکے پر پرے جاملے اس عرس میں فوج

کفر کی ظلمت چھانی کالی وردی نظرائی لاکھوں پیادہ و سوار وہ پکار میدان میں لائے لشکر اسلام کے ستار

میں پرے جاملے +

کعبہ ادھر تھا جلوہ نما اور ادھر کشت | دفعہ ادھر تھا اور ادھر گلشن بہشت

کھیتی ادھر گرم کی ادھر تھے سم کے کشت | یان کارنیک ہوتے تھے وان فعلماہی زشت

شیطان ادھر تھا اور ادھر کردگار تھا | میدان میں مقابلہ نور و نار تھا

فوج مخالف میں ادبار کی نشانی تھی عجب پریشانی تھی کسی کا گھوڑا راجل ستارہ پیشانی تھا کسی کا چہرہ
زعفرانی تھا کوئی گندہ لنگ پر سوار کسی کا لنگہ راسہ اور کسی کی کرین تلوار چھری تھی کسی کے ہاتھ میں رام سر
کی چھری تھی خود کو بکتر عجب انداز کا تھارہ چار آئینہ ساز و سینہ گرانے ساز کا بھٹا اور اوکسی سجادت کا یہ
رنگ تھا جس سے منسکون کا دل تنگ تھا شعر

زہر پوش بودند سبھی م || چو زاعنی کہ چیدہ باشد بدم || فرماندہ اسپان جولان بہ || چو سپان شطرنج
بیجان بہ || بارے کے شگون پر ہر کرے آئے لشکر اسلام کو دیکھ کر کلیجے تھڑکے دل میں
خوف سا گیا کسی غش آگیا کوئی کشتا تھا اگر ہم جان بجا کر آبرو و ذبا کر اس وقت بھاگ بچے او سپر بھی جان کی
خیر نظر نہیں آتی ہر قلع سلب ہوئی جاتی ہر کوئی جلایا ہمیں بے کھانے رات بھر دست آئے دھوئی خربہ
ہر جاسمی پیشاب ہر میان ہم کیا بٹنیں جھاڑے جنگل ہو کر بستر پر جاتے ہیں کوئی گانے کا دم لگا کر اکھیں پٹکا
ترنگ میں آیا منہ بنا کر زبان پر لایا اچھی جگہ بھی کل سے نکام ہر تھارہ بیان کیا کام ہر آؤ بیٹھو دیا کرو دم کو تم کو لہو
گاتے کی چلم لو دادا کو جنگل پہ آئے دو جگہ بھی لیتے چلو تین توراہ میں ترک ایلایا پیٹنے کرتے کر دھنی آواز
بید ہر مہا شنگے کسی نے کہا صعوبت سفر سے ہم تو تھک گئے ہیں آہ پاؤں کے یک گئے ہیں ہر
کے بانی پینے سے اعضا شکستہ ہر جان پر ہر ہر فصل کے مداخل سے بخا طاری ہر کج کر ز سے کی باری ہر
دور سرحد ہر منزلے کی آمد ہر کوئی رہیں بچے بے ریشہ بولا ہوا رہتی بچار کر ساعت بتانا کام ہر پتہ تو نہیں نام
نہی راجہ بابو آؤ بھگت سے بلاتے ہیں ننھی کھو کا بار ہر بھگت کھلانے ہیں تمام عمر کھی نہیں ماری ہر آب
زندگی سے جی عاری ہر جو تکین لگانے میں سوئی لڑ جانے میں چاندنی کے حوائے ہو کر بھنگ کا استحال
کرتے تھے فدا کی صورت سے ڈرتے تھے خون تو خون شہاب دیکھ کر غش آتے تھے فشر کے نام
سے مرے جاتے تھے اب ہتیا چڑے کی دھرم جائیگا زینت پر بھی حزن آئے گا وہ سی مردی کسی جان
لیکر متھیارے ہونا اپنی جان کھونا اگر اسی جان جو کھون مرد دم آزاری کا مردی نام ہو تو ہم دگر ز سے ہمارا
سلام ہر ہم ایسے روزگار سے کنارہ کرینگے بھیک مانگ کہ آگوارہ کرینگے حلو اپوری کچوری بنائینگے تھوڑے
لگا لینگے پوتھی بچا کھائینگے آؤ پیڑے کی عوض چٹنی اچا کر کھائینگے آؤ کو جان کے صدرے کرینگے گتے
کی موت تو نہ مرینگے فوج مخالف میں تو یہ تلاطم بچا تھا جو اس ہر بہرین بچا تھا کہ لیکبار سپہاں لشکر نے بیت
بفرمودا رخس رازین گفتہ ہم اندر دم نامی زین کندیہ غازیوں نے رکابوں میں پاؤں دیا ہاتھ میں چھا
لیا ڈاڑھیان دانوں میں دبا لیں سوچیں چڑھا کر آس دبا کر باگین اوٹھائیں تلوار میں حکم کر کے قضا ہر ہم
کیطع جا پڑے ایسے لڑے کہ گاوڑ میں تھرائی تھی نہ زبان تیغ سے اتلو کی صدا آتی تھی آڈا نہ لڑ لڑا نہ

لڑائی لڑنے کا وقت آیا ترک ملک نے سپہر آفتاب سے منہ چھپایا برق تیغ ابر پیر سے سروں کے اوٹے
برساتی تھی موت دبو کر گئے کاہر ہو جاتی تھی میدان خون میں نہاتے تھے بے موت مرے جاتے تھے
ایک دم میں لاشوں کے انبار ہوئے برق شمشیر سے جلکنا رہی فی انہی ہوئے لڑائی لڑ گئی بھگاڑ پگڑی راہی بحیرہ
وہوم کر میں میدان سے کافور ہوئے گھائیوں میں منہ نہ دے پھر تو جبکہ آئندہ جدھر بھڑا وہاں آوارہ ہوا
ہوا غازیوں نے چند فرنگ پچھا کر کے بھگا دیا بہت سرداروں کو گرفتار کیا فقارہ فتح کا بھائی مال غنیمت کو ہوتا
پایا شہید و کوزیوں کا کیا اونکے ماتم میں گریبان چاک کیا فاتحہ خیر کا پڑھ کے آگے جبکہ دیرہ غنیم پر مقام کیا
رات کو آرام کیا صبح آج میر کو معادوت فرمائی پڑا پور قلعہ پر سی بنوائی سلطان محمود کا نام خطبہ میں درج فرمایا کہ سیکہ جلا یا
الفر دہیات غیر مقبوضہ مظفر خان پر اپنا علم مامور کیا ہر مقام سے باج و خراج لیا بعد تسلط کامل سہارن پور کی عورتوں
بجھڑ سلطان غیور دانہ فرمائی اور دھڑ غنیم نے بھال کر والی قنوج کی پناہ میں جان بچائی بادشاہ نوید فتح سے
شاد ہوا اسب دخلعت و جاگیر پہلوان لشکر کو امداد ہوا اور فرمان قضا جریان بہت تنگ خاص عطائے ریاست
ہند میں تحریر کیا فاتحہ پر یہ بھی لکھ دیا کہ راہی پچال والی قنوج کو سمجھاؤ ہماری اطاعت پر لاؤ اگر قطع الاسلام ہو جا
چھوڑ دو اور ہوائیاں اور اپنے اطلاع کرو کہ یہ معرکہ ہونے اپنے ذمے لیا پھر ستر سے لے کر بیس فرسنگ روانہ کیا
ظہور نور ولایت سالار مسعود اور آمد سلطان محمود کا حکم کا ہلیہ کو پست کرنا تھا

کا بندوبست کرنا پھر قنوج فتح کر کے تاج بخشی فرمانا اور سرداروں اطراف کی

گو شمالی کرتے ہوئے غزنین تشریف لیا

آٹھویں سوال منہ چھپائی کو جناب مخدومہ عظمیٰ حضرت شہر سے لے کر انے اجیر کو پور فرمایا سالار سا ہونے دی ہو
عطائے خضر نصف نصف باہم کھایا نوین شب کو نور مسعود صلب پیر سے منتقل ہو کر حرم مادر میں آیا اکیسویں
رجب منہ چھپائی میں یک شب صبح صادق کو عالم منور فرمایا حسن یوسفی نمک ابراہیمی نور محمدی جبین انور سے عیان

تھا چہرہ منور سے آفتاب ولایت تابان

بیت جبین سے دبدبہ جیری نمایان تھا تمام چہرہ پر نور مسعود تابان تھا

قطعہ تاریخ تولد سالار مسعود

ہوا تائبہ طالع مسعود خاک میں کفر کے ملے خاک سال چھپائی لکھا غنایت قبلہ کو پور میں دودنی کے

ایضاً

ہوئے پیدا جبر سید سالار سراحدے دین ہوا تو ان ابر غنایت لکھو یہ چھپائی قبلہ دین و کعبہ ایمان

ایضاً

مہر مسعود جب ہوا تابان ہو گیا عرش و فرش نرانی | لکھی تاریخ یہ عنایت نے | قلیٰ عالم حبیب سبحانی

پہلو ان لشکر نے تین شبانہ روز جشن طرب فرمایا تمام بازار و شہر اجیمیر کو شک خلد بنایا فقرا و محتاج کو زر و جواہر
مرمت کیا افسران فوج کو خلعت فاخرہ دیا پھر جموں سے نائچہ کچھ پوایا جنم تیرا بنایا ہر ایک اپنے علوم کی رو سے
یہ عرش پیر ہوا کہ اول ساعت آفتاب سدا کبر میں یہ مہر سپہر ولایت پیدا ہوا مشرق سے مغرب تک تا حشر نام روشن
رنگ ایک عالم مقبول خدا سالار غازی کی لکھا سکہ نشان جہان فرمانبردار ہونے کے یہ سجدہ کے تاجدار ہو گئے کیا ہونے
سال وزیر سلطان کو عناد ہو گا سوسنات پر وندا ہو گا پھر وہ ملک جو کسی بادشاہ اسلام کے قبضے میں نہ آیا ہر فتح و فائز لگا
سکہ شریع نبوی کا چلائے گا یہ حال تاریخ محمودی دین مفصل تحریر کیا یہاں مختصر لکھ دیا اسما حاصل پہلو ان لشکر
سکر شاد ہوا انجمون کو خلعت و انعام امداد ہوا پھر قولہ فرزند کی عرض داشت و چند تحائف ہندی ہند خدمت
سلطان کیے قاصد روان کیے سلطان نہایت شاد ہوا قاصدون کو خلعت و انعام امداد ہوا اور پہلو ان لشکر
و ستر مٹلا و سالار مسعود کے واسطے لباس گران بہا ملایا کیا فرمان بھی پرستخط خاص لکھ دیا کہ سیاست ہندی کی آپ کو
مبارک ہو سالار مسعود کے نام مجھ اور والی قنوج کو لکھ کر بھیجا کہ اطاعت اسلام پر آمنی کرو ورنہ تجھ کو اطلاع دو کہ ہم خود
قدم بخبر فرمائیں گے ایک نظر فرزند مسعود کو بھی دیکھ جائیں گے اس عنایات سلطانی سے خواجہ احمد وزیر جلتا تھا
گرگٹ کی طرح سدا کر رنگ بدلتا تھا غرض کہ جب فرمان سلطانی پہلو ان لشکر کے پاس آیا سالار ساہو نے
مصفون بند والی قنوج کو تحریر فرمایا کچھ بھیجا کچھ ڈرایا کہ وہاں ہنار جاہ و شہرت پر مغرور تھا اپنے نزدیک دور تھا
راہ پر نہ آیا بلکہ آتا ہوا پکار ہو کر مردان فوجی اجیمیر کو اپنے ملک میں لبایا سالار ساہو نے جب محبت ختم کی سلطان
کو اطلاع دی سلطان مع لشکر جبار اجیمیر تشریف لائے سالار ساہو و مظفر خان استقبال کو آئے آفرین
نزدوی فوج نے سلامی لی سلطان کو شاہدہ جمال جہان آرای سالار مسعود نے شاد کیا زر و جواہر بادشاہ نے
امداد کیا قلعہ اجیمیر میں سالار مسعود سے دل بہلاتے تھے جدا فرماتے تھے پھر سالار ساہو و مظفر خان کو تفتہ
لشکر فرمایا اور تھرا میں اگر معبد کفار فوجی اوس جوار کو مسخر فرمایا وہاں سے والی قنوج پر دھاوا کیا کچھ کا
یہ سکر صاحب روفتہ الصفا نے مفصل لکھا ہے یہ خلاصہ و سکا ہے کہ جب سلطان محمود نے مهم خوارزم کو تمام کیا
چار ماہ جاڑوں بھر قلعہ بست مسکنا بادین بمقام کیا موسم بہار میں ہند کو کوچ کیا قنوج کا رستہ لیا لاکھ ہوا
او دیش ہنر پیا وے مطیع الاسلام اقصیٰ بلادر کستان و ماوراء النہر و خراسان سے ہمراہ سلطان ہو
قنوج کو روانہ ہوئے اور اکثر موضعین کی تحریر پر گریختہ تقریر ہو کہ قنوج پر ہوا گستاخ پیر ہند یار کے
کسی بادشاہ ولایت نے فتح نہیں پائی یہ حکمی مولانا می لطافی نے سکندر نامے میں مثالی کہ سکندر نے

قنوج کو فتح فرمایا و قنوج والی قنوج کو ہمراہ لایا مگر اہل اسلام میں اس زمانے تک سوائے سلطان محمود کے نہ تھا
 مسافرت اور سات دریا سے پرافت طو کر کے کوئی بادشاہ قنوج میں نہیں آیا تا آنکہ سلطان نے جب فوج
 کشمیر میں ورود فرمایا جو حاکم نذر لایا اس سے مقدمہ لڑ کر نیا لایا اور جسے لڑوٹھا یا لڑو پونچیا ملک کو کھانا بیج فرمایا
 پھر ایک مقام بعد منہو پر آیا جسے صاحب روضۃ الصفا نے بے نام و نشان تحریر کیا مگر صاحب تاریخ ہندوستان
 و مرآت سعودی نے منہو لکھد یا سلطان نے کثرت نفاست عمارات کی دیکھ کر ایک نامہ اشرف غزنویں
 کو جو قنوج سے تحریر فرمایا تو میں نے ذکر عمارات مستحکم و مبسوط کیا عمارات عجیب و غریب مکان ہزار تہا نہ
 بنیائیں سنگ رخام و مرمر کے نظر آئے اور پانچ بت کلاں طلائی مصع پائے دو یا قوت گران بہا آنگین
 میں جڑے تھے بی جس کھڑے تھے ایک یا قوت چار سو شقال کا پایا اور چار ہزار چار سو شقال سونا
 ہاتھ آیا اور چھوٹے ٹھہرے صدمات سونے کے بتیا لون میں بت کھڑے تھے جو آہر گران بہا
 جڑے تھے سلطان نے بجا لون کو بجایا قنوج کو کوچ فرمایا راہ میں قنوج کو چھوڑ دیا خود مع چند عاید قنوج کا
 رہستہ لیا اسپر بھی والی قنوج آمد سلطان سے خانہ بدوش ہوا بھاگ کر دوش ہوا سلطان نے راہ میں
 جو قلعہ پایا تھ فرمایا اٹھارہویں شعبان سنہ ۸۰۰ ہجری میں قنوج تشریف لائے لب و دیاسات قلعہ
 بارفت و نشان مہر سرخان پائے دس ہزار تہا نے تین سو سال کے پورا نے نظر آئے قلعہ دار گھبرائے
 دروازہ مذکور کے آبادہ پیکار ہوئے ایک دن میں سب فرار ہوئے جیسا کہ قلعہ خانہ میں مع ہمارے
 بھاگ کر فرار ہوا اور بھاگ سلطان جلادین ہو کر آوارہ وشت پر خار ہوا غرض کہ بہت جوان طرفین کے کام آئے
 زندہ و غنیمت لائے اور بعض دنوں نے لکھا کہ سلطان نے ہزار تہا نے اوپر پانچ ہزار سال قبل کی لکھی
 ہوئی تھی پائے وہاں سے اسے چند پال پر دھاوا کیا بھاگ دیا یہ رہے بڑا سرکش زبردست تھا والی قنوج مقدم ہو کر
 ہند کا حوصلہ بہت تھا سلطان نے لوٹ مار قلعہ کا انتظام فرمایا بہت مال ہاتھ آیا پھر قلعہ سے چند اسے کی طرف
 لشکر بڑھایا وہ بھی بھاگ کر نظر آیا لشکر نے تین شبانہ روز پیچھا کیا جو آٹھ مار لیا تین لکھ دینار اور جنگی ہاتھی ستیا
 سوامی مال و ستاع و جواہرات کے ہاتھ آئے لشکریوں نے لوٹدی غلام پائے اسی سفر میں جب شہر کا لشکر
 معروف کا سید واقع داسن کوہ والی کشمیر میں ورود لشکر شاہ ہوارا کے گلچند والی کا لشکر خوف ہو کر تباہ ہو
 سلطان نے بڑی جانفشانی سے اسکو مع پیاس ہزار لشکر کے قنوج منہو بھاگایا ملک جو کو فرار ہوا یا بھاگو
 کا قول ہو کہ ملک جموسے انتزاع ریاست کی ملک محمود کو وہاں کی حکومت دی پھر
 دارالسلطنت میں تشریف لایا جامع مسجد و مدرسہ عالیہ نشان بنایا ہر علم کا کتب خانہ مہیا کیا عالموں کو تعلیم کا حکم
 دیا تاریخ محمودی میں تحریر ہے کہ جب سلطان بعد ہم ہند غزنویں کو روانہ ہوئے سالار ساہو ہمارے کے خواہاں

ہوئے حکم ہوا کہ ملک ہند و حقیقت آپ نے فتح کیا جسے یہ ملک آپ کو دیا پھر غلعت گردان بہا مبع اٹھا
 گھوڑے عراقی پہلوان لشکر کو ادا کر کے لاہور سے ہند کو رخصت کیا مطلق خان کو بھی خلعت فاخرہ دیکر عہدہ
 کر دیا سالہا رسا ہوئے بہر ان خوش تدبیر کو واسطے داد و سی رعایا کے ملک مستقیم وجد بدین مامور فرمایا
 اور اسے جید پال کو باقرار اطاعت اسلام کچھ خبر یہ مقرر کر کے حاکم قنوج بدستور فرمایا اور خود بدست
 الجیرین قیام کیا ملک کا انتظام کیا یہ صاحب مرات سعودی وردختہ الصفا و صبح صادق کا بیان ہے
 مگر اسے چند پال و چند رائے کے نام کے سوا ملک کا کسی کتاب میں نہ نام ہے نہ نشان ہے اور تاریخ فرشتہ میں
 اول نام والی کا لہجہ والی قنوج پسند ہے جی میں اختلاف پایا پھر بعد مکر قنوج رزم مقہر والی مہمان و پھر
 کا اس طرح ذکر آیا کہ نوین حملہ شد جہری میں سلطان با قنوج مذکورہ بالا کشمیر ہو کر سیدھے قنوج آئے
 کو روانہ ملی قنوج مع زن و فرزند نذر لگا اور صاحب حبیب السیر نے والی قنوج کے مسلمان ہونے کی سند پائی
 بہر حال سلطان نے تلخ بخشی فرمائی اور مدد دی سے مطمئن فرما کر تین روز کے بعد اجہروت والی میر پٹھ پر
 جہا و فرمایا اہل قلعہ نے دس ہزار درم قیمتی دوا لکھ پچاس ہزار روپیہ کے اوتیس ہاتھی پیش کر کے ملک بچایا
 پھر سلطان نے راجہ گچھند والی مہمان واقع کنار دریا سے جہن پر پڑھائی کی اوتیس ہاتھی پر سوار ہو کر دریائے
 کی راہ لی فتح نے پیچھا کیا اسی بار گھیر لیا اوتیس فخر سے پہلے اپنے زن و فرزند کا سہرا دتا مارا پھر اپنا پیٹ
 مارا سلطان نے بہت نقد و جنس اور اسی ہاتھی پائے پھر والی دہلی کے ملک میں اگر متھرا جاے ولادت
 کرشن کے مندر جلسائے یہاں مکان سنگین ہزار مندر بشتیا عجیب و غریب نظر آئے پانچ بت طلائی مسع
 یا قوت چتر پائے سلطان یہ عمارت دیکھ کر حیرت میں آیا اور شرافت غزنین کو اکینہ مداس مضمون کا تحفہ
 فرمایا کہ اس شہر متھرا میں ایسے مکانات ہزار اور مندر بشتیا را کثر سنگ رخام و مرمر کے دیکھے کہ اگر کوئی حملہ
 کرے تا ہم بصرت صد ہزار دینار و چار صد اوستادان کامل العیار سے دو سو سال میں بھی نہ بنوا سکے غزنین
 میں ایشمارو کہ جو اوستاد کامل العیار ہو اور مثل عمارت متھرا کے دو ایک سال میں عمارت بنائے گا
 سو اسے اجرت کے سو ہزار دینار سرخ انعام پائیگا المتخصر صد ہاتھوں کو توڑ کر توبہ ہزار روپیہ کو توبہ کے متھرا کو
 ہزار تین سو شقال سونا پایا بعد مقام میں روز کے سوا فٹ پر لہ واکر کوچ فرمایا کہ بڑے چلے کن رے دیا
 چند مندر کلان چار ہزار سال کے توڑ کر سات قلعے گرد فوج کا بندوبست کیا پھر تہ منج کو جہاں
 منج پور تھا کثرت استعمال سے منجور ہو کر اب مندر و مشورہ پندرہ روز میں منج کر لیا و بان سے بے چند پال
 و چند رائے کو شکست دی اور پچاس ہزار لوڈی غلام اور تین سو ہاتھی سوکے مال غنیمت و تحائف ہندی
 کے لیکر غزنین کی راہ لی چنانچہ ایک ہاتھی سا چند سا کا ہند میں نمودار تھا اور سلطان بصرت کثیر اور کا طلب کا

و پہنچے تا قحطی راست کو چھوٹ کر اردو سی سلطان میں خدا داد آیا اقبال محمود فیل محمود مسجد کعبہ لایا سلطان نے اس کا
 حفاظہ اونام رکھا پھر غزنین اگر مسعود و مدراس و خانقاہ بنیگا ایسے بجوائے اور وہ اتہام کیا کہ انہوں نے عروس
 مسجد کا نام کیا اودو تھتہ ہندی ایک پتھر جسکا دھویا پانی زخم کاری کو بھلاتا تھا دوسرا جاور بصورت قمری جوڑ کر کوڑ
 کھانا مکان میں رکھتے تھے مضطرب ہو کر بے اختیار شک بہاتا تھا شک کہ مجری میں تہ خلیفہ القادر باللہ
 مع فتح نامہ روانہ بنیاد فرمایا پھر احمد بن علی قرمطہ قزاق راہ بیت الاحرام کو عدم کا رستہ بتایا اَللّٰهُمَّ عَلٰی
 دوسوین حملہ شکہ مجری میں جب راجہ نندا والی کا لجنر ملک بندل کھنڈنے بنیرہ جیپال والی پنجاب کو
 لیکر مبادوت اطاعت اسلام کے راجہ فوج پر پڑھائی کی مگر بعد قتل راجہ گرا کے سلطان نے پونچر دلی بنیرہ
 کو شکست دی پھر سلطان کا لجنرین تشریف لائے کثرت فوج نندا سے گھبراتے شب کو فتح کی دعا کی نندا نے
 شب شب بھگا کر راہی سلطان بالسنو با قحطی غزنین میں لائے اور اہل قزاق و ناروین نے سر جہند و سر ستان
 میں بت پرستی کے رنگ جمائے سلطان نے بڑی وسنگ تراش دلوہارہ راہ لیکر قزاق کو فتح کیا اور صاحب
 علی بن ارسلان جازب نے حکم سلطان ناروین کو دیکھ لیا تنجانے کو توڑ کر چالیس ہزار سال کا ایک پتھر منقش
 کندہ کیا ہوا یا پھر سلطان نے وہاں متلہ بنو کر علی بن سلجوقی کو کو قوال بنکر نزانہ اور بردی لیکر کوچ فرمایا
 اور قلعہ لوہ کوٹ حوالی کشمیر کو ایک ماکہ شکہ مجری میں محاصرہ کر کے بطور سابق متلہ مجرتی کے
 بے فتح چھوڑ دیا گیارہوین حملہ شکہ مجری میں جیپال ثانی جالینن انتدپال والی لاہور کو امیر تیک
 بھگا دیا ولایت لاہور و پنجاب میں بندوبست کر کے خلیفہ و سکہ اپنا جاری کیا اور خاص لاہور میں چھاوئی
 اہل اسلام کی بنیاد قائم کی سابق نہ تھی پھر نندا والی کا لجنر پوریشی کیا گراہ میں متلہ گواہ کو گھیر لیا راجہ
 پیٹیس با تھی نذر کر کے اپنا ملک بچا یا پھر سلطان کا لجنرین آیا نندا تین سو با تھی نذر لایا اور ایک شعر مندی
 تصنیف کر کے صفت سلطان میں سنایا سلطان نے اس کے انعام میں پندرہ قلعہ مع متلہ کا لجنر کے
 نندا کو مرحمت فرمائے اس کے چار سات گران ہانڈ بھجوائے *

سالار مسعود کا مکتب میں جانا اور بعد فراغ علوم ظاہری عبادت معبود میں دل لگانا

لکھا ہے کہ جب سالار مسعود کا چار سال چار ماہ چار دن کا سن آیا بسم اللہ کا دن آیا سالار ساہو فرزندار جہند
 کو حضرت سید ابیہم پاس لائے شکر تہ بسم اللہ میں چار گھوڑے مع زور و جہد نذر فرمائے اور کانہ لکھی
 محتاجان زور و جواہر سے بھر دیا ہر قریب کو امیر کر دیا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے صدقے سے سالار مسعود
 کو نعمت فرمائی کہ ہر روز فرمایا لو کہ جس کی عمر میں علوم صورتی و معنوی سے ممتاز فرمایا دس برس کے

سن میں عبادت و محبوب کا شوق ہوا شب بیداری کا ذوق ہوا آب ہر روز پہر دن چڑھے نماز چاشت و دو و ملاوت قرآن سے فرصت پانا دیوان عام میں تشریف لانا دو پہر تک درویشان کمال اہل باطن حسب حال و قال سے لطف اور مٹانا کچھ خود حاصل کرنا کچھ اذکو سکھانا بعد پند و نصائح و عطا سنار راہ سلوک بتا کر جب ہمراہ سیکے خاصہ تامل فرماتے تھے پھر مجلس رایت میں ملوثی کو جاتے تھے بقدر نماز دیوان عام میں تشریف لاتے تھے اشتران فوج و شاہزادگان ہمعمر سے ملاقات فرماتے تھے کبھی سیر و سنکار کو تشریف لیجاتے گا شغل دینہ بازی و تیر اندازی و گوی چوگان میں شام تک دل بہلاتے طریق جہاد اکبر و صغیر میں بے نظیر تھے ہمتا خوش تقریر تھے اکثر اصطلاحات روزمرہ ہر قسم کے نصیح و تبلیغ ایسے زبان مبارک سے ادا ہوتے تھے کہ جان حیرت میں مبتلا ہوتے تھے بلند ہمتی میں سب فخر خاتم کہتے تھے جو سامنے آئے انعام سے محروم نہ رہتے تھے اسب و جوہر و خلعت و شمشیر و خنجر حسب لیاقت ایسا عنایت ہوتا تھا کہ ایک مدت تک اونکے روزمرہ کو کفایت ہوتا تھا ہمیشہ با وضو رہتے تھے اکثر نماز فضل میں قبلہ ور رہتے تھے جائے نشست ظاہر و باطن پاکیزہ و صاف جامہائی نفیس و شفاف عطر و خوشبو کا نہایت شوق تھا پان کا بہت ذوق تھا چند ہزار جوان فرشتہ صورت خوش مزاج ماہ طلعت صاحب تاج زرین کلاہ خیر خواہ پادشاک نفیس عطر لگائے پان کھائے حاضر رہتے تھے دیکھنے والے دروہڑ ہکریہ کہتے تھے کہ آئندہ آئندہ محفل سالار مسعود منور و قدرت خدا ہی ہر مجلس یوسف نقاشی بعد آئندہ معصومین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جمال محمدی آپ کے چہرہ انور سے نمودار تھا افسوس ہے کہ نگار این حیدر دل کو آپ کی ولایت سے انکار تھا

سالار ساہو کا کاہیلہ میں آنا و اشترخان اوس نوح کو زانو چپایا

موجودہ خان صداقت رقم کی تقریر اور اشترخان واسطی قلم کی تحریر ہے کہ جب پہلوان لشکر کو دس برس میں انتظام سند سے اطمینان ہوا اخراج آنے لگا داد و دہش کا سامان ہوا اسی عرصے میں سلطان محمود متوجہ خراسان ہوئے اور اشترخان داسن کوہ کاہیلہ کی بربادی کے خواہان ہوئے ناظم کاہیلہ نے عرضداشت روانہ کی سب کیفیت لکھدی شاہ کیون بارگاہ نے فوراً فرمان قضا توامان اس صندوق کا پہلوان لشکر کو تحریر فرمایا ساتھ فی سوار و دوڑایا کہ تجا فی نصف لشکر امیر میں چھوڑو اور نصف فوج سے کاہیلہ کو نہ موڑو یہاں کے اشترار زر دار و پیہ کے نوے جاے میں نہیں سماتے ہیں ہر بار نیا رنگ لا کر بل کھا کر اینٹھے جائے ہیں انکو اپنے مال و زر پر فرو گزشتہ کی ضروری ہم ہم خراسان سے مجبور ہیں کاہیلہ سے وہ ہیں درہنہ و کچھ لیتے ٹکوں تکلیف نہ دیتے بجز درو و فرمان مذکور گیسان سالار ساہو نے میر سید ابراہیم و مظفر خان اور امیران غنیمت

کو شاہ سالار مسعود کی خدمت میں چھوڑا اور خود بدو لکشا نصرت فرج سے کاہیل کو منہ موڑا ہر چند کہ سالار ساہو نے اپنی زوالگی میں عجلت کی مگر سرکشوں نے ناظم کاہیل کو فرصت نہ دی فوج و بھارت سے گھیر لیا کاہیل کو تاراج ناظم کاہیل نہایت تنگ ہوا قلعہ بند ہو کر امداد نہ ملنے تک ہوا آخر الفین نے تمام شہر کو لوٹ مار کر اپنے گھروں کا راستہ لیا یہ کہ ان لشکر نے راہ میں گھیر کر مقابلہ کیا پھر کعبہ جاننا زسی ہنگامہ پروازی کی رٹائی رہی زور آرائی رہی کہ چیخ گردان جبکہ دیکھ کر کچ تک چکراتا ہی غیر اعظم باہنِ رفت سرشام سے غزنی مغرب میں منہ چھپاتا ہر شام کو لشکر اسلام نے فتح پائی تیرہ بجوتوں نے شکست کھائی چند ہزار ناری جہنم واصل ہو چکے تیس ہزار سردار سے زیادہ محبس میں داخل ہوئے اللہ اقدس جرات کو دیکھا چاہیے کہ سنو راہ تمام کر کے منزل پر پہنچے تھے نہ کہین کر کھول کر ستائے تھے نہ ہاتھ منہ دھونے پائے تھے اسی طرح کے کسائے تھے راہ میں مقابلہ ہوا اور سپر یہ معاملہ ہوا فتح کرتے ہوئے کاہیل میں داخل ہوئے ناظم کاہیل کے مقاصد دلی حاصل ہوئے فتحنامہ سلطان پاس آیا سلطان نے اس کے انعام میں فرمان معافی کاہیل کا سوے جاگیر کے واسطے مسکن کے بدستخط خاص تحریر فرمایا

سالار مسعود کا حسب الطلب سالار ساہو کے مع جناب ستر معلیٰ کے کاہیل میں آنا قصبہ راولپنڈی میں مقام فرمانا پھر شیوکن اور بشنو زمیندار خواجہ احمد بن حسن مہمند کے سائے کا مٹھائی پڑھ لانا سالار مسعود کا تصرف ولایت سے پہچان جانا اوسیدم شہر کو تاراج کر کے شیون کو قید فرمانا سلطان محمود پاس لانا

لکھا کہ جب سالار ساہو نے مضدان کاہیل کو بھگا یا سلطان نے یہ ملک بھی عنایت نہ فرمایا سالار ساہو نے فوراً سالار مسعود کو مع مخدوم غلام علی جناب ستر معلیٰ کے اجیر سے طلب کیا سلطان الشہدائے دوسرے روز چند ہزار سوار و ندیمان خوش کردار ہمراہ لیکر مع جناب ستر معلیٰ کے کاہیل کا راستہ لیا راہ میں شکا کھیلے صعوبت سفر چھیلے راولپنڈی میں تشریف لائے شیوکن اور بشنو خواجہ احمد وزیر کے سائے ازاں بعد رشتہ والے حاضر آئے نذر دیکر دست بستہ عرض کیا عرب خانہ میں تشریف لائے بندہ نواز می فرمائیے غلاموں کی دعوت قبل ہو مٹھائے دل حصول ہو سلطان الشہدائے وزیر کی بدنامی سے انکار کیا جناب عافیت دیا شیوکن نے عرض کیا خد شکاروں کو حکم ہو جائے دعوت عام مبلغ میں آئے یہ بھی منظور نہ فرمایا باہر غم کے خیر جایا صبح کوچ کے وقت شیوکن و دوں مٹھائی قلم اول میں زہر ملا کر لایا دسترخوان

خاموشی کے واسطے تھم کر بنایا حضرت نے باور پچھانے میں پیچیدی کو لہامی داروغہ ملے سے تاکید کی کہ کوئی نہ کھائے ہمارے ساتھ جاسے چہرہ شہید کن کو حالت سر و پاعتایت کر کے رخصت فرمایا اور خود بدولت نے دوسری منزل پر دیرہ جایا تاکہ گنجت سے وہی ہتھالی سنگینی جس کے کو کھلائی فوجا مرگیا نہ ہر کام کر گیا سلطان اشد نے حاضران لشکر سے فرمایا کہ دیکھا تمکو اس مرد کو نے نادان بنایا شہر سطلے نے بڑا مال کیا راحہ خدا میں صدقہ دیا رات کو آرام کیا صبح وہیں مقام کیا اور چند ہزار سوار نو جوان فرشتہ کردار خوش بیان لیکر شکار کھیلنے نواح راول میں تشریف لائے کچھ جاسوس شہید کن کی خبر کو نامور فرمائے جاسوسوں نے بغیر پوچھائی کہ شہید کن نے ابھی غسل سے فراغت پائی اب تجھ نے میں پوچھا کہ تاہر پتھر میں پڑا تھا گرگ تاہر اگر تیرے طبع خیر جائیگا شکار زربون کی صورت باندہ لایا گیا حضرت نے فوجا تجھ نے کامحاصرہ کیا شہید کن نے ہجرت تمام مقابلہ کیا پتھر تو خوب کشت خون ہوا چرخ نیلگوں پر شفق پھولی حال زربون ہوا سجا ہڈان جان فروش جانہ بدوش نے ہزاروں کو ادل منزل پوچھایا خود جنت میں دیرا جایا لشکر غنیمت فرار ہوا شہید کن نے زن و بچہ گرفتار ہوا سلطان اشد نے شہر کے تاج کا حکم دیا خود مع قیدی پڑا و کارستہ دیا دس برس کے سن میں اولی بی فتح پائی پستی حرات کھائی حضرت ستر معلی نے اول فتح کا نذر خدا صدقہ دیا سلطان اشد نے ملہریوں کو قلعہ و جوار رعایت کیا دوسرے روز واقع مفصل سلطان محمود کو پتھر کیا خود کا ہیل کارستہ لیا اور دھڑ زاین نام شہید کن کا بھائی لڑائی سے بھاگ کر ہنوبی پاس آیا روپیٹ کو ہنپا حال سلطان کو سنایا کہ سالار سوار نے بے قصور ہمارا شہر اور گھر لٹیا ہے بھائی شہید کن کو مع زن و بچہ قید کیا سلطان کو حیرت نے لیا کہ قاصد نے نامہ سوسود دیا اور سبقت سلطان نے بدستخط خاص اس صفوں کا فرمان تحریر فرمایا کہ میان بھناری پتھر کے پہلے زاین آیا او سنے سج میں جھوٹ ملایا اپنا مطلب جمایا پھر تھا راجا خطا آیا ہے ملاحظہ فرمایا او سکا الفاظ کھل گیا وہ نا ابرو نظر میں مل گیا اب تم شہید کن کو مع زن و بچہ بقیہ سخت جب ہمراہ لاؤ گے اور حال زبانی تمکو سناؤ گے ہم اپنے روبرو سزا ب کرینگے تمکو ہم کو بہت خراب کرینگے اس تحریر سے خواجہ احمد کو سچ بے شمار ہوا اتفاق مخفی آنکا کار ہوا قصہ مختصر راہ میں سلطان اشد نے فرمان شایہ پایا ملاحظہ فرمایا یہاں سالار سوار شوق دیدار فرزند یوسف جمال سے یعقوب وار میرا ہوے ایک کوس کے فاصلے سے استقبال کو سوار ہوے سلطان اشد اکوراہ میں لیا حضرت نے تعلیمات کر کے قدم پر سر رکھ دیا سالار سوار نے گلے سے لگا کر میٹھائی پر بوسہ دیا اور اسی روز ولسید کیا سالار سوار نے راہ کی سرگزشت بیان کی شہید کن کی کوہنکی عیان کی باتیں کوئے دو مستور میں تشریف لائے ارکان دولت حاضر آئے حضور صاحب نامی رئیس عوامی گھوڑے آجوبت کے سوار نے لاوت حاصل کی نذر دی جسکی نگاہ حال جہان آملہ پڑی تھکھڑی بندہ میدام ہوا معلقہ گوش غلام ہوا ہر ایک کو حیرت سے سکتا تھا ایک دوسرے کا

منہ نکلتا تھا آپس میں یہ کہتے تھے کہ بڑا عظمیٰ چمچ جہارم سے زمین پر آیا قدرت الہی نے جلوہ دکھایا
 چہرہ انور پر قدرت خدا کا نمود تھا مہر خضار سے عالم پر نور تھا ہرگز شہر شے اس سے بے غیر تھے سمیت
 آن بادشاہ عالم در بستہ بود محکم پوشیدہ دلق آدم نگاہ بردار آمد پتہ صحیح بحر سکناں عالم سغلی لیبارت
 کمان سے لاین جو تنگیات عالم علوی کے متعل ہو جائیں سمیت مرو میا یکا یکا شد شش تان
 تاشاہ شاہ رادہر لباس سلطان الشہادہایت مملوک کے واسطے والدین کی لتکین کو غاہر اعا اکثر
 میں رہتے تھے مگر باطناً عالم بے نشان میں غرق قلوب وحدت میں رہتے تھے رتبہ جنوری حاصل تھا قبض
 آبی سے مصیقل آئینہ دل تھا آحاصل اسی عرصے میں سلطان محمود بھی مہم خراسان کو سر کر کے غرین میں آئے
 اور بقصد جہاد سونمات ملک نہروار و گجرات کی طرف قدم ہمت بڑھائے لیکن زمانہ سالار ساہو کو روئے
 کیا یہ مضمون لکھ دیا کہ تم جدیدہ بقلعہ کا مہار میں چھوڑ کر بیان آؤ فرزندار محمد سہو کو ہمراہ لاؤ بچہ دور و دراز ان
 قضا جہان سالار ساہو ج سالار سہو سلطان محمود کی ملازمت سے متنازع ہوئے حاتم شایانہ سے سرفراز ہوئے
 بیان تک کہ سلطان محمود سلطان سہو فرزند سلطان محمود کو سالار سہو کی خاطر داری پر شک آتا تھا باوجود
 کے خوف سے کوئی کچھ زبان پر نہ لانا تھا

سونمات معروف دوار کا واقع زمین گجرات علاقہ جونا گڑھ کی لڑائی صفوں
 کی صفائی سالار سہو کی جرات سلطان محمود کی ہمت تنگ سونمات کا چونا
 بنانا مہنو کو کھلانا خواجہ احمد وزیر کا عدو ہو جانا استغفا دیکر فتور کرانا

راوی خوش الحان رہت گوشیرین زبان نے تحریر کیا کہ تھاکہ مہجری میں سو سے فوج سمورہ اطراف ولایت
 کے پاس نہر تین سو سوار سے علی گین کی گوشائی کو سلطان بن مین آئے سر قراران ماوراء النہر دیون
 و درخان بادشاہ ترکان دور سے استقبال کر کے لائے علی گین میں دار سوار آکر گزرتا ہوا چندے
 کسی قلعہ مستہدین قید اوٹھائی وہیں قضا آئی معذرت کے ایک روز سلطان نے جہاد سونمات میں سلطان
 لشکر سے پیشورہ لیا کہ تخت مہجری میں جاے جہاد کرنے سے مہنو نے یہ بات بنائی کہ سونمات کی فکلی
 نے تباہ ہند پرافت آئی ورنہ سونمات لشکر شاہ کو تباہ کرتا فوج کو خاک سیاہ کرنا اسوجہ سے ہلکے مہنو
 باطلی کرنا منظور ہے بہت سونمات کو توڑنا ضروری سالار ساہو نے کہا بسم اللہ مبارک اللہ مصعبہ
 درکار خیر حاجت پہنچے ستارہ نیست چہ خدا کے فضل سے سلطان کا رعب و ہیبت سنگدلوں پر

طاری ہی ہر شخص اسلام کے لشکر سے عاری ہی خواجہ احمد کو ناگوار ہوا قطب امر خسوش دل میں بیکرا ہوا
 قصہ مختصر سالار سہو سلطان کے حکم سے انتظام بلوے کے واسطے کاہیا میں تشریف لائے فرزند سہو
 کو عمر ہی میں چھوڑ آئے روضۃ الصفا میں تحریر ہی کہ سلطان دسویں شعبان ۱۵۱۵ء ہجری کو سہو کے لشکر جمہ
 کے تیس ہزار سوار ترکستان سے لیکر نصف رمضان کو ملتان آئے پھر سومات تشریف لائے سب
 تبوں کا سردار سومات تھا نام مات تھا بقول شیخ فرید الدین عطار مہیت یا فائدہ آن بت کہ نامش بود
 مات بد لشکر محمود اندر سومات + اور تاریخ فرشتہ میں تحریر ہی کہ نہو دتاسخ ارواح باخت یا سومات
 جانتے تھے خدا سے تباہ لکھا جانتے تھے اور تواریخ میں لکھا ہی کہ زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم میں سومات کو جہاں کعبہ نے کنارہ دیا ہے عمان پر جایا اوسیکے نام پر شہر سومات لہایا اور
 مورخین خصوصاً صاحب حبیب السیر کا یہ کلام ہی کہ سومات بت کا نام ہی اور تواریخ میں بتی نہ کا نام سوم
 اور بت کا نام ماتھا آیا ہی اور یہ بھی تحریر فرمایا ہی کہ سوم نامی بادشاہ کے حکم سے یہ بت بنایا تھا نام ہوا اعظم
 انعام ہوا اور کتب براہمہ میں تحریر ہی کہ چار ہزار سال قبل اسلام کے کرشن کے عہد میں یہ بت آیا ہی اور
 غیبت کرشن کا اسی مقام پر نشان پایا ہی صاحب برہان و موید ورشد ہی کی تحریر ہی کہ سومات چاند کی
 تصویر ہی سوم ہندی میں چاند اور ماتھا یعنی بزرگ و خداوند کے آیا ہی اسوجہ سے اس بت کا نام سومات
 قرار پایا ہی اور سعدی علیہ الرحمۃ کی یہ حکایت ہی مہیت تہی ویدم از علاج در سومات + منع جو در جاہلیت منات
 کیا عجب کہ منات منات نامی بت کعبہ کی تصویر بنائی ہو اور بوجہ مناسبت منات منات کے کہیں منات
 کہیں سومات کے نام سے شہرت پائی ہو اور اوسیکے نام سے شہر کا نام سومات مشہور ہوا اور بت
 علاج جانشین منات سعدی کی خوش طبعی میں چور ہوا المنحصر لب دریا ایک مندر کلان تھا سومات کا مکان
 تھا منوورات کو پرستش کرنے آئے تھے ادب سے خوف کھاتے تھے زیر مندر تہ خانہ بنایا تھا
 مننت کو بیٹھا تھا بت کے ہاتھ میں کل لگی تھی ڈوری بندھی تھی صبح جب وہ ڈوری ہلاتا تھا بت اونٹ
 ہاتھ اٹھاتا تھا بقول سعدی شہر میں پرودہ مطرانی آذر پرست + مجاور سررہیانی بدست +
 کہ ناچار چون در کشدر لیسان + برابر صنم دست فریاد خوان + شہب حسد کو لا کھوں آدمی کا از دام ہوتا
 تھا جگر اکرام ہوتا تھا جب سعدی علیہ الرحمۃ نے بت علاج توڑ کہ یہ کل پائی بوستان کے آئندہ میں بابین
 یہ حکایت تحریر فرمائی القصہ دس ہزار گانون کا خراج صرف تہمانہ تھا کثرت سے قارون کا خزانہ تھا استور
 جو ہر گران بہا کا انبار تھا کہ عشر عشر اور سکا ہر ایک خزانہ شامی میں کلان دشوار تھا ایک نیمچہ دروہو من
 پختہ سوئے کی چاہر بے بہا سے مرصع آفریزان اور صدا کھٹے لگتے تھے دو ہزار ہرمن سنبا دروہو نلو

بجائے کہ پستش میں سر پٹکتے تھے تین سو حجام اور تین سو قوال اور پانچ سو ڈیوان راجاؤں کی لوکیان جو ان
 ناچنے گانے پر شبانہ روز نامہ پوچھتین سرگرم رقص سرو پھتین اور دریائی گنگ سے جو جانب مشرق دیہی و قنوج
 کے روان ہر چھ سو کوں کی مسافت درمیان ہر ہر روز تازہ پانی ٹوک پر جاتا تھا جس سے بت نہاتا تھا
 جب سلطان محمود لدن سے سونہات کو آئے بوجہ قلت رسید کے سوائے اہالیان لشکر کے تیس ہزار
 اونٹ پانی اور گھاس کے ہمراہ لائے راہ میں بیابان و شواہر گزرتے قلعہ حکم پیشا پور تھے تا سچ فرشتہ میں
 آیا کہ سلطان نے پہلے منہو اجمیر کو بھگایا پھر عنایت الہی سے سب قلعہ داروں نے استقبال کیا راہ میں
 متلا کر نال کیا جو مسند رویشیہ لفظ آیا وہیں گرایا پھر سر دلاہ میں ہو کر گجرات داخل ہوئے شہر کو خالی پایا
 بہت سامان لیکر کوچ فرمایا ہارٹھوین حملہ ۷۱۳ ہجری میں جب لشکر سلطان موت آیا آپ قلعہ پر آیا
 دریا فیض قلعہ تک پہنچ زن تھا ہر جانب رشک چرخ گھن تھا ہنود قلعے سے فوج کا نظارہ کرنے لگے ہنود
 مرنے لگے ہر ایک سونہات کا غلام تھا یہی کام تھا کہ خداوند سونہات کے غضب سے اک آن میں
 سب غارت ہو جائیں گے زندہ بچنے نہ پائیں گے غرض کہ دوسرے روز لشکر اسلام نے قلعے کے پنجہ شام
 تک لڑکر رات کو زمین مقام کیا تیغ خود سلطان نے مع غازیوں کے زمین لگا کر قلعے میں بکرستانہ کام
 کیا پھر تو ہر سنگدل زیست میں بڑا لگا کر سونہات کی سل نسل میں دبا کر رہا تھا اور درختانہ پر کر جان
 کھوتا تھا تیسرے روز ہریم دیو و دیشلم نے فوج پیشا پور سے آکر غنیم کو مدد دی سلطان نے گھبرا کر بعد
 فتح کل مال غنیمت سونہات تھا جو ان کے دینے کی نیت کی پھر غرقہ حضرت شیخ ابو الحسن خرمائی کا ہاتھ
 میں لیا دعا سے فتح کر کے نزع کیا فوراً ایک آواز مد کی بہت مہیب آئی اور ایسی تارکی چھائی کہ ہنود
 اندھیرے میں آپس میں لوکر پچاس ہزار سے زیادہ فی النار ہوئے باقی ماندہ چار ہزار ہنود کشتیوں پر سوار چادر
 لٹاتے فرار ہوئے غازیوں نے انکو بھی مار کر نثارہ فتح کا بجایا نشان اسلام کا قلعے کی چوٹی پر چھایا
 سونہات کی مراتب کو زوال ہوا خون سے مسند لال ہوا وہ زمین بے برق اسلام است پر نور موی عظمت
 کل کی دور ہوئی غازیان صاحب ظفر نے پری پیکر دن کو لوٹ ڈیوان بنایا دائہ دایا حاکمہ رقاہ سونہات
 اسلام کا دم بھر کے کلہ پڑھنے لگیں لشکر کے ہمراہ آگے بڑھنے لگیں اسی شب کو حضرت شیخ ابو الحسن
 خرمائی نے خواب میں فرمایا اے محمود تھے فقط فتح سونہات پر تھوڑی سی بات پر ہمارے غرض کی آبرو
 میں دھمکایا اگر کل جہاں مردے زمین کے حق میں دعا کرتا خدا کیلوا سلام عطا کرتا المخصر سالار مسعود نے
 ہر معرکے میں بڑے بڑے کار نمایان کر کے سلطان کو اپنے جوہر دکھائے پھر سلطان مندرین
 مرصع لائے سونہات پر گزر لگا کر اپنے ہاتھ سے اسکا سر بھڑا تراب تھپڑا یہ بڑا تھانہ تھا گویا قاتل

کا خزانہ تھا غرض کی کیا عرض کروں انتہا مین اس وسعت کا مندر سنائیں اور طول کی داستان طول
 لکھنا فضول ہے چھین ستون طالع و زمرہ سے مصحح کرے تھے زرخیز کے انبار کھڑے تھے خزانہ لاتعداد
 تھا جواہرات بے بہا تھا چنانچہ تاریخ زین الماثرین تحریر ہے کہ یہ تیجناہ اصل میں تیرہ قار تھا مگر بوشنی جواہرات
 قنادیل سے رشک لگا رہا تھا سونمات تیج کی صورت تھی چاندی صورت تھی تیج کو طول بد فضول و لوگوں کو
 تیج تین گز کھڑا تھا اوسکو اوکھا لیا تیج گردنوں کے قلعوں پر قبضہ کیا اس معرکے میں ایک لوسہ کے تیجنا
 میں تننا طیس کا بت جذب آہن و تننا طیس سے معلق پایا جب ایک دیوار کو گرا بت سرنگوں ہوا تیرہ
 کا ستون ہوا پھر راجہ بیرم دیوالی نہروالہ کو بھگا کر زن و بچہ کو گرفتار کر کے خزانہ بیشمار پایا ملک وسیع و کان
 جواہر و خالص ہاتھ آیا گیا کہ غزنین سلطان مسعود کو ویکر چنپے یہاں مقام فرمائیں و اس سلطنت بنائیں
 ارکان سلطنت نے یہاں کے رہنے میں ملک فراسان مفتوحہ حال کی بربادی پیش نظر کی و اس سلطنت
 بنانے کی صلاح ندی المتخص بصلح اراکین سلطنت و اشلیم متراض شاہزادہ اوس نواح کو ملک نہروالہ و گجرات
 و سونمات کا حاکم کیا خراج مناسب ٹھہرا اگر انکارت پرستی و اطاعت اسلام کا اقرار لیا اور قول فرشتہ یہ ہے
 کہ اوس وقت مصاحبوں نے کہا یہ و اشلیم تند مزاج و جاہل ہے مگر کشمیری فرماں روای اطراف سونمات
 عاقل ہے حضرت اوسے بلو ائین یہ ملک بھی مرحمت فرمائیں ارشاد ہوا اگر وہ باقیال فرماں و ارشاد ہوا اے منٹو
 ورنہ دوسرے حاکم نہر دست کو ملک مفتوحہ حوالہ کرنا عقل سے دور ہے الغرض و اشلیم متراض نے عرض کی کہ
 و اشلیم ثانی میرا عدو ہے جانی حضرت کے بعد یہ ملک چھین لیگا مجھے اندازہ کیا حضرت اوسے دفع فرمائیں
 یا گرفتار کر لائیں فدوی و جسے خراج سالانہ برابر خراج ذابل و کابل کے خزانہ عامرہ میں پونچھ لیا حکامات
 سر نہ پھر لیگا سلطان نے عرض اوسکی منتظر کی غزنین کی راہ لی راہ میں بیرم دیو و راجہ اجیمہ و جاٹوں نے
 فوج بیشمار سے مقابلہ کیا سلطان نے فعلیتاً وہ درہ چھوڑ کر ایک زنا دار و افتکار کو لیکر سندھ کے جنگل
 ملتان کا رہتے یا پھر پنج میں غلیقہ القادر باللہ کا نامہ مع خطاب و القاب سلطان پاس آیا اوس میں
 کشف الدولہ و الاسلام لقب سلطان محمود و شہاب الدولہ جمال الملت خطاب امیر مسعود و جلال الدین و جمال
 امیر محمد کا القاب و عند الدولہ و عیال الملت امیر یوسف کا خطاب تحریر پایا بعد اس کے چھری میں جاٹوں کی فوج
 کی بے ادبی وقت معاودت سونمات کی مراد ہی پھر شکستہ چھری میں و اشلیم ثانی کو گرفتار کر کے
 غزنین میں لائے اور شکستہ چھری میں حب ترکمان سلجوقی دریا سے امویہ سے فساد کرتے ہوئے
 و سنائین اور آئے سلطان نے امیر طوس ابو احرب ارسلان کو ادھر روانہ کیا پھر خود بھی امیر طوس کی مدد
 اول ترکمان بعد مرگش ان و امیر طوس کو دیکھ لیا اور ولایت ری و اصفہان امیر مسعود کو دی خود غزنین

راہ لی اس عرصے میں دیشلیکم قراض نے بعد فراغ بندوبست کے خزانہ و ہواہرات تندر سلطان کر کے
 دیشلیکم ثانی کو طلب کیا سلطان نے بھیجا دیشلیکم قراض نے حسب رسم اوس زمانے کے قریب ٹھکانہ
 کے ایک قید خانہ تک و تاریک طیار کیا اور ایک روز دن دانہ پانی پونچھانے کا رکھ دیا پھر سحطت آفتاب
 شہر کے باہر آیا راہ میں شکاکھیل کرتا زنت آفتاب سے گھبرا کر سمجھ رہا تھا کہ چہرے پر لٹیا دھت کے سایہ
 میں لیٹا خوراسو گیا کو سخت ہو گیا کسی جاوڑ شکاری نے گوشت کے دھوکے میں چبھار کر کو کر کیا زندہ درگور
 کیا اوس زمانے میں ہندی جس حاکم کے بدن میں نقصان پاتے تھے اطاعت سے سر پھرتے تھے
 القصد اس عرصے میں دیشلیکم ثانی کی گرفتار آفا فوج ہند نے فتح الجہم پار حاکم بنایا دیشلیکم ثانی نے حسب
 رواج اوس عہد کے دہی طشت و آفتاب دیشلیکم قراض کے سر پر کھڑکھراہ پیادہ دوڑایا اور اوسی محل میں
 قید کر کے دانہ پانی حسب ستور پونچھایا **حیث** آن سرور عاقل و خرمندہ اقتدار دان چہی کہ نوکند
 اور تاریخ فیروز شاہی کلان میں آیا کہ جب سلطان نے سونات سے کوچ فرمایا ایک زاردار و افکار جنگل کی
 راہ سے ماہر ہوا پیچھے لشکر ہوا ایک شبانہ روز پانی بنایا سلطان نے فرمایا اوتھیں یہ کون سرزمین ہے جہاں
 پانی نہیں ہے جواب دیا کہ ہم نے سونات پر اپنی جان کو قربان کیا تمکو اس سیابان میں سہر گردان کیا تمام عمر
 راہ دنیا و گے تھر کر کر پیا سے مر جاو گے سلطان کو غصہ آیا اوس ناری کو جنہر میں پونچھایا لشکر نے وہیں
 کر کھو کر بستر لگائے شب تاریں حضرت اقدس اعلیٰ تنہا لشکر کے باہر آئے نماز عشا کی ادا کی پھر دگاہ بادلی سطلت
 میں یہ دعا کی اسی حاقی انس جان رہنا ہے گر بان ایک دین بد انجام غول صفت دشمن اسلام نے
 دشت ویران میں گمراہ کیا لشکر تباہ کیا اپنے حبیب کے صدفے سے دو گاری فرما صراطا یتیم
 دکھا پھر تاج شاہی اوارا رہر کمال کو پکارا سجدے میں سر جھکایا تیر دعا بدت اجابت پر پونچھایا پھر رات کے
 بعد شمال کی طرف لکھ نور منو دھوا خضر ہوا محمود ہوا اوسی طرف کوچ فرمایا قدم بہت آگے بڑھایا جب متابی مرغ
 نے جل بجھ کر فرش چاندنی کا اودھنایا اودھنلکرا شمع شب کو بجھایا اور ہند وزن شب کو چوڑی زرتار ستاروں
 کی اوڑھاکر پردہ ظلمات مغرب میں سستو کیا اودھنر سبک سیر روزے افق مشرق سے لعل شب چراغ سکندری
 ید بیضا کر کے عالم کو پر نور کیا شمع کا فور صبح کی روشنی سے ظلمت دور ہوئی شب و یحور کا فور ہوئی جنگل شعلہ دی
 امین آئندہ تاری علی طور ہوا رحمت الہی کا ظہور ہوا رہت نظر آئی ظلمت سے نجات پائی پانی کا چشمہ پایا
 سجدہ شکر کا سجا لایا صاحب نفحات کا بیان ہے کہ یہ معرکہ جہاد کراست سلطان کی فوجی جب سلطان نے
 سوغات پر جہاد فرمایا حضرت خواجہ ابو محمد چشتی کو خدا نے خواب میں ہمراہ جہاد کرنے کا حکم سنایا حضرت
 خواجہ ابو محمد نے شتر برس کے سن میں ضعیفی کے دن میں مریدوں کے ہمراہ سلطان کا ساتھ دیا

بنس نفیس رجا دیا ایک روز مخالف غازیوں پر چڑھ آئے قریب تھا کہ لشکر شکست کھائے غازیوں نے جنگل جھاڑی کی آڑ لی تب خواجہ صاحب نے اپنے مرید محمد کاکو کو آواز دی پھر یہ کرامات دیکھی تھی بات دیکھی کہ محمد کاکو اسیا بان مجذوب نے پشت سے فورا لشکر سلطان میں اگر غنیمت کو بھگایا پھر لوگوں نے محمد کاکو کو قصبہ حشیت میں پایا کہ چنان تھوڑی کی بناڑ سے اقامتا ہر دیواروں پر مانتا ہوا درکتا ہوا کہ سلطان محمود کے ہمراہ جہاد کرتا ہوں مرشد کے حکم سے امداد کرتا ہوں یہ تو صاحب نقحات کا بیان ہوا اب تاریخ محمودی کی داستان ہے کہ جب لشکر سلطان بعد فتح سومات کے پھاگکھ مندل سرخ سومات کا لکڑی غزین میں آیا اوس بت کو سنگ استانہ درجاء مسجد بنایا مسلمان پامال کر کے مسجد میں جایا کرتے تھے غازیوں کو جلایا کرتے تھے غازیوں کو یہ امر ناگوار ہوا خواجہ احمد ذری کی معرفت یہ قول و قرار ہوا کہ دو چند خونا ہنسنگ اس پتھر کے لوہے حوالہ کر دو جب باجارت شاء سونا آیا خزانے میں پونہچایا پھر بت کے طلب کیا ہوئے سلطان اوس وقت مکہ تھے نیراموئے مجلس امین اگر سالار مسعود سے غلامت میں بت دینے کا مشورہ کیا آپ نے جواب دیا بسم اللہ جو عمری بادشاہ مگر آج قوت دیکر سونہ لکڑی کا فزائے قیامت میں کیا کیجیے گا جب روز حشر کا آئے گا پورے عالم فرما لگا آذرت تراش کو ملے اور محمود بت فروش کو ہمراہ لاؤ اوس وقت کیا قیامت ہوگی حشر میں قیامت کی ندامت ہوگی کوئی سہی و سفارش کام نہ آئیگی محنت برباد جائیگی فتوح و سپاہ رشوت و فساد روپیہ پیسا کوئی نہ بچائیگا ایک خلقت کے سامنے اسلام میں قیامت کا ثبوت لک جائیگا بادشاہ یہ سنکر بھڑک گیا بدن میں عرق آگیا سالار مسعود کو چھاتی سے لگایا مگر جب خاک اللہ لکھ فرمایا حیران ہوں کیا کروں وعدہ خلائی شان شاہی سے دور ہوں اور ایسا سے وعدہ میں اسلام کا قور مجھ سالار مسعود نے فرمایا خود وعدہ خلائی نہ کیجیے بت مجھے دیجیے جب وہ سنگدل امین حضرت فدوی پاس روانہ فرمائیں ہم سمجھ لینگے حضرت تک آنے نہینگے سلطان نے فرمایا بتر ہمارے چھاتی کا پتھر اٹھاؤ کھو اس عذاب سے چھڑاؤ جب بت سلطان اشدہا کے کفش خانے میں آیا فوراً انک کان کا لکڑی چونا بنایا کچھ مندل میں ملایا کچھ پانی میں بھگایا جب بت چوڑی ہمراہ خواجہ احمد وزیر کے اگر سلطان سے بت طلب کیا سلطان نے جواب دیا کہ قور مسعود کے پاس جاؤ اے آؤ خواجہ احمد اس رمز کو سمجھو اللہ ان لایچھتھان لکھ مال گیا عمر مکہ جب غول بت خدمت سالار میں آیا حضرت نے ملک نیکیخت سے فرمایا انکو بڑی تعظیم سے بھجائو مندل دیان لاؤ وہی مندل سید لاؤ اوسی بزرگ کے پان آئے کسی نے پان کھا۔ کسی نے کسی نے مندل کا قشقہ بنایا قورش ہو کر لکایا پھر بت طلب کیا ملک نیکیخت نے جواب دیا کہ بت پاس چلے ہو پان میں اوسی پتھر کا چونہ کھا چکے ہو اور مندل میں

بھی تبرکاً ملایا جس کا کھانا کھایا پھر نو سو پیران ہوئے نہایت نشان ہوئے کوئی متعصب نے کرنے لگا
 کوئی پٹ مار کر مرنے لگا گریان و نالان خواجہ احمد وزیر کے پاس آکر سب ماجرایاں کیا کہ سالار سعود نے ہمارے
 چونا لگایا دہرم لیکر مسلمان کیا اوسکو طیش آیا وزارت سے ہاتھ اٹھایا اور فتح لکھنؤ وغلاہ کہ تم جاؤ ملک میں
 غدر مچاؤ تاریخ فرور شاہی کلان میں تحریر ہو کہ بھلا سالار ساہو و سلطان الشہداد و کار نمایاں سلطان
 ظہور میں آئے جسکی وجہ سے محمود غازی کہلائے ایک راسے جی پال چنست پانہ کے مندرون کو سار
 فرمانا مہندین مسلمانوں کا بھانا مسجیدین بنانا دوسرے فتح ملک نہروالہ و گجرات اور جہاد سومات قطعہ
 کعبہ و سومات چون افلاک و شہر محمود و محمد پاک و دین زکعبہ تباہ و بون انداخت و وان نکرین سومات
 راپردخت و الفصہ جب بت کو چار پارہ کیا قدرت خدا کا نظارہ کیا اوسمیں جو اہرات قسم زمر و اول گاہنا
 بھرا تھا مال بے انتہا بھرا تھا پھر ایک کھنڈا اوس سنگ کا سنگ آستانہ جامع مسجد غزین کا بنایا دوسرا
 در کو شک سلطنت پر لگایا تیسرا مکہ معظمہ روانہ کیا چوتھا مدینہ منورہ کو بھیج دیا اور اب بد فتح کابل کے حکام فرنگ
 دہی بھاگ سلطان فتح دہلی کے تھریسے اٹھارہ قلعہ اکبر آباد میں لکھنؤ کا شہر سلطان سالار ساہو کی باہر دہی ہند پر
 فتح پائی سالار سعود کی جو اندری سے سومات کی ظلمت مٹائی اکثر امراے مددہ و ارجیل القدر سالار ساہو
 اقبال وادر تھے اور خود امیر لشکر تھے جس ملک پر سلطان نے فتح کشی فرمائی سالار ساہو کے لشکر نے فتح پائی
 تاریخ محمودی میں حال عد و خواجہ احمد کا مفصل مسطور ہو اور اقسام کے مقدمات کا بھی مذکور ہو اگر تسمہ اوسکا
 بیان لکھنے میں آئے کتاب طویل ہو جائے فقط سالار سعود کی شرکت کے باعث سے یہ مسو کہ مختصر لکھا

وریکہ کچھ ضرورت تھا

اب سلطان الشہداد نے سلطان محمود سے رخصت ہو کر ہند کو کوچ فرمایا
 راہ میں سالار ساہو کی ملاقات کر کے آگے بڑھ کے دھینہ غیب پایا پھر

ملتان کی راہ لی اجودھن فتح کی

ہوا کے گھوڑے پر کیت قلمی حال روانگی سلطان الشہدایں یون تیز قدم ہو کہ خواجہ احمد سلطان کا محرم راز
 عرصہ سے وزارت پسر فرماتا متر دان سرحد سے بھی ساز تھا اوسکے بیدل ہونے سے انتظام ملک میں
 فقیر پڑ سلطان کو مصلحت دیکھنی کہ حاضر و پڑا کر وہ بخوف سلطان بیدلی سے کام کرتا تھا لوگری کا نام کرتا تھا
 ہر دم ہی کہتا تھا کہ سالار سعود کے دیکھنے سے بدن میں آگ لگ جاتی ہے طبیعت سخت گھبراہٹ پر

سلطان جب عازر آئے سالار مسعود سے تخلیکہ میں زبان پر لائے کہ خواجہ احمد وزیر سے جھگڑا ہمارے کام میں قصور کرتا ہے انتظام میں مقرر کرتا ہے تم فی الحال کاہیلہ کو والدین پاس جاؤ سیر و شکار میں دل بہلاؤ ہم بتدریج بطور خود پہلے ملک کا انتظام کرینگے پھر اسکا کام تمام کرینگے امیر خنگ مہیکال وزیر ہوا گاہ موزی امیر ہوگا پھر مہکوا اطلاع کرینگے بلا لینگے اور میری جان لطف سے کہی طرح کا اور خیال نہ کرنا یہ آخر صلیو امیر اسکا ملال نہ کرنا سلطان الشہد اسنے فرمایا اوقتی یہی مصلحت ہے مگر کاہیلہ میں رہنا حماقت ہے میں نہد میں جہاد کروں گا مسلمانوں کو آباد کروں گا چندے سیر و شکار میں دل بہلاؤ گا پھر حضرت کی خدمت میں آؤں گا بادشاہ بہت اسرار کیا مگر آپ نے کاہیلہ جانے سے بعد انکار کیا دوسرے روز نہد کی طرف لشکر روانہ کر کے خود سلطان پاس آئے خرق رخصت زباں پر لائے سلطان محمود بڑی خاطر داری سے پیش آئے وقت رخصت کے پانچ گھوڑے عراقی اور دو ہاتھی مست مرحمت فرمائے اور بہت نگین ہوا کہ بہت مختص خاص سالار سا ہو کو فرمان تحریز کیا یہ جھٹھون لکھ دیا کہ صلیو چند روز کے واسطے فرزند مسعود کو آپ کے پاس بھیجا ہے مگر ارادہ اٹھا نہد کا پھر تم راہ میں روک لینا آگے بڑھنے نہ دینا ہم چند روز کے بعد بلا لینگے خفاہ میں منالینگے اکھاصل جی سلطان الشہد نے شہر کے باہر مقام فرمایا اسی روز پیش خیمہ آگے بڑھایا اس وقت انہران لشکر شہر بار سلطان ملال ترکان جہار اقر باہمی سید سالار سفارت سے بیزار ہوئے مشاہدہ جمال جان آرا کے علی بکار ہوئے دہشتا ملازمت کو آئے یہ زبان پر لائے کہ خواجہ احمد وزیر کی عداوت سے حضرت اس شہر کو چھوڑنے میں ہمارا پرورش سے منہ موڑتے ہیں ہم حضرت کے ہمراہ ہیں حضور ہمارے بادشاہ ہیں سلطان کے اسلام کا حال ہم کو کھل گیا ایمان سلطان میزان عقل میں تل گیا غرض کہ سلطان الشہد نے سکوت ہمراہ یا صبح مشرق کی طرف کوچ کیا صاحب تیغ محمودی تحریز فرماتے ہیں صبح خبر سنا ہے کہ ہر شخص مشاہدہ جمال یوسفی سے شاد تھا صاحب وطن سے آزاد تھا گیارہ ہزار آدمی گھر بار عزیز واقربا کو چھوڑ کر وطن سے منہ موڑ کر ہمراہ ہوئے مقرب بارگاہ ہوئے ادھر فرمان سلطان جب سالار سا ہو پاس آیا پہلو ان لشکر نے مع ستر معلے آپ کو برسر راہ سلطان الشہد کے لشکر میں پونچیا یہ حیدر کما نہد کو نجاؤ کاہیلہ میں دل بہلاؤ سلطان الشہد کو منظور ہوا پہلو ان لشکر بھی مجبور ہوا کہ ہم بیان کیا بنا لینگے تمھارے ہمراہ جائینگے سلطان الشہد نے جواب دیا ابھی حضور کے ہمراہ جانے میں سلطان کو ملال ہوگا بسکوبی خیال ہوگا کہ خواجہ احمد وزیر کا کناہ پیش آیا سالار مسعود نے سالار سا ہو کو بھی بھجوا دیا دونوں نے سلطان سے بغاوت کی ہمت کی راہ لی حضور نے فرمایا کہ

ہمراہ تشریف نہ لیا میں خیمہ صبر و فرائین فدوی مامون جان سے بھی وعدہ کر آیا ہے کہ کیا سال کے بعد پلٹ آئیگا مگر فی الحال رفع کلفت و ملال خاطر کے واسطے ضرور جائیگا آخر سالار سا ہونے کا سیر کے رہنے

بصلمت جانی فرزند مسعود کی صلح مانی پھر چند امرا سے نامدار شجاع و ہزار آزمودہ کار بہت ہوشیار و عزیز و توانا
 ہم عمر سید سالار تھوڑے اور خزانہ و اسباب ہر قسم کا ہمراہ کیا خود کا ہیلہ کا ہستہ لیا وقت رخصت کے
 سرسلی کی بیقراری سے پہلو ان لشکر کی گریہ و زاری سے زمین کا جگر چاک تھا تمام لشکر ہلاک تھا ہر دم سو
 و در زبان تھا آنکھوں کے خون روان تھا عجب ملاطمت بہا تھا ہر شخص مصروف بکھا سحیح ہر جہلی سخت جگر
 مین جگر کڑے ہو جاتا ہر کچھ منہ کو آتا ہر جب یعقوب نبی سا اس صدر مین نور بھر کو بیٹھے یاد نور آ
 مین آنکھوں کو روٹھنے زندگی وبال ہو غور کیجئے دوسرے کا کیا حال ہو کثرت کجا سے ضیاء چشم
 مین فوڑ ہوا نور بصر فراق قرۃ العین مین دور ہو یا ان سلطان الشہداء جام مشابہ اتی سے سرشار کون
 مکان سے بے خبر احکام الہی سے خبر دار جو حکم خدایا تے عمل مین لاتے یوسف جمال تھے فرستہ خصال
 تھے حکم الہی کے لکھنے کی ایسی آیتیں آپ کی شان تھی عقل رسا جیران شعی ظاہر مین ہزاروں
 پرستار زینجا وار لاکھوں خدشکار جان شاربطن مین فرستے تا بعد اگر گوش دل توجہ الہام پروردگار ظاہر
 احکام شریعت مین درست جہاد پر حیت باطن مین شراب وحدت سے معمور تا مونی سے دور ظاہر مین نظم
 جلال سے اقربا باطن مین عالم صلح جلال و جمال سے ہزار اندر تقالے نے ذات باریکات کو اوصاف
 باطن سے آراستہ فرمایا تھا مجمع کمالات بنایا تھا القصبہ مصائب راہ کے جھیلے شکار کھیلتے ہند کو روان
 ہوئے کہین تیر سے شکار گرایا کہین باز جے کو اوڑایا ایک مقام پر نبی بات دکھائی جڑی کرامات کھائی
 باز دار نے باز کو اوڑایا شکار تو ہاتھ نہ آیا باز دخت پر بیٹھ کر ستانے لگایا تانبا دیکھا کر لپٹے لگا۔
 سلطان الشہداء بھی دخت کے سایہ مین آکر سٹلے تھوڑی دیر پہلے پھر مراقبہ فرمایا خزانہ غیب نظر آیا
 فوڑا سیدارون کو بلایا دخت گرایا چار ہاتھ زمین کھودنے کی نوبت آئی دولت لازوال پائی سبجان لہند
 جسکو اندر تقالے یہ صرف باطن دولت لازوال مرحمت فرمائے وہ سلطنت محمود کب خیال مین لائے
 اوس وقت تمام لشکر نے حضرت کی ولایت کا اقرار کیا خدا کے دوستوں مین شمار کیا پھر جیسے وہاں
 مقام کیا لشکر سستا یا آرام کیا ارکان دولت نے حسب احکام اوسی خوانے سے نہا ہر پیشگی دست بیم
 رفیق دلاور دن کو دیا اور شش شہابہ تمام لشکر کے بہادر وں کو دیا اور فوج جدید نوکر کھی تنخواہ چار تا
 پیشگی عنایت کی پھر ملک نیکبخت کو بلایا قیسہ مایا کہ ہمارے ذاتی چنے مین ایک صبا اس حجاز غریب
 نہ آئے فوج مین صرف کیا جاسے سبجان اندر بے انتہا صرف فرمایا پھر بھی حسد نہ بدستور پایا پھر وہاں
 سے خزانہ لیکر کوچ کیا راہ مین ساؤن غریب کو انعام دیا ہر امیر و فقیر سے بخلی محمدی پیش آتے
 تھے کلمات لطیف و طرفین فرماتے تھے غرا کو نقد دلوانا ساؤن کو کھانا کھلوانا ایک ایک جیلے

حاجت روائے عالم کی منظور تھی ایک مخلوق اس سخاوت و ہمت سے مسرور تھی فیض غامری و باطنی
 سے ہر شخص بہرہ مند تھا اخلاق محمدی سے خرسند تھا ہر ایمان چوکی اور علم و فہم و دست و پاں پر فہم
 کھاتے تھے حضرت ہر ایک سے کلمات سلوک و حقانی و نکات توحید ایسے فرماتے تھے کہ سب کو
 محبت الہی کا ذوق ہوتا تھا عبادت معبود کا شوق ہوتا تھا بعد نماز عشا کے جب حجے میں تشریف
 لے جاتے تھے اس وقت میان ابراہیمؑ کہ مزار شریف اور کا قصبہ کنوڑ میں ہی سر پر وہ مین وضو
 کو پانی لاتے تھے کوئی اور بار نہ پاتا تھا اگر وہو کے سے کوئی مصاحب جاتا تھا آپ علیہ مشاہدہ
 الہی سے پہچانتے نہ تھے ذکر خدا کے سوا سونا جانتے نہ تھے سبحان اللہ جہاد اکبر و صغیر میں قدم
 بقدیم پر و رسول خدا تھے ذوق و شوق مشاہدہ الہی میں لیتا تھے اکثر علماء ذی اعتبار مدبران
 خوش کردار عرض پیرا ہوئے یوں گویا ہوئے کہ جو بارہ ہزار سوار کا سردار ہوتا ہے شہر یار ہوتا ہے
 حضرت ہزاروں سوار چار کے سردار ہیں ہمارے شہر یار ہیں تخت شاہی پر جلوس فرمایا کہ گز سکھ پانا
 چلا میں ہرگز قبول نہ فرمایا یہی کلمہ زبان مبارک پر آیا تحت سلطنت مامون جان کو زیبا ہے اس منیعت
 کو خدا نے تبنیہ مشرکان کے واسطے بھیجا ہے کہ یہ یزید نکور ام کروں دتوت اسلام کروں مجھے عشق
 معبود میں ہے خرافات عالم فانی کی ہوس ہے اس سرگردانی سے یہی تنہا ہے کہ درجہ شہادت پاؤں
 مرا دو کو پہنچ جاؤں بیت مز جنس می وحدت کا پایا ہے غم دنیا و عقبے سب بھولایا ہے یہ جملہ تو تمام ہوا
 اب سب کو کہ جب لب دریائے سندھ مقام ہوا اسیر حسن عرب و اسیر بانیہ جعفر نے حسب اکمل پانچ ہزار
 سے شیوہ لور کا محاصرہ کیا اسے ارجن زمیندار کو بھگا دیا اسکا لکھ گھوڑوں سے دس لاکھ شہر فی
 اور سبب قیمتی ہاتھ آیا اسے خدمت شریف میں پونچیا حکم ہوا یہ تھاری پہلی بسم اللہ ہے اسکو
 تم کو صرف کرو پھر کشتیوں پر سوار ہوئے دریائے ہند کے مقام فرمایا اسیر و شکار میں لے بہلا
 ایک روز بیش طرب آ رہے کیا سبکو خلعت فاخرہ دیا افسران فوج سے ارشاد ہوا کہ ہمیں حسب مرضی
 خدا کی طرف سے یہ ملک امداد ہوا خواجہ احمد کی حکومت سے جدا ہے عبادت معبود کا فرما ہے ہمارے
 تجربے کی بات ہے کہ آدمی جب غیر کا محکوم ہوا مشاہدہ الہی سے محروم ہوا جب کیسوی ہو جاتی ہے خدا
 کی بندگی خوب بن آتی ہے محکوم ملک سے کیا شکار ہے محبت الہی دیکار ہے پھر پھرتان کو کوچ فرمایا شہر کو
 آمد دوبارہ فوج سلطان محمود سے ویران پایا زیندار کا رہے انکپال نام تھا خطہ آج میں مقام تھا
 وکیل اس کے حاضر رائے زبانی پیام لائے کہ ملک بیگانے میں بے باکانہ چلے آنا متا سبائین
 بہت زبون ہوگا مفت میں خون ہوگا اب بھی راہ پر آؤ چلے جاؤ حضرت نے سبکو خلعت عطا

حضرت کر کے یہ جواب پیام دیا ملک خدا کا ہے منبر کے کا اجارہ کیا ہے ہم سے جلا مجد اسد اللہ الغائب علیہ السلام
 شکر کہ غزین کو زیر کر کے تہ تشہیر کر کے وحدانیت خدا پر لائے ہیں شریعت محمدی کے طریق بتائے ہیں
 ہم اوحین کی اولاد ہیں مستعد جہاد ہیں اگر تم دین اسلام اختیار کرو کفر سے انکار کرو بہتر ہے دین
 تیغ محمدی الشکر الخ ضرور ہو رہو شہید ہو رہو ہم آتے ہیں دم میں ظلمت کفر مٹائے ہیں جب وکھانے
 رائے انگپال کو جواب پیام سنایا وہ غصے میں آیا یہاں ایسے حسن عرب و ایسے بارید جعفر و ایسے
 نرکان و ایسے تھی و ایسے غیر و عمر و ملک محب جچہ در جہار آزمودہ کار نے حسب احکم خندہ سوار سے
 قصبہ آج کا محاصرہ کیا انگپال کو گھیر لیا پھر بصر جم کر خوب لوہا برسایا خون کا دریا بہلایا بہت بیدین
 جنم و اصل ہوئے غازیوں کو بھی رتبہ شہادت کے حاصل ہوئے آخر کا یہے انگپال میدان
 سے فرار ہوا ہر تہا ہر مال غنیمت پاکر زردار ہو پھر سلطان الشہد کو نوید فتح سنائی ہر ایک نے
 خلعت و ہنام سے حسب ریاقت اہر و بانی چار بیٹے برسات بھرتان میں مقام کر کے جاڑون
 اجودہن کو کوچ کیا ٹھنڈے ٹھنڈے فتح کر لیا یہ فوج بہت آباد و دلکش تھی خوش آب و ہوا تھی

سال بھر لشکر تیا پھر دلی کوچ منہ یایا

بعد تشریف لائے سلطان الشہد کے غزین کا مختصر بیان ہے خواجہ احمد
 کی گرفتاری کی داستان ہے پھر سلطان محمود کا دنیا سے انتقال سلطنت
 محمودی کا زوال اولاد کی باہم لڑائی حاندان کی صفائی

قلم حوادث رقم حال سلطان محمود میں خون فشان ہے سولہ غزین کیوں نہ خوان ہے کہ جب سالار مسعود
 منہ کو تشریف لائے تھے پانچ رفیق سلطان محمود کی خدمت میں چھوڑ آئے تھے ایک سالار
 سیف الدین چھوٹے پٹیا اور سلطان اسلاطین می بختیار و سید اغر الدین غریز و اقربا اور ملک دوت
 شہنہ قدیم سلطان محمود اور میان رجب بندہ قدیم سیلو ان لشکر متحدہ خاص سالار مسعود یہ چار تو عہد
 جلیلی پر سر فزان تھے اور میان رجب خوش تدبیر انتظام جاگیر پرمتاز تھے مگر خواجہ احمد وزیر کو انکار ہنا لگو
 محتار آثار تھا پہلے میان رجب کو بے اطلاع سلطان جاگیر سے مغرول کیا عمدہ نکال لیا جب
 سلطان کی ضعیفی میں انتظام سلطنت سے طبیعت گھبرائی تھائی میں صحبت ملک آیا زکی پسند
 آئی پھر خواجہ احمد کی شرارت سے یہ پانچوں سردار زندہ ہو کر منہ میں آئے فوج جہاد ہرا لائے

دہان خواجہ احمد نے بادشاہ کو انواع و اقسام کی انیاد می زندگی تلخ کی صاحب رودتہ الصفا نے تحریر فرمایا کہ جب بادشاہ عاجز آیا قلعہ کاہہ لہجہ واقع ملک ہند میں خواجہ احمد کو اسیر کیا احمد حسین بن امیر خٹک یہ کائیل کو وزیر کیا خواجہ احمد نے قید میں جان دی عدم کی راہ لی اور تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ خواجہ احمد بن حسن ہیمندی نے اٹھارہ سال وزارت کر کے قلعہ کاہہ لہجہ میں تیرہ سال قید اور عثمانی عہد سلطان سعود میں رہائی پائی چندیے وزارت کو پھر انجام دیا ۳۳۰ھ ہجری میں انتقال کیا اس کا محل مبد و سال قبل شہادت سلطان الشہداء کے جب سال ۳۵۰ھ کا ہوا کہ اس میں گھبرائے سترک میں تشریف لائے اوس سال شب چشہ تیسویں ربیع الآخر ۳۵۰ھ ہجری کو پینیسویں سال جلوس اور ترٹھہ بسکی عمر میں سلطان محمود کا بھائی سلطان گلزار ام سکین ہوا عین بارش میں رات کو قصر فرہ و فرہ غزنین مدفن ہوا ۴۰۴

قطع تاریخ

حضرت محمود غازی غزنوی	واقعہ سرالندہ الصمد	شہنشاہ خاندان سال ۳۵۰ھ	زور قم مقبول درگاہ
-----------------------	---------------------	------------------------	--------------------

۴۲۱

ایضاً اردو

جنت کو گوجہ شاہ محمود	غلام شاہ کے قید	تاریخ وفات عسکریات	لکھنؤ صحت دہائی ۳۵۰ھ
-----------------------	-----------------	--------------------	----------------------

تاریخ فیروز شاہی کلاں و تاریخ فرشتہ میں تحریر ہے کہ بعد سلطان محمود کے جلال الدین جمال الملک سلطان چھوٹے فرزند نے گورکان سے اگر حسب وصیت پدرت غزنین پر جلوس نہ پایا تہاب الدین جمال الملک سلطان و شہید رہا تو ام کو شک آیا عراق سے چڑھ آئے لشکر جبار لائے میان انبران فوج غزنین کو باطن میں سلطان سعود شہید سے اتفاق تھا سلطان محمد سے نفاق تھا سلطان محمد کو فوج نے قید کر کے اندھا کیا سلطان سعود شہید کو تخت پر بٹھا دیا تھوڑے عرصے میں سعود شہید نے بدست ملک کا کر کے ملک حرامون کو ہلاک کیا قصہ پاک کیا چند سال کے بعد سلجوقی مقابلے پر آئے سعود شہید تین شبانہ روز لو کر تاب جنگ نہ لائے یہ غزنین میں اگر جان بچائی پھر خزانہ لیکر سند کو باگھدا و عثمانی لاہور کی راہ میں رہا مار کلا دیارے جہلم پر غلامان ترکان سند نے خزانہ لوٹ کر محمد بصیر سے متفق ہو کر سلطان کو دغا سے پکڑ لیا بیتا کیش برس آنکے سن میں شہید کیا سلطان محمد بصیر کو دوسری باخت پر بٹھایا تو سال نواہ و ہر وایت بارہ سال سعود شہید نے سلطنت کر کے چندے قید اور تھاکر ۳۵۰ھ ہجری میں درہایت ۳۳۰ھ ہجری میں درجہ شہادت پایا میان ابوالفتح قطب الملک شہاب الدین امیر مودود بن سلطان سعود شہادت پندے آگاہ ہوئے ۳۳۰ھ ہجری میں تخت غزنین پر جلوس فرما کے بادشاہ ہوئے اوس سال سلطان محمد بصیر کو مع احمد مجبوظا و نئے پسر خفانی مزاج کے ہلاک کیا

خون پیر کا بلالیا اور ترک و غما بازوں کو گرفتار کیا فی النار کیا اور مودود نے بھی دوسال سلطنت کی ۴۲
رجب ۳۵۶ ہجری میں رحلت کی بعد ابو جعفر مسعود بن سلطان مودود طفل چار سالہ کو ۵ رجب ۳۵۶ ہجری
میں علی بن بن سیم خادم نے بطبع حکمرانی خود تخت پر بٹھایا مگر چھ روز غرہ شہبان جمعہ کو ابو حسن علی بن مسعود
باعزت پاستنگین حاجب کے اسے تخت سے اتار کے خود جلوس فرمایا بعد دو سال سلطنت کے ۳۳
ہجری میں بن الملت سلطان عبدالرشید بن محمد کھول و بروایت عبدالرشید بن سلطان مسعود کے مقابلے
سے بے لڑے فرار ہوئے سلطان عبدالرشید ایک سال و بروایت ڈھائی سال سلطنت کر کے
مطلزل کا فرغت غلام سلطان محمود غزنوی کی شقاوت سے مع نوشہرہ دون کے شہید تیغ ابد ہوئے
آخر ایک ترک مجذوبی توشنگین نام نے غزنین میں آکر امراے غزنویہ سے ساز کر کے نور کے دن
بعد چالیس روز کے عین تخت پر طرل کا بھی سرا و تارا سترے نکھڑی دیکر کتے کی موت مارا پھر حال الدولہ
فرخ زاد بن مسعود و بروایت فرخ زاد بن سلطان عبدالرشید حکمران ہوئے اور چھ سال بعد ۵۶ قلعہ شہ
میں راہی گنڈار خان ہوئے بعد ان کے ظہیر الدولہ سلطان ابراہیم بن مسعود غزنوی اکتیس سال فرمانروائی
کر کے ۵۶ ہجری میں حیات کی و بروایت بیالیس سال ۵۶ ہجری تک سلطنت کی پھر علاء الدولہ مسعود
بن ابراہیم نے پندرہ سال ۵۶ ہجری تک کامرانی فرمائی بعضوں کا قول ہے کہ کمال الدولہ شیرزاد نے
بعد اپنے پدر کے ایک سال سلطنت کر کے ۵۶ ہجری میں اپنے حقیقی بھائی ارسلان شاہ سے لوکر
شہادت پائی اور بعضوں نے بعد علاء الدولہ کے سلطان الدولہ ارسلان شاہ بن علاء الدولہ کا تیس سال
سلطنت فرمایا پھر مغز الدولہ بہرام شاہ اپنے بھائی سے لوکر تیس سال کی عمر میں شہادت پانا تحریر کیا
اور مغز الدولہ بہرام شاہ کا خاندان غوری کے جھگڑوں میں گرفتار ہو کر قطب الدین غوری کو ذوق و کرم قتل کئے
قطب الدین کے سلطنت کرنا لکھیا مگر سیف الدین براء قطب الدین نے بہرام شاہ کو نکال دیا غزنین
پر قبضہ کیا بہرام شاہ نے اہل غزنین سے ملکر سیف الدین کو گرفتار کیا رو سیاہ کر کے بعد تشریف کے سرکاشیا
پھر علاء الدین سیف الدین کے بھائی نے بعد قتل دولت شاہ بن بہرام شاہ کے بہرام شاہ کو سند تک
بھگا دیا بہرام شاہ نے پچیس سال سلطنت کر کے ۵۶ ہجری میں غزنین کے غم میں انتقال کیا
علاء الدین غوری نے غزنین میں جلوس فرمایا اور خسرو شاہ بن بہرام شاہ نے لاہور کو دار السلطنت بنا کر
کئی اور صوبہ پر دخل کیا سات برس سلطنت کر کے ۵۶ ہجری میں رحلت کی پھر خسرو ملک بن
خسرو شاہ نے سلطنت لاہور کو خوب رونق دی اکثر صوبجات آباد اجداد اپنے پر قبضہ کیا مگر شہا الدین
محمد غوری نے چوتھے حملے میں بعد اٹھائیس سال کے فریب سے قابو لین لا کر ۵۶ ہجری میں

لاہور بھی لیلیا اب خاندان غزنین کا قصہ تمام ہوا ختم الملوک غزنویہ خسرو ملک کا نام ہوا ابتدا سے
سے لغات ۳۳۵ ہجری دو سو پندرہ سال تک اٹھارہ بادشاہان خاندان غزنین نے مع طفل سلطنت
فرمانی پھر غوریوں کی فوج آئی غرض کہ جب سے سلطان الشہداء نے غزنین کو ترک فرمایا ایک نہ ایک
قتور برباد ہوا آخر ذوالایا اور بعض نادان سلطان سعود شہید کا نام تواریخ میں دیکھا کہ سال ۵۸۰ ہجری
میں سید سالار لکھنوی نے ہین یا ونگے خیال خام میں وہ بادشاہ غزنین تھے یہ خاصہ رب الانام میں
۹۰ سال صرف غزنین کی بادشاہی ہی فرمان روائی ری بیان سلطان الشہداء ایک عالم کے ظاہر
و باطن میں شنشناہ ہین شہیدوں کے جاے پناہ ہین حشر تک نام روٹھن رہے گا نزار شریف
رشتک ہشت گھاشن رہے گا

سلطان الشہداء کا دہلی فتح فرمانا اور میرٹھ کی راہ سے قنوج جانا

شہسواران لشکر اسلام نثار فتح دہلی پر قلم کی چوب لگاتے ہیں صریحاً یہ سے یوں صدہ شادی
سناتے ہیں کہ اوس زمانے میں راسے مہیال دہلی کا شہر بار تھا صاحب فیل و جہاز تھا یہاں تک
کہ سلطان محمود و سالار سامو نے جب لاہور کو دارالاسلام کیا دہلی کا حوصلہ نہ بڑا چھوڑ دیا مگر سلطان الشہداء
نے سیرکنان قریب دہلی کے پڑا و کیا اور ہر راسے مہیال نے قنوج کا جوا کیا و چون لشکر میں چند کوس
کا فاصلہ تھا دن بھر باہم مجاہدہ تھا شام کو پڑا و پر جاتے تھے صبح اٹھتے تھے بعد ایک ماہ و چند
روز کے سلطان الشہداء نے خدا سے فتح و مدد کی التجا کی فوراً ہر کاروں نے یہ خبر دی کہ سلطان سلطان
نہی بخت سوار و سالار سیف الدین و میر سید اغا الدین عرف میر سید عرب و ملک دولت شاہ و میان جب
خواجہ احمد بن حسن ہندو کی شہرت سے روزگار ترک کر کے قنوج جہاز غزنین سے لائے آتے ہیں ب
سردار سامنے آئے سلطان الشہداء کے چہرہ مبارک پر سجالی آئی قنوج مہیال پر اودا اسی چھائی پاتے
ثبات میدان سے اوکھڑ گئے زندہ در گور ہو کر زمین میں گر پڑ گئے منہ نوچنے لگے راہ گزیر سوچنے لگے
غرض کہ چالیسویں روز ہر دو لشکر میدان میں آئے اور سلطان الشہداء شرف الملک کے ساتھ نیچے
کے باہر تشریف لائے راسے گویا لیسر رہے مہیال بد خصال گھوڑا اودھا کر سامنے آیا حضرت پر
گزر لگایا یعنی مبارک کو نہی کر کے دو دندان مبارک کو شہید کیا شرف الملک نے گویا لکھنوی سے
فورا مار لیا حضرت وہ زخم کاری خیال میں نہ لائے رومال زخم پر باندھ کر میدان میں آئے کڑی گھوڑا
لاٹائی ہوئی صفوں کی صفائی ہوئی بہت سنگ دلوں نے جنم کا رستہ لیا اہل اسلام نے بھی جام شہاد

پناہ دوسرے روز جب نقارہ جنگی پرچوب لگائی میر سید اعز الدین نے نیزے کا پھل گردن پر کھاکر شہادت
 پائی سلطان اشہد کو بڑا مال مواہدہ نہال ہوا پھر خود گھوڑے کی باگھی کی شجاعت کی داد دی غنیمت
 دھاوا کیا چار طرف سے گھیر لیا مخالفین تاب مقابلہ نہ لائے بھاگتے نظر آئے سنگدل بت پرستوں
 نے پہاڑوں کی راہ لی پتھروں کی پناہ لی عقلمند پر پتھر پڑے آنکھیں پتھر میں فرسکوں بھاگے
 جاہلین گنواہین سرتابی کی سزا ملی دینی کی موت سے بھی نہ اس پتھری کی دوا ملی ضرب سنگین ششیروں سے
 خاک میں ملکر برابر ہوئے سنگ تربت چھاتیوں کے پتھر ہوئے گھر سے وہاں اور سری پال اور
 بیٹے نے منہ نہ موڑا میدان نہ چھوڑا ہمارے یوں نے کہا لڑائی بڑا کئی بھاگ کر پکٹی فوج کے چھکے چھوٹ گئے
 جگمگ ٹوٹ گئے پتھر چاؤا گئے جلکے دیکھ لینے اگر مرزہ من ایک کو بھی زندہ جانے نہ دینگے جواب
 کہ ہم میدان چھوڑ کر کہاں جائیں گے بھاگ کر کہ منہ دکھائیں گے القصد وہ تو پنجہ قصہ مین گرفتار تھے جہنم کے
 سزاوار تھے دونوں مارے گئے سزاوارے گئے چاکس روئے کے بعد دلی کو فتح کیا خزانہ بے شمار
 لیا اشتران فوج عرض پیرا ہوئے کہ کثرت دلی پر جلوس فرمائیے لڑا سکے چلائیے حضرت نے سخت نشینی سے
 انکار کیا پھر میر سید اعز الدین کو دفن کر کے مقبرہ عالی شان بنوایا مجاور مامور ہوئے فاتحہ وغیرت بدستور
 ہوئے اور میر بایزید جو کثرت ہزار سوار کا سردار کیا یہ حکم دیا کہ چھ ہزار سوار اور نو نام کر کے دلی کا انتظام کرو
 عدل و انصاف سے کام کرو کثرت خدا آرام پائے تم کو نعمت بجالائے اور میان رجب کو بوجہ تہذیب
 ہونے کے کو قوالی دی بہت مہربانی کی چھ مہینے دلی میں مقام کیا سبط رکھا انتظام کیا بعد ۶ مہینے کے اتوار
 روز یہ خطبہ کی راہ لی حکام میرٹھ نے جان کے خوف سے اطاعت قبول کی سفیر افغانی نذر لیکر استقبال کو آئے
 عرضداشت دیکر عبادت و صفت یہ زبان پر لائے کہ یہ ملک کے کار جو ہر حاکم فرمانبردار ہے حضرت نے ہمدردی
 فرمایا ممتاز فرمایا حضرت انکی آدمیت سے شاد ہوئے سفیروں کو خلعت اماناد ہوئے حکام کی تاج بخشی
 فرما کر فتح کو کچھ فرمایا سفیر راجہ فتح کا نذر لایا جب قریب قنوج لب گنگ اشکبار و زہوار راجہ بھی مع
 اپنے لڑکے کے نذر لیکر موجود ہوا اشتر طایر بانی ادا کی صفت و ثنا کی اور کہا کہ ہم حضرت کے غلام ہیں
 بندہ بیدام ہیں جب سلطان محمود کے خوف سے ہم پر تباہی آئی سالار ساہو نے دستگیری کر کے
 یہ ریاست دلوای حضرت نے راجہ کی آبرو بڑھائی میر بانی قبول فرمائی دونوں کو اسب خلعت
 عطا کیے جو اس گران بہادری پھر کشتیوں پر سوار ہو کر دریا پار آئے قنوج میں لشکر لے لائے راجہ
 دسل گھوڑے نذر لایا حضرت نے تعظیم سے برابر بٹھایا پھر خلعت رضعتی مع گھوڑا عنایت کیا
 رست رسانی کا بتا یکہ تمام حکم دیا

سلطان الشہزاد کا سترکھ میں تشریف لانا رفیقوں کو صوبجات پر مامور کرنا
مہنجی تیار کی شہادت حجام کی شرارت ناخنگیر زہر آلودہ نذر لانا حضرت کا صندہ
اوٹھانا پھر سترے کا اس پنج سے کاہیل میں حلت فرمانا آتش غزنین جانا

سلطان الشہزاد بعد چند روز کے روہنزل ہوئے دس دن میں براہ بیج آباد سترکھ داخل ہوئے
اوس زمانے میں سترکھ و بہرائج بہت آباد تھیں فوازی کی کثرت ناف بہت مشہور تھا سیکڑوں مند
ہزار ہا بندہ و رنگور تھا سلطان الشہزاد کو آب و ہوا یہاں کی پسند آئی تھار کا گاہ مقبول پانی سترکھ
میں مقام کیا جا بجا فوج بھیجے کا انتظام کیا سارسیف الدین و میان رجب کو تو ال کو بہرائج روانہ کیا
اوسے کو بجایے پدمعدہ کو تو ال دیا یہ لڑکا اگرچہ عمر میں کم تھا مگر اسطونان فخر ستم تھا جب دونوں فہر
بہرائج آئے غلہ پناہ سخت گھبرائے حضرت کو عرضداشت کی قطع غلہ کی اطلاع دی حضرت نے تمنا
نام جو دہری سدہ ہر اور زہر نام جو دہری ایٹھی کو طلب فرمایا دلاسا دیکر یہ حکم سنایا کہ تم بغیر غت
کھیتی کرو جو احتیاج ہو سکر اسے لوتھا دی دو اور کچھ نقد سے لیجا اور غلہ بہرائج پونجا و سب نے
عرض کی ہم پہلے غلہ لے آؤں گے پھر روپیہ لیجا و نیگے حضرت نے عطا واپان خلعت و انعام دیکر حضرت
کیا اور نقد پیشگی مرحمت کر کے کہ مدیا غلہ جلد لانا دیر نہ لگانا اور ملک فیروز عمر کو گذر سرباس پر روانہ
کیا غلہ سانی بہرائج کا حکم دیا پھر سلطان السلاطین میں بختیار کو نائب کر کے ملک فرودست کی حکومت
دی یہ نصیب کہ جہان مانا خلق محمدی سے پیش آنا پہلے گراہوں کو سمجھا تا عراط استقیم بر لگانا
اگر اہ پر آئیں امان پائیں اور جو نہ مائیں برا جہانین فوراً جہاد کرنا تباہ و برباد کرنا جاؤ خدا انکے جان چڑھ کر
آخری ملاقات کا سامان تجویہ فرما کر سینے سے لٹالیا گلے لگا لیا زار زار رونے لگے بے قرار ہونے
لگے فرمایا کہ اسنا سماعت فرمائیے دل کو صاف فرمائیے اوس وقت لشکر میں ایک حصہ بچا تھا
مہنجی تیار کی رضعت کا غل مچا تھا سجان امد کیا خا صان خدا تھے اوسکی راہ میں خدا تھے ملکوت
جہالت بندہ سے مٹائی اپنی جان گواہی القصہ مہنجی تیار نے اکثر ملک فرودست کو فوج کیا شہر کا نورین
شریت شہادت پیا فرار آپ کا کافورین مشہور ہے رحمت خدا کا ظہور ہے حاجت مند چادین چڑھاتے ہیں
بدریہ روج پر فوج خدا سے مرادین پاتے ہیں سلطان الشہزاد نے جب خبر شہادت پائی نصف
ماتم بھیجی اپنی خدمت سے سرکار رہا تمام لشکر سوگوار رہا اور امیر حسن عرب مدد میں مامور ہو

میر سید علی معروف سید اغر الدین گویا یومین آئے لالی پر مشور ہوئے۔ ہر ایک ملک آدم غازی اس کے
 ذلی حضرت کے اوستاد نے لکھنؤ میں جہاد کیا قریب بازار راجہ کے صحبتیا باغ میں خائے مرتد آباد کیا
 اور ملک فیض کو بنارس دیا خود بدولت سرکھ کا انتظام کیا ایک مزد و سفیر بایان کو وہ ملک پور و فرین
 و چند لکام پر سحر ہو یہ لیکر آئے پیام زبانی لائے کہ ہماری کتابوں میں مسطور ہے جس سے یہ ملک محمود عیسیٰ
 غیر ملک کا تاجدار آیا نہیں مسلمانوں نے دخل پایا نہیں سکندر رومی نے البتہ حوصلہ کیا کچھ کچھ جھگڑا ہو
 قبیح پر لڑائی ہوئی فتح کیا کیکہ ہندی سے صلح کر کے خراج لیا سلطان محمود نے اجیر گوت قبیح تک صاف کیا
 اس ملک کو صاف کیا تم کیسے بے باکانہ چلے آئے کچھ خوف دل میں نہ لائے ہلکے ہماری بزرگ زادگی کا
 خیال ہے فقط یہ مال ہے کہ ستے سالار سا ہو کا نام ہے بعد بھارے قصہ تمام ہے ہم ٹولا کھ تلواریں کے مختار ہیں
 سوا ہمارے یہاں اور بڑے بڑے سردار ہیں ہکو نہ ستاد چلے جاویں سکندر حضرت کو طیش آیا یہ فرمایا
 و لگام پائی لیجا و سحر و جادو کسی اور کو دکھا و اگر تم صد ہو کر نہ آؤ بے ادبی کی سزا یہاں یہ ملک خدا ہے جس کی تلواریں
 قبضہ و اسکا ہے بیت عروس ملک کی لنگر گزشت کہ بوسہ بر لب شیشہ اوردی ہم یہاں کچھ سیر کو
 نہیں آئے ہیں جہاد پر قدم بہت چائے ہیں یہاں دین محمدی کو رواج دینے کے خیر و خراج لینے کا نقش کفر
 کو بھجائے اسلام کا ڈنک بجاینگے بیت اگر مردہ سستی میدان دیا زماہر کا ملک بٹ بند
 قاصد پھر آیا مٹا لکھنؤ کو سنایا کہ یہ لڑاکا اگرچہ نور دسال ہے مگر جری کما اہل ہر تیرے ڈوب ہیں لشکر عیسیٰ
 ہیں بھاری ٹولا کھ فوج سے نہ ڈریں گے دم میں فتح کریں گے یہ سنکد وہ میران ہوئے سر سبز و پریشان ہوئے
 ایک حجام بولا کیون خوف کھاتے ہو ڈرے جاتے ہو یہ کون بڑا کام ہے ایک ناخن گیر سے ترکی تمام ہے غرض کہ
 حجام نے شہادت سلطان الشہد کا بیڑا اوٹھا کر سواشر فی انعام پایا ناخن گیر زہر آلودہ بنا کر نذر لایا حضرت نے
 فرمایا تو کون ہے کمان سے آیا کما قدیم سے مسلمانوں کا سیرانی کلماتا ہوں اب سنکد لو کی چوٹی پکڑ کر
 سوتہ کھاتا ہوں چوٹی او کی غلام کے ہات میں ہے ہر وقت مونڈنے کی گھات میں ہے جب موقع پکار صد کرنا ہوں
 چوٹی پکڑ کر چاندرا کر کچھ ہے ہی ہر تار ہوں حضور میں روزگار کو آیا ہوں ناخن گیر نذر کو لایا ہوں حضرت نے
 ناخن گیر کو لے لیا دواشر فی دیکر حضرت کیا وہ خوش خوش گھرا یا اپنے نزدیک کام کر آیا حضرت نے ایک روز
 اسے اوٹے ہاتھ کے ناخن پر لگایا بڑا صد بردا ٹھایا اونچی بل گئی تیزی سے کھال چھل گئی چہرہ زرد جم
 پسینے میں تر ہوا زہر کار گر ہوا ضبط کیا نوس کا لٹیتے ہی غش آیا لوگوں نے زہر ہرہ پلایا امیران لشکر پر گرد
 پھیرے تھے زمین پر گرنے تھے جان و دل سے نثار تھے نہایت سوگوار تھے لشکر میں شہر بہا تھا ہر
 مصروف بکا تھا کچھ دیر کے بعد سیت زایل ہوئی صحت حاصل ہوئی غسل کر کے صدقہ دیا دوا انعام

میں جلوس کیا لشکر میں جان تازہ آئی سر نو زندگی پائی اللہ تعالیٰ مصور ازل نے عجب حسن و جمال نعم و رحمت
 بالکلیں صفات صوری و معنوی سے آراستہ کر کے اخلاق محمدی سے پیراستہ کر کے دولت سرمدی عطا فرمائی
 تھی یہ تصویر دست قدرت سے بنا کر صنعت دکھائی تھی اپنے عہد میں لائے تھے حیران بہزاد دہائی تھے
 آسپہر سنکر ان گونسار کو رہا بطن بد اطوار یہ جمال جہان آرا دیکھ کر ولایت پر ایمان نہ لائے بمصداق
 مکتب فضل اللہ فلاکھا دی کہ بر سر مقابلہ آئے بحکم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم و علی
 اوسنے حسب حال تھاہر کمر باطن بد حصال تھا صاحب مرات مسعودی فرماتے ہیں اپنی داستان
 سناتے ہیں کہ ایک بار ابتدائے عالم سلوک میں مجھے جلوہ جان آرا نظر آیا چار سال دل کو بقرار پایا
 جب حضور دواوم حاصل ہوئی انگلیں دل ہوئی اور واقعی عالم ظاہر و باطن میں کوئی شے عشق معبود
 حقیقی کے برابر نہ پائی وہ خوب ماہر تھی جسے یہ نعمت ہاتھ آئی قطعہ زبان مکتہ خبر ازل بے ذوق
 چہ جویدہ در عالم معنی ز کجا بید گویدہ سر مالہ مرست ہمین عشق درین دہرہ گر عشق نزار دیدہ ارید
 بگویدہ قصہ مختصر ملک نوگیرین بد علی کا خیال ہوا فساد کا احتمال ہوا فوراً امر اسے نامدا راطر
 دیار کو فغان تحریر فرمائے شتر سوار بھجوائے منصل مال لکھد یا غسل صحت سے آگاہ کیا پھر جھڑپا
 سالار سا ہو کہ کیفیت منصل تحریر کی اوس وقت عمر شریفین پندرہ برس کی تھی قاصد کا میل میں آیا نہایت
 لایا پہلو ان لشکر کو حجام کی حرکت کا ملال ہوا اس صدمے سے حضرت شتر علی کا عجب حال ہوا نہایت
 فرزند و لہندہ میں دل طپان تھا لب پر نالہ و فغان تھا بار بار خط پڑھوائی تھیں بچھاڑیں کھاتی تھیں عشق
 عشق آتے تھے سالار سا ہو بھجاتے تھے بی بی شکر کی جاہ صدقہ دینار و انچہ خاٹے جان بچائی
 آپ نے صحت کی خبر پائی جواب میں یہ فرماتی تھیں رو کر سنا تی تھیں کیا کروں دل اوچھلنا ہم کوئی
 کلیجہ ملتا ہے دیکھتے آرام نہ پاؤں گی اسی صدمے میں مر جاؤں گی آخرش بارہویں روز صدمہ فراق و لہندہ
 میں جان دی شتر ہجری میں دنیا سے رحلت کی قطعہ تاریخ وفات حضرت شتر علی
 جنت میں گئیں غنیفہ دہر دوران جناب میں مہیں ہجری تاریخ تاف غیب بولا افسوس آہ افسوس
 سالار سا ہونے بڑا غم کیا سخت ماتم کیا پھر جنازہ غزنین بھجوا یا خود شتر کھد میں قدم رنج فرمایا سلطان الشاہ
 کا شتر کھد میں خبر وفات شتر علی کی سنکر دل گھبرائے لگا کلیجہ منہ کو آنے لگا خون دل نے جوش کیا
 محبت مادی نے بیوش کیا عشق پر عشق آئے تھے بچھاڑیں کھاتے تھے غائب خور حرام تھا گریہ و زاری
 سے کام تھا ہر دم شتر علی کا نام و روز بان تھا لب پر نالہ و فغان تھا جب بیتابی سے گھبراتے تھے
 یہ فرماتے تھے مخدومہ عالم نے ہاری میاری سنکر جان دی مجھے خبر بھی گئی اب ہر دم میرے ناز

دونوں اوتھا لگا دست شفقت سینہ پر پھرا لگا مجھ کو اپنی نئی لباس نے روز سیاہ دکھا یا غریب میں
سیر نہایا اب دنیا سے دل سیر ہو موت میں کیا دیر ہو ایسے کلام درد انگیز فرماتے تھے کہ سب سے والوں
کے کیلچے پھٹے جاتے تھے جب بہت گھبرائے یہ کلمات زبان پر لائے ۔

نوحہ ماتم مستزاد

سے مرے سایہ اوتھا اب آپکا کیا کیا اسی مادر غمخوار
اب آپکے ماتم میں میری زیت ہر دشوار اسی مادر غمخوار
میں کہنے پیا بھی نہیں آپکا دیدار اسی مادر غمخوار
بتیابی سے سہارا ہوں سنگت سہرا اسی مادر غمخوار
مان لیکے کچا کچا کسے آپ کا دلہا اسی مادر غمخوار
اب کو کون کیسا مجھے فرزند خوش اطوار اسی مادر غمخوار
بن مان کے مرے ہوئیے شادمان کفلا اسی مادر غمخوار
اب روز قیامت پہ گیا آپکا دیدار اسی مادر غمخوار
اب کوئی بھی یاد نہیں فرخا خلق غفار اسی مادر غمخوار
آباد کیا آپ نے فردوس کا گلزار اسی مادر غمخوار
اب دیکھیے اس غم میں میری خیمہ کو بھارا اسی مادر غمخوار
یا ان کون محبت کیلچے مجھے اب یا اسی مادر غمخوار
اں غم کا ہوا تر کیلچے سے مرے یاد اسی مادر غمخوار

رو رو کے یہ فرماتے تھے خود سید سالار اسی مادر غمخوار
تخلیف مری شکستہ تاب نائی کیوں ان گوائی
افسوس کہ غریب کو گئی لاش بھاری باگریہ وزاری
مادم کی صیبت سے تھیں کچھ بھی خبر نہ کیا حال سپرد
اب کون مجھے پیار سے فرزند کے گا او نیاز سے گا
مانیگا بھلا کون مری فتح کی سنت خالق سے بہت
میں زندہ رہا اپنے جان اپنی گوائی کیا ولین سہائی
دنیا میں میری نہیں ہونی کی زیارت اسی صاحبیت
بچپن سے رہا سہو سے آپکا سایہ یا باپ کا سایہ
اثر کے نرغہ میں مجھے چھوڑ دیا آہ دل تنگ ہو رہا
کاٹا جو مرے گوتا تھا آپ ہونی تھیں مجھ کو مند و مکون
اس غم سے جکڑا کہ مجھ پر سیدہ دشوار جیسا
کس نہ ہو عنایت کی اس غم کی حکایت فرماتے تھے حضرت

اب سالار ساہو کو ترکہ کا سفر ہو لشکر مخالف زیر وزیر ہو کر وہ مانک پور کی جنگ
سخت کا بیان ہو سلطان الشہداء کے شیر مار نیکی داستان ہو پھر بہرائچ آنا غنیمت

کابھاک حبانا

نیز قلم میدان رزم کر وہ مانک پور میں علم ہر مرات سعودی میں رقم ہو جب سالار ساہو صدمہ مال
سلطان الشہداء اسکر تر کہہ میں آئے سالار سعود تقبال کر کے دولت سرزمین لائے جشن شہانہ
تین شہانہ ورتک ترتیب دیا سامان نشاط میا کیا ارکان دولت ملازمت سے ممتاز ہوئے خلعت
فاخرہ سے ہر روز ہوئے سرحد کے افسروں نے لشکر کے بہادر دن نے تقویت پائی مخالفوں پر

خرابی آئی چند روز کے بعد ملک فروز شہ آئے یقین جاسوسوں کو گذر دیا سے سر و سیم خطوط پکڑ لئے
دو جادوگر رایان کو کڑھ مانگ پور کی طرف سے آئے تھے زین و لگام پر سحر لائے تھے تیسرا وہی حجام
بدانجام جسے قتل کا بیڑا اٹھایا تھا ناخن گیر پر زہر لایا تھا سلطان الشہداء نے دو کی جان بخشی فرمائی
سالار ساہو کے حکم سے حجام کی قضا آئی سر منڈا ئے او لے پڑے برق شمشیر سے پھینچو لے پڑے
پھر خطوط سے لفافہ اٹھل گیا راز مخفی پلہ فہم میں تل گیا یہ خطوط رایان کو کڑھ مانگ پور نے اس مضمون کے
لکھے تھے رایان نوچی بہراج کو بھیجے تھے کہ سکمانون نے تنگ کیا ملک چھین لیا اگر تم اور مہتم
ملجا میں شاید فتح پائیں پہلوان لشکر نے جاسوس کڑے اور مانگ پور میں تعین فرمائے وہ یہ خبر لائے
کہ دونوں مرد دہرے غافل بے وقوف ہیں دھرو پسر کی شادی میں مصروف ہیں جنگ کا خیال نہیں
فکر مال نہیں سالار ساہو شباشب کوچ کر کے جب قریب آئے فوج کے دو غول بنائے ایک نے
کڑے کو کڑا پکڑ کر حلقہ کیا دوسرے نے مانگ پور کو گھیر لیا فوراً ہر دو مقام پر چار پڑے خوب اڑے دو
گرفتار ہوئے ذلیل و خوار ہوئے ہتھکڑی ڈال کر کڑے مانگ پور سے نکال کر شکرکھ کو چالان کیا کڑے
مانگ پور کو لوٹ کر دیران کیا خزانہ بشمار پایا ہر لشکری نوٹھی و غلام باندہ لایا سیان سالار مسعود نے
قیدیوں کو بہراج بھیج دیا سالار سیف الدین کے سپرد کیا پھر پہلوان لشکر نے مانگ پور کو کڑے کا
حاکم کیا اور ملک قطب حیدر کو مانگ پور دیا خود شکرکھ میں آئے سجدہ شکر کا بجلائے اس سر کے میں
مخالفوں کا حوصلہ ٹوٹ گیا جی تھوٹ گیا شفق سو کہ بہراج کا محاصرہ کیا سالار سیف الدین کو گھیر لیا ادھر
سلطان الشہداء اور سالار ساہو شکر کا سواری ہوئے بعد نماز ظہر سلطان الشہداء اتنا شیر بہر سے دو چار ہوئے وہ
پہلے درخت کی جھاڑی میں عزتیا پھر تڑپ کر سامنے آیا اسد اللہ کے پوتے پر وار کیا آپ نے خالی دیا
پھر ڈپٹ کر لٹکا رکھا کلائی پکڑ کر تلوار سے مارا پہلوان لشکر نے یہ حال سن کر شکر کا سجدہ کیا مکان پر اگر صد توڑا
اوسے رات کو بہراج سے سالار سیف الدین کی عرضداشت آئی شورش غنیم کی خبر پائی سلطان الشہداء
پہلوان لشکر سے رخصت کے طلبگار ہوئے مقابلے پر طیار ہوئے آپ نے منع کیا سینے سے
لگا لیا قریباً نو مہری جان ہی پر تصعیف چند روز کا مہمان ہی عمر آخر ہوئی وقت رحلت قریب آیا ہی زندگی سے
جی گھرا پائی اس وقت میں میری جدائی گوارہ کر دو جگر پارہ کر دو سلطان الشہداء بھی رونے لگے پیدائش سے
نثار ہونے لگے کما فی الحال رخصت کیجیے اجازت دیجیے چندے شکار میں دل بہلاؤ گا پھر چلا آؤ گا
اور حال غیب سے آگاہ تھے کہ آخری دیدار ہی جی مشیت پروردگار ہی غرض کہ بعد و کد شہر لوین شعبان
۱۳۳۳ ہجری میں بہراج آئے اعدا تاب مقابلہ لائے نو کی دم فرار ہوئے حضرت مسدوف سیرو

ہوئے جب تالاب سوچ کھڑے جاتے تھے یہ فرماتے تھے کہ اس زمین میں بوسے وطن ہر ماری کی
مدفن ہر یہ سوچ کھڑے پرستش کا مقام تھا بالارک تصویر کا نام تھا آفتاب کی تصویر پتھر پر بنی تھی سوچ کھڑے
کے کنارے پر یہ سوچ کھڑی تھی ہر راج کو اوسیکے نام سے بسایا تھا بعد ازاں پایا تھا سوچ گرن کے
روز مشرق و مغرب کے ہندو سردار جسے محنت زنا دار جماعت کثیر مرد و عورت جوان و پیر میں سے
شام تک پرستش کرتے تھے اوسی پتھر پر پاکی رکھتے تھے لیکن بعد کو طراز دھام ہوتا تھا حلائق کا کثرت
سے مقام ہوتا تھا سلطان الشہداء حال دیکھ کر فرماتے تھے یا دون کو سنانے تھے کہ جب ہم یہاں
اسلام جاری کرینگے سب اطاعت ہماری کریں گے

نمونہ محشر رحلت پہلوان لشکر چہ سلطان الشہداء کا خواب میں شہادت کی بشارت
پانا سیر دنیا سے سیر ہو جانا

خانہ سیاہ لباس خوشتابہ دل بہانا ہر مشرہ غم و سوز ماتم یوں سناتا ہر کہ پہلوان لشکر کو مفارقت فرست
نے ایسا تا با تپہ بیوین شوال کوروتے روتے در دسر ہو آیا یاروں سے وصیت کی ستر کھین
دفن کوئی اجازت دی پھر بیوین شوال کوروتے روتے در دسر میں رحلت کی سولت نے یہ تاریخ لکھی

قطعہ تاریخ وفات

حضرت شاہو بیگ کمال شہ فغانی اقدس در راہ خدا سال تاجش عنایت ہو گیا گفت شاہو بیگ اہل
ہر راج میں قاصد آیا عبد الملک فیوز کی عرضداشت الایام معظم خان و شرف الملک و نظام الملک نال الملک
وعین الملک ملک نکیخت نے پہلے صلح کیا چھپا یا پھر ہر گجیا ہو کر یہ حادثہ سلطان الشہداء کو سنایا حضرت
سلطان الشہداء کی گریہ و زاری لشکر کی بقراری کے کھنے سے قلم کے جگر میں ٹکان ہر صریحاً بین
صدائے آہ صاف ہر ایک شہر عظیم بپا تھا و احسرتا کا شور مچا تھا حضرت پچھاڑین کھاتے تھے یہ قربان
تھے کہ خواجہ احمد کی شرارت سے ہم جلا وطن ہوئے گرفتار بنج و من ہوئے کا مہلکین والدہ ماجدہ نے
رجعت پائی والدہ ماجدہ کو ستر کھ کی زمین پسند آئی کھوڑے اندر زمین دشت پر خار میں چھوڑ گئے خود دنیا
منہ موڑ گئے کاش اس وقت غزنین میں اپنے اقربا پاس ہوتا تو اپنی بیٹی پر نذر و تاب کون مصیبت میں
دلدار کی کرے گا دست شفقت سر پر دھرے گا میرے پسینے پر کون خون گرا بیگا سینے سے لگا بیگا
بابا جان کہنے کس سے کلام کرو گا ستر کھ میں مبارک کے سلام کروں گا بان نیارت فرار ہر جس سے
دل نگاہ ہر جگہ میں مدد کار کا سہارا نہ کوئی نیک ہمارا نہ پھر کچھ بھگتھام کم کچھ چھاڑین کھاتے گئے

	سورور کیہ فرمانے لگے ماتم نامہ	
قبلہ بجز و بر کا ماتم ہے فوج میں بھولائی شہر بیا کیون نہ سر پڑھیں تھا جو سردار شکر اسلام تھا جہاں جسکے نور روشن	کعبہ نشک و تر کا ماتم ہے آج میرے پدر کا ماتم ہے سیت در دوسر کا ماتم ہے اوس فشتہ سیر کا ماتم ہے اوسی شکر قمر کا ماتم ہے فاتحہ خیر کا پڑھو یا رو	مجھ جو جبار دل شو شاق تھا سند سے شکر دور کیا خاک سر پہ کیون راؤں غم کا اک ابرو لپچھایا ہے جسے شیر و گارہر آب کیا نہد کے تاجور کا ماتم ہے
		اوسی سینہ سپر کا ماتم ہے اوس مجاہد شہر کا ماتم ہے پدر نامور کا ماتم ہے شہر والا گھر کا ماتم ہے آج اوس شیر نر کا ماتم ہے

دش رو تنگ یہی حال رہا صد سال رہا کھانا پینا حرام تھا بڑا اکرام تھا لشکر میں شہر بنا تھا کرام مجا تھا
گیا رہوین دن ارکان دولت نے سمجھا یا در و در سنایا کہ خدا کی رضا پر راضی ہو کر ضبط فرمائے انتظام
ملک میں دل بہلائیے ورنہ یہ کارخانہ درہم ہو جائیگا کچھ بن نہ آئیگا اس عرصے میں در دولت غام
پر مجمع عام ہو خلقت کا ازدحام ہوا حضرت نے ایک ممبر بلند پر جلوہ فرمایا لوگوں کو مخاطب ہو رہا سنایا
یا رو مختار سے سردار نے دنیا سے انتقال فرمایا غلہ برین کو سبایا اب تمکو اختیار ہے ہر سردار اپنے کام
کا مختار ہے جسکو لایق پاؤا فسر بناؤ مجھ کو ضعیف کو ایک گوشہ بس ہے عبادت سبحوی ہوس ہے ریاست
بیزار ہوں محبت خدا کا طلبگار ہوں میری التماس و ست سبتہ قبول کرو مجھے اس بار عظیم کی تکلیف ندو
میں تھا رام ہوں احسان ہوں نہ جینے کا مہمان ہوں پھر لینی بھی وہی راہ ہے فردوس آرا نگاہ ہے یہ کہہ
نارزار رونے کے ارکان دولت شمار ہونے لگے سب نے آواز بلند شور مچایا دست سبتہ ہو کر
سنایا کہ ہم تاجدار جان شمار ہیں حضرت ہمیشہ سے ہمارے سردار ہیں ہم اکیسا عادل خدا دوست کمان
بائیں گے جسے سردار بنائیں گے یہ کہہ پہلے سالار سیف الدین نے تذر دکھائی پھر باری باری سب کی نوبت
آئی اویس وقت عبد الملک فیر دیکو حاکم تر کھہ کا کر کے خلعت سر و پاج سپ و شمشیر روان کیا ایک اتلی ناہ
لکھد یا پھر تمام امرا سے نامدار طراف دیار کے نام فرمان صادر فرمائے خلعت ماتی بھجوائے پہلوان لشکر
کے فرار پر صد باقران خوان مامور کیے محتاجوں کو صدقے دیے خود انتظام بہرائج میں دل بہلانے
لگے تیر و شکار کو جانے لگے اکثر فرماتے تھے یا رو دیکو سناتے تھے کہ ہم جسے ہند میں آئے ہزاروں
صدقے اٹھائے اور بہرائج میں اگرچہ جنگل ویرانہ ہے زناغ و بوم کا آشیانہ ہے مگر طبیعت بہل جاتی ہے
اس زمین سے بوے اخلاص آتی ہے حاضرین طرز کلام سے پہچان گئے خلاصہ طلب جان گئے کہ کلمہ
بہر گاہی سناتے ہیں در پردہ وصیت فرماتے ہیں اوس وقت فزائبات کو ٹال دیا اور طرز پر

ہکلام کیا مگر روز بروز شوق وصال آہی بڑھتا جاتا تھا کاروبار دنیا سے دل گہرا تھا القصد یہ طرح
 یقین مینے شادی غم تائین گزرے محرم کا مہینا آیا آپ نے آغاز سال کا جشن ترتیب فرمایا ارکان
 دولت کو خلعت و خدات سے سرفراز کیا کچھ جوں کو زلف دیا اور خود و منور کے حجرے میں قدم رنج
 فرمایا عبادت آہی میں سر جھکایا پڑھتے پڑھتے غافل ہو گئے کچھ لگ گئی جانا ز پر سو گئے خواب
 میں سالار سا ہو کو مع لشکر ب دریا گئے گنگ پایا شادی کا رنگ پایا تھل طرب آ رہا ہے فرش بچھا
 سامان نرم طرب مہیا تھا جناب ستر میلے کے ہاتھ میں پھولوں کا ہار تھا آمد فرزند کا انتظار تھا
 سلطان الشہ کو دیکھ کر سینے سے لگا لیا ہار گئے میں ڈال دیا فرمایا تیری شادی کا سامان طیار ہر
 فقط تمھارے آنے کا انتظار ہے آتے میں لشکر کی آواز سے بیدار ہوے خواب سے ہوشیار ہوے
 دھوکہ کے بعد فراغ نماز دیوان عام میں جلوس فرمایا فقرا و علما کو خواب سنایا عالموں نے تفسیر کی کتاب
 میں شہر میں باب میں کیفیت خواب تحریر پائی اور یہ تعبیر پائی جس کو ایسا خواب نظر آ گیا جلد بڑبشادت
 پائیگا یہ سن کر حضرت کا چہرہ بحال ہوا راج مال ہوا فرمایا افضل آہی شامل حال ہے اب معبود حقیقی کا
 وصال ہے چہرہ دگوار ہو گیا اور ہمارے سب دوستوں کو اس رستے سے سرفراز فرمائے میراث

اسد اللہ الغالب سے ممتاز فرمائے

اب ہنود بہرائچ سے سخت لڑائی ہو گئی تاجدار ان سہ سے دیکھ کر کھٹکا

پر صفت آرائی ہے پھر فتح پانا بائع لگانا اور اسے جو گید اس والی جولہ اور

گو بنہ داس کا آدمیت سے پیش آنا قاصد بھیج کر اطاعت میں سر جھکانا

دوسرے روز وکیل رایان بہرائچ کا ملک حیدر کے ساتھ حضور میں آیا اس مضمون کا عرضہ لایا
 کہ آپ نے اس ولایت میں آنا جانا مگر تیج ہندی کا لوہا نہ پہچانا تھرا پی فوج پر رحم فرماؤ سیدھے
 چلے جاؤ حضرت نے جمعیت فوج کا استفسار کیا اس نے انکس تاحصار دون کا نام لیا کہ راہی رجب
 و راہی سائب و ارجن و جگن و گنگ و کلپان و مکرو و شکر و کرن و میٹل و اوجی پال
 و سترگی پال و تھل پال و سہر کران و گہر گو و زہر جو و دھاری و زلین و دو و زہر سنگد با بہر میں گئی
 لکھتے تھے جنگ پر آمادہ ہیں ہتھیار پیادہ ہیں حضرت نے ملک نکیل کو مع سات آدمی کے ہمراہ
 قاصد کے کیا یہ حکم دیا کہ خود جا کر جواب خط کا زبانی سننا و حقیقت جمعیت لشکر کی دیکھ کر

الحاصل ملک نیکدل نے ہما بہرین ہر راہ سے ملاقات کی معبادا سے رسم سلام یہ بات کی کہ
 سالار مسعود اس ملک کی سیر و لشکار میں چند سے دل بہلائی گئے پھر چلے جائینگے بستر خیم باہم ایک
 قول و قرار ہو جائے طریق صلح استوار ہو جائے باہم اس ملک کو آباد کرین رعایا کو نشانہ کین اولیٰ صلح
 نے جواب دیا غرض سے یہ کلام کیا کہ جب تک ہمارے ہتھارے ایک لڑائی سنو گی صفائی سنو گی
 جب غالب و مغلوب ہو جائینگے پھر راہ رہت پرائینگے رہے کرنے لگا کہ ہمارے حق میں
 بیان سے چلا جانا بستر خیم آما وہ جنگ ہمارا لشکر خیم آور رہے کلیان سب میں ہوشیار تھا مال کا
 سے خبردار تھا کہنے لگا صاحبو عقل کے ناخن کو تھک جاو دو معاذ اللہ کیا سالار مسعود ذکر صلح کا
 پیام کرتے ہیں جواب یہ کلام کرتے ہیں آؤ مکہ فقط آؤنا ہمارا منظور خیم ہمارے نزدیک اونکی طرف سے
 پیام صلح دور خیم اگر وہ راضی ہو تو صلح کو ورنہ شکست کھاؤ گے پتھاؤ گے یہ بلا کا دار خیم فخر اسفندیار خیم
 غزنین میں خواجہ احمد کو خیال میں نہ لایا سلطان سے آزرہ ہو کر ہند میں آیا مرگ پد میں سرکھ کش گیا
 ملک کا انتظام میں سے کر لیا اب بھی یہی کلام خیم ہر جہاں سے پیام خیم کہ جسے حوصلہ ہو سامنے آئے
 اجرات دکھائے ہر چند اسے کلیان نے سمجھا یا کیسے خیال میں نہ آیا ملک نیکدل نے حاضرین جلسہ کے
 تیور بیٹھ پائے اپنے لشکر میں سوار ہو آئے سلطان الشہد سب مہاراجاں کیا پھر صلح تجویز کا
 بعد مغرب کے کوچ کا سامان کیا اس عرصہ میں مخالف آگے بڑھ آئے تھے دیا سے کھلے پر
 مورچے لگائے تھے سلطان الشہد بھی صبح ہوتے ہی قضاے مہم کی طرح جا پڑے اس انداز سے
 لڑے کہ سالار سمیع الدین کو ہر اول لشکر فرمایا اور سرداروں کا چپ درپٹ آگے پیچھے پراچھا خود بدلت
 سکے درمیان ہوئے لشکر کی جان ہوئے وہ اہل سیدہ ایک بار لشکر پر ایسے گرے کہ زندہ نہ بھرے
 سالار سمیع الدین نے فوج کو دوپہر تک لڑایا پھر میان رجب اور امیر خضر اور امیر نصر اللہ نے سید ہی ط
 سے اور امیر ترکان و امیر باریہ نے بائیں جانب سے گھوڑا لڑایا سلطان الشہد بھی سید فتح کی نشانی
 علم کر کے گھس پڑے خوب لڑے لاکھوں لچھہ مارے ہزاروں سرو تارے لڑائی فتح کی شکست فاش
 دی پھر جب کا نہ جد ہر پھرا اور دھار کا ستہ لیا چند کردہ لشکر اسلام نے پیچھا کیا اسباب بہت لوٹ کر پانچ
 راجہ نامی کو قید کر لائے پھر اپنے شہیدوں کے لاشے گڑوا لے آئے اس معرکے میں بہت سرداروں
 نے شہادت پائی آٹھ روز کے بعد ہر لچ کو معاودت فرمائی سلطان الشہد واجب سوچ کٹ کے قریب
 آئے گرمی سے گھبرائے ایک سموے کے سایے میں سوچ کٹ کے متصل سنا نے لگے تھا
 فرمانے لگے کہ اس درخت سے مجھ کو ایک محبت خیم اسی نعین سے الفت خیم مشترک ہمارا بیان معاف

یہ فتح دار الاسلام ہو گا لوگ ہماری زیارت کو آئیں گے چار دین چڑھا دیں ہر ماہ میں قبلہ حاجات مانگیں
 پھر لشکر کے بلیداروں کو بلایا یہ فرمایا سوا اس درخت کے تمام جنگل درخت جھاڑی جھنڈی کاٹ ڈالو
 زمین صاف نکالو ولایتی روشین بنا کے ہر قسم کے درخت لگاؤ باغ بناؤ اور ایک چوتراہ اونچا سا
 اس درخت کے نیچے ہماری نشست کے واسطے طیار ہو گرد بیل چنبلی گلاب کیوڑا سیوندی
 کیتکی کی قطار ہو درمیان میں مختصر سا بنگلہ ہو چار طرف منبر بنگلہ ہو ہم جب تک میان قدم نہ جائیں گے ظلمت
 جہالت و پستش آفتاب کی نہ ٹھائیں گے رواج اسلام نہو گا کچھ انتظام نہو گا پھر میان رجب کو یہ خدمت
 سپرد کر کے ہراجچ میں تشریف لائے اور آدمی جا بجا مقرر فرمائے کہ ہر قسم کے درخت ہندی جہان
 پاؤ میان رجب کو پونچاؤ میان میان رجب نے چار روز میں تمام جنگل صاف کر دیا میدان شفاف کر دیا
 سوچ کڈ کے گڑسوں کی بجائے زیادہ زمین نکالی باغ کی روش ڈالی ہر طرح کی کلکاری ہونے لگی
 باغ کی طیار ہی ہونے لگی ولایتیوں نے اپنی اپنی صنعت دکھائی دنیا میں بہشت بنائی ایک روز خود بہشت
 چوتراہ پر جلوہ گر تھے حاضر افسران لشکر تھے کہ ایک وکیل رہے جو گیداس کا کہہ چوہے سے تھانہ نذر
 لیکر ملک حیدر گمرہ حاضر آیا تھوڑی دیر کے بعد دوسرا وکیل گو بند داس کا تحائف نیشکر تھلا دیا تناسے
 قدمبوسی رہے جو گیداس کو بند داس کی بیان کی اطاعت اسلام کی عیان کی حضرت نے وکیلوں کو
 خلعت و انعام دیا اور وقت رخصت یہ پیام دیا کہ خاطر جمع سے اپنے ملک میں آرام کرو اطاعت اسلام
 کرو ملکوتی ملاقات کا شوق کمال ہے اس انسانیت سے دل بھال ہے ان کے بعد اطراف کے راجہ
 شکست کھا کر ظاہر ارجوع لائے لگے نذرین بھجوانے لگے مگر پوشیدہ نامداران اطراف کو خط بھجواتے
 تھے فوج جمع کرتے جاتے تھے

اب شہر دیو اور بہر دیو کا فرایون سے متفق ہو جانا فوج کثیر لاکھ لاکھ دیو یا سی کتھلہ
 پر پراجانا گو کہم وزہر آلودہ بچھا کر آتش بازی چھوڑا پھر سلطان الشہد کا فتح پانا
 جب فرایون نے کل سرداران ہند کو یہ تحریر کیا کہ اس کے لئے ملک ہمارے آبا و اجداد کا ارادہ
 لے لیا کہ تم سب ملکر ہماری مدد کرو بہتر ہو درندہ سب کا خانہ اتبر ہو سب نے منظور کیا یہ جواب دیا کہ تم مسلح
 طیار ہو رہو آلودہ پیکار ہو رہو ہم بھی مدد کو آتے ہیں فوج بیکار لاتے ہیں پھر چند روز میں رہے شہر دیو
 سبوں سے آیا اور آسے بہر دیو سب کو نہ سے جمعیت بیکار لایا اور ہزاروں کو کھڑا آہنی زہر آلودہ
 بنوائے زمین پر بچھوائے پھر آتش بازی سنگائی فوج پہاڑوں سے بلوائی دو مینے میں سب سامان

درست کیا دریا کی گھاٹی پر مورچہ لیا اور ایک پانچ سو سال کی خدمت مبارک میں آیا یہ پیام لایا کہ تیرے ہمارا ملک
 چھوڑ دیا و یا مقابلے پر آؤ حضرت نے جواب دیا ہرچیز ہو کر یہ خطاب کیا کہ خبردار جو جانا ہو شہید ہو جانا ہم
 آتے ہیں چہرہ بھگاتے ہیں اور ملک جبر و رسالہ صلیف الدین و امیر نصر اللہ و امیر غفر و سید ابراہیم
 و نجم الملک و ظہیر الملک و عین الملک و شرف الملک و نظام الملک و قیام الملک و نصر الملک و یحییٰ
 کے لشکر سے صبح کا کوچ قرار پایا اس عرصے میں پیر پڑھا کر آیا کہ غنیمت نے مویشی لشکر کے کچے کیے رسول
 میں حکم لے سلطان الشہداء جو شہنشاہت سے نیچے سلیمان ٹیک کر اٹھ کھڑے ہوئے آمادہ جنگ چھوڑ
 پڑے ہوا، نقارے کوچ کے بجنے لگے کوس و فرما کر بنے لگے ایک آن میں آ پونچھ تیر شمشیر
 دھریا میدان خالی کر لیا ناٹکوں نے جھکا آتش بازی کو لوگ دی غازیوں نے گھوڑوں کی باگ لی آتش باز
 کے شور سے گھوڑے بھڑکے سوار گر پڑے گو کھڑ ویز گر پڑے بہت غازیوں نے شہادت پائی
 جنگ عظیم پیش آئی سلطان الشہداء اس حال سے آگاہ ہوئے دوسری طرف سے روبرو ہوئے
 فوج غنیمت کوچ میں گھیر لیا ایک کو بھی زندہ جانے نہ دیا آؤ غنیمت برس کی عمر میں کوسوں تک بھگایا دیا
 کتھلہ پر دیر جمایا پھر شہیدوں کو دفن کیا لشکر کا جائزہ لیا ایک حصہ شہید شمار کیے دوسرے زندہ پھاڑ
 فاتحہ خیر کا پڑھکے آگے بڑھکے تین مقام فرمائے پھر ہر اچ تشریف لائے شہادت یاران ہمراہی
 مدول ہوئے دل بہلانے و بے گنج کی آرائش میں مشغول ہوئے کبھی کبھی اسی چوڑے پر پل سب کھنڈ
 جلوس فرماتے تھے ہندو و سیٹھوں سے تالاب پر آئے تھے بالارک پر بار پھول چڑھاتے تھے
 حضرت بت بالارک کو دیکھ کر رہاتے تھے میان رجب فرمادیاں عرض پیرا ہوئے یوں گویا ہوئے
 کہ حضرت یہاں گاہ گاہ نماز ادا فرماتے ہیں اور ہندو اسی راہ بت پونچھ آتے ہیں حکم ہوتا ہے بت
 کو توڑ ڈالوں بالارک کارگ و ریشہ نکالوں سوچ کھنڈ پڑ جائے زمین ہموار نکل آئے آپ نے ہم کو
 فرمایا یہ راز خدا مختار سے فہم میں نہیں آیا فرشتے ظلمت جمل اس مقام سے دور فرماتے ہیں نور اسلام
 کا شعل آب حیات کے چھڑک کر بچھاتے ہیں چند روز میں یہ ظلمت خود بخود دور ہو جائیگی حکم خدا سے
 یہ زمین پر نور ہو جائیگی مشیت ایزدی پائی نظر ہی عیب کی سب خبر ہو کر جیب بوی شکر آتی طبیعت
 گھبراہٹی پھر ادب احادیث سے ضبط کرتا ہوں صفت قمار سے ڈرتا ہوں یہ فرما کے
 حالت وجد میں آئے میان رجب گھبرائے خوف سے پھراسے دست بستہ ہو کر زبان پر آئے
 میری عقل ظاہری کا قصور ہے لغبات باطنی سے بندہ مجبور ہے عفو کا اسید دار ہوں بہت شرمسار
 ہوں اور اکثر نادانوں کا میان رجب کو خواہر زادہ سالار مسعود اور بعضوں کا پیر سلطان فیروز شاہ

جانباً محض خلاف صدق سے دوری اختیار کرینے کا نام سلطان الشہداء اور غایت منہاج ہونا صحیح مسطور
ہو اور حضرت سلطان الشہداء کا نام اکثر دیار میں بالے سیان و غازی سیان و سالار غازی و نواح دہلی
میں یہ یکم و خراسان میں سالار حبیب ہو کر تواریخ میں سالار مسعود غازی القبط ہو کر حاصل بعد دو گھڑی
کے حضرت جلالت اصلی پر آئے دو چار ماہ عالم شہود و وحدت وجود میں غریبے اور ٹالے ہمت و سعادت
و فہم و فراست جو دو سخاوت میں طاق تھے حسن یوسفی خلق محمدی و ولایت حیدری کلمات عرفان تین
شہرہ آفاق تھے اللہ تعالیٰ نے بعد حضرت سلطان الشہداء کے ایسا مجموعہ صفات دوسرا

خلق نہیں فرمایا کسی ولی اللہ نے یہ رتبہ نہیں پایا

اب بڑی قیامت ہو سلطان الشہداء کی شہادت ہو پھر سید ابراہیم کا
بہرائیچ سے مقتل میں آنا خواب میں بشارت شہادت چاہا برشا و سلطان الشہداء
جسد مبارک و سکندر دیوانہ و اسپ مادیہ و فادار کو دفن فرمانا پھر شہر دیو کو

مار کر شیبہ ہوجانا

شب رنگ خاصہ واسطہ نشان مسطر پر غم کے سکندر می لکھتا ہی صفحہ کا غدیہ بیتاب ہو کر لوٹا جاتا ہو
روشنائی کی ظلمت میں منہ چھپاتا ہو شکرانی سے اشک خونی کی کیفیت دکھاتا ہو غازیوں کو روٹلاتا
ہو یہ صدائے دلسوز سناتا ہو گدگد روز کوئی ہر کارہ جمعیت اعدای نہایت خوردہ کا قریب پہنچ
تک پہنچ لایا حضرت نے تمام ارکان دولت پیادہ سے سوار تک متصدی سے خدایتنگا تک سب کو
دیوان عام میں بلا کر فرمایا یا روٹنے آج تک وطن سے ہمارا ساتھ دیا حق رفاقت راہری ادا کیا
میں تھا احسان مند ہوں دل سے خورند ہوں اب موت کا سامنا ہو وقت آخر یہ التجا ہو کہ جسکو
میں ستایا ہو یا کسی نے مجھے آزار پایا ہو معاف کرے دل کو صاف کرے فراق صوری نزدیک
ہو اب وصل و جدہ لا شریک ہو یہ سن کر سب آب دیدہ ہو کر رونے لگے گرد پھر کر یہ لکھنا ہوسنے
لگے کہ ہم حضور کے فرمان بردار ہیں شہادت کے طلبگار ہیں خدا حضور کا سایہ ہمارے سر پر قائم رہے
ظل عافیت دائم رکھے ہم اگر حضور پر نثار ہو جائیں دل کی مراد پائیں حضرت نے فرمایا مر جا بک لہو
مگر مدت دراز تک مہم محنت پیش آئی خدا کے فضل سے فتح پائی اب تمام ہنود نے حماد کیا ہو لشکر اوجا
بے انتہا ہو اور ہمارا لشکر قلیل ہو اسکی کیا بیل ہو ہم تو آباد اجداد کا طریقہ نہ چھوڑنے کے لئے نہ موڑنے کے

مگر اگر ہماری خوشی منظور ہو تو سن لو کہ صاحب اہل و عیال وطن کو جاوین اپنی جانین نہ گنوا میں جس قدر مال و زر درکار ہو خزانے سے لو نہ تمھاری جان جاوینگی ہم پر بدنامی آئیگی لو خدا حافظ گھر جانیکا سامان کرو ہم پر احسان کرو اور جو ہماری طرح بے گھر بار ہو شہادت کا طلبکار ہو خانہ بدوش ہو محبت الہی کا جوش ہو اسے اختیار ہی چاہے گھر ہو گئے چاہے ہمارے ساتھ مر جائے یہ فرما کر زار زار رونے لگے سب سے ملکر رخصت ہونے لگے اوس وقت سلطان الشہداء کی گریہ و زاری لشکر کی بیقاری ہر ایک سے لیٹ لیٹ کر رونا راکان دولت کا گرد پھر کر شمار ہونا فوج کے کہرام مچانے سے بیتاب ہو کر بلبلانے سے شہر ہاتھ عجب تلامذہ مجاہد صاحب فہم الوداع فرماتے تھے طبقات ارض و سما ستراتے تھے اہل لشکر تھجرون سے سرارتے آٹھ سب بھی پکارتے تھے ہم ہزار جان سے قدم مبارک پر شمار ہیں شہادت کے طلبکار ہیں سبحان اللہ ہم گھر جاوین حضرت یہاں شہادت پاوین ہمارے دوش پر سرگران ہر آب یسین قبر ہر یسین مکان ہر حضرت پر فدا ہونے کی آرزو ہی مر جانے میں آرزو ہی حیات ابدی ایسی کیا نام ہر دنیا ایک نجس مقام ہر آلائش دنیوی سے روح کو پاک کرینگے جسم خاکی کو تیر خاک کرینگے حضرت نے فرمایا بھائی خیر ہو کیوں مفت جان دو گے گنبد ویران کرو گے خوشی سے گھر جاو اہل و عیال کو دکھ یہ سکر سب نے کہا ہم ایسا کرینگے حضرت کے ساتھ مرینگے حضرت نے فرمایا جو یہی رضا ہو دیکھا ہو پھر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ خیر کا پڑھا ذوق شہادت دل میں بڑھا تمام نقد و جنس فوج میں تقسیم کیا فوج اس وقت کو دیکھا حکم دیا فرمایا ایسا نو کچھ باقی رہا ہے باقیس کی نوبت آئے دیکھ حضرت عیسیٰ کے گرسن میں وزن دیکھو عیسیٰ نے سنا جانے کیا حال ہوا ملک عام سے لگ بھٹا محال ہو پھر چند ہزار پیادہ و سوار بطور جوگی کے مقابلہ غنیم کو دو کوس آگے بہر لڑنے سے مقرر فرمائے خود غارت سراسر امین تشریف لائے اوس وقت سے کھانا پینا قطعاً چھوڑ دیا عطر و بان کا بکثرت استعمال کیا ہر وقت ذوق شہادت دلیمن زیادہ پاتے گئے اکثر فرماتے تھے بیت وعدہ وصل چون شود نزدیک بہ آتش شوق تیر تر گرد و بہ تیر چوین جب سکر کہ ہجری ہفتہ کے روز صبح کاؤب کے اندھیرے میں وہ تیرہ دل سلطان الشہداء کی چوکی پر ٹوٹ پڑے میان نامدار مسلح طیارے تھے خوب اڑے ادھر سلطان الشہداء نے خبر پائی فوج کو کوچ کے نغارے پر چوب لگائی ایمن نامدار کو طلب کیا سالار سعید الدین کو حکم دیا کہ تم چوکی کی مدد کرو اس بلا کو رد کرو پھر آپ نے غسل فرمایا لباس شامہ زیب جسم کر کے عطر لگایا شمشیر و خنجر حیدری زیب کرتاج شاہانہ سر پہ تاج سے جیسا آئینہ آئندہ دل صاف تھا دنیا کی کدورت سے شفاف تھا خود دوزخ سے کنارہ کیا لوہا کا دانہ گوارہ کیا آئینہ مادہ تنگ تھمھ عراق تھی ہم طویلہ براق تھی اوسکو تمام زبور سے سجایا عروس بنایا فوج کی نماز ادا کر کے

شہادت کی دعا کر کے سوار ہوئے وصال مبعود کے طلب گار ہوئے تمام فوج کو چپ درپست پیش و پس کر کے کوچ کیا اسی موعے جاے دفن اپنے کے بچے جو عالم روحانی میں دیکھا تھا سوچ بگنڈ پر دم لیا فوج عسکری جاتے کے ساتھ ہی عٹ پٹ ہو گئی مہاتم لپٹ ہو گئی مخالفوں کے قدم میدان سے ہٹ گئے کافی کی طرح بھٹ گئے دوسرے تیروں کا منہ برسانے لگے برجھیاں چمکانے لگے یہاں غازیان نامدار یلان خوجہ گدار ڈاڑھیان منہ میں داب کر کے لپٹ لپٹ پڑے قتل کھوکھار پڑے برق منہ چمکاتے تھے خون کا منہ برسانے تھے جیسے لپ کر وار کرتے تھے شعلہ شہر سے جبار کی لٹا کرتے تھے شہر خون آشام جس زبردست کے سر پر پڑی زمین میں گڑی گھوڑے کے سرمے سے پیش قدمی کر کے غم گئی

قتلے معلق بہ رم ہو گئی بند

سر پڑ پڑی جو تیغ تو سی کھل چلی	وہ سر کے بل زمین پہ چلا یہ نعل چلی	بیکلی سی جس لعین پہ چلی بر محل چلی
آئی ادھر سے تیغ ادھر اہل چلی	دو آفتون نے دشمن زین کو دبا لیا	سرتیغ نے لیا تو اہل لے گلا لیا

تلواروں کے قبضے میں اہل رسیدوں کی جان تھی موت بھی اس کو میں انان تھی کبھی ہلال کی صورت

فلک پر تھی پلک نہارتے ہی پشت سمک پر تھی میت

ساتون طبق لرزے تھے اک اونچ نیچ میں

کنتی تھی موت کون پڑے تیرے بیچ میں

خود و کبر زہر چا آئینہ بار خرقہ ایک وار میں موم سے نرم تر تھا بس

پونہی جو خود پر تو پڑ ایک قلم شگاف	سر سے گزر کے سینہ میں آئی تانہا	اوتری جو ناک تو کیا ہرپ کو بھی صفا
آئی زمین پر تو زمین بولی بس صفا	نزدیک تھا جاجونہ وہ شعلہ تاب ہو	گا وزین ہلال موم چلی کباب ہو

جو شہر آبدار کے قبضے میں آیا قابض روح نے اوسکی روح پر قبضہ پایا تلواروں کے سایہ میں موت کا گھاٹ تھا باڑھ پر دریاے خون کا پاٹ تھا لاشے دہر دہراتے تھے سر حجاب کی شکل بنے جاتے تھے ران کی مچھلیاں خوف سے طپان تھیں جو خود میں تھے اونکی ناکوں کے سوراخ میں نہان تھیں اور جونا قوس جاتے تھے گھنٹہ ملائے تھے بڑے شہرہ آفاق تھے اون کے کانوں کے گھونگھے گھڑیوں کی آواز کے مشتاق تھے جو بڑے ہنست موبہن بھوک زہر مار کرتے تھے بڑہ تلوار کرتے تھے چوٹی کے جوار تھے ہند میں نمودار تھے لات و منات پر جان و دل سے فدا تھے جسم او نکلے گھوڑوں کی ٹاپوں سے پیادوں کی لاتوں سے حلو تھے چوٹیاں مار آبی تھیں خون سے گلابی تھیں ایک طرف شہدائے سحر و کمان ابرو تراشی کی زمین پر فرشتہ زمر دین پر شہر و ن کی طرح آرام سے پانوں پھیلائے سوتے تھے حورین ناز غلمان گس ان تھے فرشتے گہمان تھے شہر اب شہادت سے منور تھے بدلتوں پر گھلایا زخم

کھیلے تھے ایسے چور تھے راہ خدا میں جان نذر کی تھی جنت النعام میں لی تھی رحمت الہی کا نذر تھا چہرہ پر
 طور کا نذر تھا آتش شراب ملبوسے چپ پڑے تھے غلمان دست بستہ گرد کھڑے تھے خون کا فوارہ لنگر پر
 تک جاتا تھا آتش دوزخ کو بجھاتا تھا سر سے پر بھی قبضہ شمشیر پر ہاتھ تھا شہداء سے بڑا احد کا ساتھ تھا جسم محمد
 تھے چہرے گلزار تھے سحر کڈنور اسلام سے اُفتاب تھا پر کوثر تالاب تھا پسینوں کی خوشبو سے پانی
 گلاب تھا کوثر کا جواب تھا ریح کا مبدہ فیاض سے وصل ہو گیا نقل سے وصل ہو گیا غرض کہ کٹھن ہر بار
 صبح تک ایک خبر بہا تھا موت کا بازو کھلا تھا دوزخ اورشت کی خریداری تھی ناریوں کی گرم بازاری تھی حدود
 نیپال سے پہاڑوں کے سنبھے سنبھے گھاگراگرا فوج مخالف کا بڑا دھڑا بڑا جھگڑا تھا صبح غنیم کی اور مدد آئی
 بڑے بڑے سرداروں نے سالار سیف الدین کے ساتھ شہادت پائی صبح سے دوپہر تک لشکر اسلام
 کے جواز پیادہ و سوار دوحہ راہ خدا میں شمار ہوئے ایک حصہ زندوں میں شمار ہوئے حضرت جب
 کسی شہادت کی خبر پاتے تھے رو کر فرماتے تھے شکر عاقبت بخیر ہوئی نصیب جنت کی سیر ہوئی
 جب شہادت سالار سیف الدین کی خبر آئی چہرہ مبارک پر اوداسی چھائی صدیہ فراق احباب سے گھبرا
 بگے رنگہ فرماتے لگے کہ آفتوس ہمارے ساتھی دنیا سے منہ موڑ گئے کھکھوتنا چھوٹے دو گھڑی کا وقفہ
 کیا ہمارا ساتھ دنیا بھر فرمایا بطرح سے ہو سالار سیف الدین کو دفن کرو اور شہید و فکرو سوچ کڈ میں دل دو
 انکی شہادت کی برکت سے ظلمت کفر سوچ کڈ کی دور ہو باقیمازہ غاروں اور کنوئوں میں ڈالے جائیں
 مخالف ناپاک ہاتھ نہ لگانے پائیں ہر مہیون نے ویسا ہی کیا تمام غاروں اور کنوئوں اور سوچ کڈ
 کو شہد کی لاشوں سے بھر دیا پھر حضرت جوش محبت سے مقرر ہوئے ہر ایک کو یاد کر کے یوں شکلا ہا ہا

شہادت نامہ

خدا کی راہ میں یا درمے شہید ہو	جوان صالح و ہر سر شہید ہو	جویرے لشکر اسلام کے ہر اول تھے
وہی مجاہد و ہر ہرے شہید ہو	کوئی نہیں باز نہ جو جگہ پر ساد	مجاہدان مظفر کے شہید ہو
ریاض شرع پر امت میں خزانہ کی	امیر صاحب لشکر کے شہید ہو	شجاع و ستم دوران و ثانی بہرام
رفیق و صاحب خوجہ کے شہید ہو	کسے کے میں بکاروں کی گھاٹی ٹھوٹھو	نہر دین شیر دلاور کے شہید ہو
سحر سے شام تک شہر ہو گیا برباد	غزویو یوسف پیکر کے شہید ہو	کردین کس طرح سے انتظام شکر کا
تمام فوج کے افسر کے شہید ہو	امیر لشکر اسلام و یا در و نصار	رفیق و بجائی برادر کے شہید ہو
سیاہ پوش ہر چرخ کبود اس غمتے	ذہبے شریع پیہر کے شہید ہو	جو زرنگاہ میں بڑے بڑے ام کرتے
وہی دلاور و صفر کے شہید ہو	پھر گھوڑے سے اوتر کے تازہ و ضو کر کے	عبد نما زلفہ دفن شہدا پر

نہاؤ جنازہ پڑھکے دعا سے مغفرت زبان پر لائے وہاں سے سورۃ فتح پڑھکر سوار ہوئے مہرہ بانی
 نہوے سکندر دیوانہ فہم و فراست میں فزانہ سر حلقہ عاشقان محبوب اللہ تھا صاحب خاص تہوہ
 بارگاہ تھا حضرت ابراہیم بن ادہم کے سلسلہ میں مرید تھا بڑا سید تھا ہمیشہ ادھیڑوں کے طریق پر مہربا
 برہنہ پتھری لیے جلو میں پیادہ پار لہتا تھا اور گنگنل ایک رفیق قدیم کا کتا بھی ساتھ لگا رہتا تھا
 یہ دونوں پیش و پس ہمراہ ہوتے جلو در شاہ ہوئے غازیوں نے تلوارین میان سے نکال لین چھپا
 سنبھال لین آئیں میں کہتے تھے آج وہ تلوار کر نیگے غنیمت کو دم میں فی النار کر نیگے میدان سے
 زندہ نہ پھر نیگے شہادت کی چاہ میں جان دینگے رسم کی گو تھرا نیگی زمین چکرانیکی خاتمہ باخیر ہو ہم تین اور
 جنت کی پھر وہاں نماز اللہ کے ہر کارون نے اپنے غول کی راہ لی جیشون کو خبر دی ہو شیشا ہو ہوا ماؤ
 پیکار ہو ہو شہید خدا کے یادگار نے خود بدلت قصد جہاد فرمایا ہر شیریان بھرا ہوا میدان میں آیا پھر
 آج شمشیر ہوا ہوا مگر کڑا ہوا کجا جب تلوارین کھینچ کر دوچار ہو گئے ناسی شعلہ شمشیر سے جاکر فی النار ہو گئے
 تلوار آسانی کی آہ آٹھائیں گے فوراً جل جائیں گے فتح و نصرت ساتھ ہی تلوار کے قبضے پر ہاتھ ہو
 چکت تلوار کی آفتاب کو شرماتی ہو لپکت چھلکی جاتی ہو ایک ایک ہزار دینہر بھاری ہو گا زندگی سے جی
 عاری ہو گا بیستہ ہو گا وہ تلاطم کہ دل کو ہلکا ہلکا شمشیر و نکی دھارون میں بھین گھاٹ ملیگا
 یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ دور سے گرد اوٹھی سلطان ذیشان نمود ہوئے آگئی آن میں موجود ہوئے
 بیت تھا شور کہ دیکھو وہ دلہ آن ہی پونچا پونچا لو سائے بھرا ہوا شیر آن ہی پونچا پونچا آستے ہی
 فوج عت پٹ ہو گئی باجم لپٹ ہو گئی تلوار چلنے لگی زمین دہنے لگی برق شمشیر سلطان الشہداء جس
 در سے سر پر پڑتی تھی دو پارہ کر کے تنگ سے چست گذر کے زمین میں لڑتی تھی روح سے ہنسے ہنسے
 راہ بناتی تھی فقر سقر میں منہ چھپاتی تھی جانوں پر وبال تھا جگان محال تھا آتش شمشیر نے موت کا بازار
 گرم کر دیا غنیمت کو لوہا آب شمشیر سے بجھا کر نرم کر دیا ہڈیوں کا چونا بنایا خاک میں ملایا غازیوں کی تلوارین
 بے غنا ت ہوئیں دم میں معین صاف ہوئیں لغوہ بکیر بلند ہوا در تو بے بند ہوا دم میں بیدم کر کے
 مرغی بچون کو لوگ دو بجگا دیا میدان مار لیا اور غازیان جوار نے بھی پائے شہادت کا پایا حورون کو
 گلے لگایا جس غازی کی روح نے اوٹ کر دیکھا سائے حوریابی ہاتھ میں شراب طہور لیے نظر آئی
 سلطان الشہداء کی خبر حیرت گاہ جاتی تھی سو اسے لاش شہداء کے کوئی سے نظر نہ آتی تھی اللہ کے ضبط
 اسپر بھی ذوق مشاہدہ الہی میں دل کمال تھا چہرہ مبارک شوق شہادت سے الال تھا یہ استعمال اور
 رتبہ کمال سو اسے خاصان خدا کے کسے نصیب ہو وہی تحمل ہو جو خدا کا حبیب ہو قصہ مختصر رہا شہداء

اور بہر دیو نے بھاگ کر ایک ٹیکے پر مقام کیا دم کیا پھر خندقون کی آٹھ سے باغ کے گرد گھمڑے فوج
 قلیل پر جو باغ میں پہنچ رہی تھی تیر بجائے ناگاہ تیر قضا سے شہر دیو کی کمان سے سر ہوا سلطان الشہا
 کی شہرگ پر کار گر ہوا سکندر دیو ناخدا شکار پرانا برا بھٹا اوستے فوج گھوڑے سے اوتار لیا اسی جھو
 کے نیچے لٹا دیا ستر طہر زانو پر رکھ کر رونے لگا رو سے مبارک قبلہ رو کر کے بقیار ہونے لگا سلطان الشہا
 نے آنکھ کھول کر محبت سے نگاہ کی آنسو بھڑے متبسم ہو کر صدہ دروے آہ کی کلمہ شہادت زبان پر آیا
 دنیا سے انتقال فرمایا اکیسویں رجب صا دق کیشنبہ شنبہ ۵۷۰ ہجری میں عالم کو پور فرمایا اجیر میں غلو
 فرمایا اٹھارہ سال گیارہ مہینے جو بیس روز دنیا کی ہو اکھائی اونیسویں سال اول وقت عصر روز یکشنبہ
 جو ۱۱ مہینہ رجب ۵۷۰ ہجری کو بہار رجب میں جہاد کر کے شہادت پائی رجب پاک کا سببہ خاص سے وصا
 الکوہ حبیبہ الوصل الخبیبہ کا حال ہوا بک اخیار عندہ دیکھنے سے حیات ابدی کی بشارت پائی

تاریخ شہادت اس آیت سے ہاتھ آئی

قطعہ تاریخ از آیہ کلام اللہ شریف

بود ذاتِ عالی شش شمع نبی را منتظم
 خود خدایہ بود بک اخیار عندہ دیکھنے سے

حضرت مسعود غازی شہر شہدا سے ہند
 یافت از حق چون حیات ہمدی تاریخ سال

ایضا فارسی

شہدائے اللہ نین دار فنا با غر و جاہ
 ز درویش کلمہ وصال قبلہ ایمان پہ پناہ

حضرت مسعود غازی و اہل کسرت آگ
 سال تاریخ شہادت در سن ہجری ہفت ہجری

ایضا اردو

آہ ای و احوان شہید ہو
 ہجری سال شہادت مسعود

مہریت آسمان شہید ہو
 قبلہ گاہ جہان شہید ہو

سکندر دیوانہ یہ حال دیکھ کر دیوانہ ہو گیا تپش و حواس سے بیگانہ ہو گیا ایک فوج جگر پر سوڑے مارا
 لشکر یون کو بکار یا روتا قیامت آئی سلطان الشہا نے شہادت پائی یہ سکر تمام لشکر یی چلانے لگے
 بچھا طرین کھانے لگے عجب کرم تھا وحش و طیر کا از دام تھا زمانہ تیرہ و تار ہوا شفق فلک سے خون
 برسا شہر نمودار ہوا آسمان تھرا یا زمین میں زلزلہ آیا ہجر و بکال و ڈاکر آنسو بہانے لگے جن جن میں فریاد مچانے لگے فوج
 فرخت کوار تکیا تو رو کو فروغ و صل کلام دیا رجب مبارک کو گلگشت فروس کی بشارت دی ملائکہ نے اشہادت
 کی شہادت ادا کی آغوش غازیان جانبا ز نے زندگی سے ہاتھ اوٹھائے سکواریں کھینک کر مقابلے پر آئے
 ایک مرتبہ غنیم پر ٹوٹ پڑے دل کھو کر لڑے شام تک سب شہید راہ خدا ہوئے ہجر رحمت میں شہید ہوئے

حیات ابدی پائی جنت ماتہ آئی کوئی زندہ نہ رہا وہی کیا جو کہا سکندر دیوانہ نے ہنر ہاتھ لکھا یا تو فو قہ
 کے نیچے سے نہ سر کا یا قدم مبارک پر گر کر مالک پر خدا ہو گیا شہید ہو کر حق خدمت سے ادا ہو گیا اس
 مادہ تنگ بھی چند تیر کھا کر سیدم ہوئی مالک کے ہم قدم ہوئی جب رات کی اندھیری چھائی فوج غیبی باغ
 میں آئی چاندنی میں سلطان الشہدائی لاش تلاش آئی خدا نے اُنکی آنکھوں میں خاک ڈال دی ایسی
 اندھیری آنکھوں میں چھائی کہ لاش نظر آتی پھر سوچے بیان مسلمانوں کا خون گرا ہی ہمارا گھر ناروا رہی
 اب لشکر میں جا کر زندہ مردہ کا شمار کرینگے صبح اگر دیکھ لینگے یہ سوچ کر غول بیابانی نے باغ سے قدم
 اٹھائے اپنے مقام پر آئے تاجح ہندی میں مسطور ہی اچانچ برہمن کی زبانی مذکور ہی کہ وقت نصف
 شب اسی رات کو سلطان الشہدائی نے شہر دیو سے خواب میں فرمایا کہ تو مجھ کو شہید کر کے اپنے دیے
 پر آیا اب چاہتا ہی کہ دنیا میں آرام کرے حکمرانی کا کام کرے یہ امر شکل ہی صبح تو بھی جنم واصل ہی وہ
 یہ خواب دیکھ کر گھبرا گیا خوف سما گیا بیان سگ سنگسل رات بھر شیر و نکی لاشیں گیدڑوں سے بچا گیا
 سر ہائے حضرت کے ماتم میں چلا گیا اور دو تین مسلمان جو باغ میں زخمی ہو سکتے تھے اوتھہ نہیں سکتے
 تھے شب شب افغان و خیران میر سید ابراہیم پاس آئے سر ٹیٹا ملائے کہ تجر ہی قسم ہوا کا خانہ
 درم ہوا مالک نے شہادت پائی قیامت آئی سید صاحب حضرت کے ہم عمر و ہمیشہ میں تھے نہایت حسین
 تھے بڑے دوست تھے ایک جان دو پوست تھے سلطان الشہدائی نے جب ارادہ جہاد کا کیا تھا سخت
 اسباب کے واسطے مع شاگرد پیشہ کے بہر ایچ میں آپ کو چھوڑ دیا تا یہ حادثہ سر سکتے کے عالم میں
 خاموش ہوے جگر تھام کر بیہوش ہوے ایک ساعت کے بعد جب ہوش آیا ہمارے میں سے فرمایا کہ ہم حضرت
 کے ہمراہ یہاں آئے تھے غلو ساتھ لائے تھے وہ دنیا سے منہ موڑ گئے ملکوتنا چھوڑ گئے اب ہم یہ صورت
 کے دکھائینگے لوگوں کو کہ جانیگے جسکو مرنا ہو ہمراہ آئے وہ نہ رخصت ہو جائے تمام لشکر نے دست بستہ عرض کیا
 یہ کون بات ہی ہمارا آپ کا لب گوشت ہی مر گشت در میان ہی صبح موت کا سامان ہی رات کو راہ بھول جائیگے
 تاریکی میں وہاں کیا بنا بینگے دکنی روشنی میں اڑینگے شہر خاموشان آباد کرینگے سید صاحب نے فرمایا ہمارے
 حواس بجا نہیں کچھ سمجھنا نہیں جو بہر ہو کر دیکھنا رازار و ننے لگے بقیہ رہنے لگے اہل لشکر نے کرام
 مجاہد طبقات ارض و سما کو ہلایا عجب عالم تھا جو ان مرگ کا ماتم تھا سید صاحب سر و سینہ پر ہاتھ مارے
 تھے اور یہ کلمات ماتم ادا کر کے واسیہ پانچا کرتے تھے ماتمنا مسہ

قبیلہ دو جہان کا ماتم ہی	کعبہ رستہ ان کا ماتم ہی	سرور سروران کا ماتم ہی	خضر و خضران کا ماتم ہی
پیشہ ہم پریم ہی چشمہ نیرم	قبیلہ مومنان کا ماتم ہی	حشر پانچ نو جوانوں میں	رحلت نو جوان کا ماتم ہی

ایک عالم میں ہر یکا لکھ خاکساران ہند میں نالا کیون نہوئے چرخ غلی بوش جھیر سا جکے در کا ہر خود حور و عثمان میں آن گز سر	آج صاحب قرآن کا نام ہے قطب ہندوستان کا نام ہے آفتاب جہان کا نام ہے اوس فلک آستان کا نام ہے غلام کے کاروان کا نام ہے روکے کیہ کہ باہر غیر فلک	چرخ پر ہر سیاہ پوش رحل رو ہے میں فلک حور ملک تھا جوا واد حیدر کرار ملک الموت بھی کتے میں خاصہ بارگاہ رب جمیل میرے ابرو ملک کا نام ہے	ہند کے سیمان کا نام ہے شاہ جنت مکان کا نام ہے اوسی شیر زبان کا نام ہے شاہ عرش آستان کا نام ہے مردہ امتحان کا نام ہے
--	---	---	---

اسی عالم میں روتے روتے قبر پیش ہو گئے آخر شب نام کو سو گئے خواب میں ایک ٹیکرا بلند نظر آیا گھبرا
ہشت سے اترستہ پایا دیمیان میں سلطان الشہداء لباس سرخ تخت مصرع پر زیب انجمن تھے گرد شہدا
لشکر حلد مانے بہشت در حلقہ زن تھے ملائیکہ قہر شاہی پھراتے تھے عثمان چور ہلاتے تھے سید صاحب
ہر چند اوپر جانے کا ارادہ دل میں لگاتے تھے راہ پاتے تھے سلطان الشہداء نے دیکھ کر فرمایا ابھی تمہارا وقت
نہیں آیا صبح دنیا میں چند کام بناؤ گے شام تک سرخو ہو کر تھارے پاس آؤ گے یہ تو کار اسپادیہ تنگ پا
سوار ہو کر کی طرف کو روان ہوئے سید صاحب تیچھے دوران ہوئے عرض کیا جو حکم پاؤں بجا لاؤں
فرمایا وجوہ ظاہری ہمارا باغ میں موئے کے نیچے بے گور و کفن کی کوت و سلاح زیب تن کی اور کنگڑا
کی بھی پانیتی لاش کی اسپادیہ بھی ایک طرف پاش پاش کی اور شہداء بھی بچان میں ملائیکہ گلبان میں
تم سبکو دفن کر دے شہر دیو سے ہمارا اندا اس لواحقین تمہارا بھی کام تمام ہو گا شہیدوں میں نام ہو گا
خواب دیکھ کر سید صاحب بیدار ہوئے جوش محبت سے شہادت کے طلب گار ہو کر زندگی نے لکھنا فوراً
غسل کر کے جامہ گران بہا پہن کر عطر لگا یا پھر بلیڈروں کو عہرا لیا فوج کو چپ رہت کیا باغ میں اگر جہد مبارک
کو مع کوت و سلاح جوئے کے تیچے عین شہادت گاہ پر جب و معیت دفن کیا اسکندر دیوانہ کو بھی برابر
قبر بنا کر رکھ دیا پھر گھوڑی و فنائی ہر ایک شہید کی جا جا قبر بنائی صحیح کنڈ پر خاک تودہ بنایا شہدا کو چھپایا اوس
روز سے ظلمت کفر سورج کند کی دور ہوئی وہ زمین برکت اسلام سے پر نور ہوئی اب زیارت گاہ جہان پر
ہم تلبہ آسان کی سلطان الشہداء نے حالت جذبہ میں میان رجب سے جو فرمایا تھا راز الہی سنایا تھا
وہ اب نظر آیا ملائیکہ نے برکت شہداء سے سورج کند کو نور اسلام سے مہر منور کیا پھر سید صاحب نے
اپنی قبر بھی متصل قبر سکندر دیوانہ کے بنائی پھر پھر میں اس کام سے فرغت پائی میدان میں آئے
مخالف گھبرا گئے کچھ لشکر اسلام سے نہ جاؤ کیا باغ میں بٹاؤ کیا راز شہر دیو نے میدان لیا سید صاحب
سے مقابلہ کیا آرائی ہوئے لگی معافی ہوئے لگی سید صاحب جوش حیدری سے گھوڑا چمکا کر سامنے آئے

شہر دیو کو لاکر زبان پیر لگا اوجوان اگر مدعی مقابلے پر آنا نہ ہو کھا وہ بھی طیش میں آکر دوچار ہوا فوراً فی النار ہوا پھر سید صاحب نے بھی شہادت پائی یاروں نے اسی قریب تک لاش پونچائی جب تجنیز و تکفین سے فراغت کی میدان میں پوش کر کے سب نے خلدیرین کی راہ لی فقط حیدر شاہ گاراورد و غلام سلطان الشہداء کے زخمی زندہ بچکر بہرائچ آئے مدت العزیزت جباروب کشی کی بجلائے اور جس جس ملک میں ہضرت کے مکتبہ تھے بڑے بڑے سردار تھے بعد آپ کے سب نے شہادت پائی اسلام کی بیخ جامی ہر شہر و دیار میں ایک نہ ایک شہید لشکر سالار مسعود ہر قبیلہ و کسی موجود کوئی مقام خالی نہیں ہر کل ہندو یوگین ہر ان سب محاربات الشہداء میں پانچ کروڑ باوقن لاکھ پچھتر ہزار سات سو تالیس فوج مخالف کے مقتول شمار میں آئے ایک عرصے کے بعد سید حاجی احمد و سید حاجی محمد سالار ساہو کے ملازم تھر تھر سے ہرائیج آکر مجاور کھلائے سلطان الشہداء اپنی زندگی میں انکو بہت مانتے تھے عزیزوں کے برابر جاتے تھے بعد شہادت کے بھی وہی مہربانی فرماتے رہے نذرین دلواتے رہے اب تک انھیں کی اولاد و مجاور و فرزند سوا آنکے دوسرے کو نذر دینا بیکارہ قصہ بعد شہادت سلطان الشہداء کے منظر خان نے بھی انتقال کیا یہود نے انکی اولاد کو اجیر سے نکال دیا دو سو برس سے زیادہ پھر ستم پرستی کی جاری رہی

یہودی عملداری رہی +

حضرت خواجہ عین الدین شہین کا عہد تھوڑا مینراجہیر آنا جوگی صیال وزیر و مرشد تھوڑا کا ایمان لانا پھر شہاب الدین غوری کا آنا تھوڑا پر فتح پانا قطب الدین ایبک کو دہلی کا حاکم بنانا خود غزنین کو چلے جانا

صاحب تاریخ فرشتہ کا خلاصہ بیان ہے کہ مولد حضرت خواجہ عین الدین شہین کا بلدہ سبستان ہے حضرت نے خراسان میں نشوونما پایا پندرہویں سال فلک نے یتیم بنایا جب حضرت کے پدر بزرگوار خواجہ عین الدین نے وفات پائی حضرت کو میراث میں ایک باغ اور کچھ املاک باقہ آئی ایک روز حضرت سیلغ میں دل ہلکا تھے درختوں کو پائی پونچاتے تھے کہ ابراہیم مخدوب قندوزی باغ میں آئے حضرت انھیں سایہ درخت میں بٹھا کر خوشنہ انگور و ربوہ لاکر آداب بجالائے مخدوب صاحب نے کچھ مینا نفل سے نکالا جبار حضرت کے جہن مبارک میں ڈالا فوراً نور آنکی نے آئندہ دل کو منور کیا حضرت نے باغ و املاک بیچ کر کے مساکین کو کھلا دیا ایک عرصے تک سرفرو و بھارا میں حفظ قرآن و علوم فاضلہ کی تحصیل کیا پھر عراق کا رخ کیا

مقصد ہارون نواحی نیشاپور میں حضرت عثمان ہارونی سے بیعت کی ڈھائی سال میں ریاضت شاقہ کر کے ثنبت
 لی حضرت حاجی شریف زہنی جکا تھج میں دریا سے کالی کو پر غرار ہوئے صاحب تاثیر ہیں حضرت عثمان ہارونی
 کے پرہیز اور حضرت حاجی شریف زہنی کو خواجہ ہود و دہشتی و خواجہ ناصر الدین چشتی و خواجہ یوسف چشتی
 و خواجہ ناصر الدین ابو محمد چشتی و خواجہ ناصر الدین چشتی و خواجہ اسحاق شامی چشتی و خواجہ ممتاز دینوری و خواجہ جیسر
 لہوری و خواجہ مدنیہ مرغشی و حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم و خواجہ فیض علی عیاض و خواجہ حبیب عجمی و خواجہ
 حسن بھری و حضرت مرتضیٰ علی اکرم اللہ و بہ جناب سالٹا صاحب صدر مطہ علی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سلسلہ بیعت شریف و اگر
 ہر دلی اندر پر رسول مختار حضرت معین الدین چشتیؒ سے اوّل میں قائم الملیل و صایم النار رہ کر بہت ریاضت
 کی عرصے تک نماز فجر عشا کی وضو سے بڑھی ایسی عبادت کی تھتے میں ایک بار پنج منقلان نان خشک
 پانی میں بھگاتے تھے روزہ افطار فرماتے تھے دنیا کی نعمت سے دل اٹھایا ایک پوشش دقائی کو
 ستر عورت بنایا اسے جہان تک چاک پاتے پارہ کندہ پاک کا پیوند لگاتے جب مرشد سے فرقہ خلافت کا
 لیا میندا کا قصد کیا اتنا سے راہ موضع سنجار میں حضرت غم الدین کبریٰ کی ملاقات کو آئے مگر حضرت غم الدین
 کبریٰ قبیلہ جبل میں جو بغداد سے سات کوںس تحت کوہ جودی پر واقع ہوئے تشریف لے گئے تھے حضرت وہاں
 نے ملاقات بغداد تشریف آئے شیخ اود الدین کرمانی کو فرقہ خلافت کا دیا اور شیخ اشعوف حضرت شباب الدین
 عمر شہروردی نے بھی حضرت سے کسب فیوض حاصل کیا پھر سجدان میں شیخ یوسف سجدانی سے ملاقات
 کی اور تبریز میں شیخ ابوسعید شیخ جلال تبریزی کے مرشد سے چندے صحبت رہی اور صفدان میں
 شیخ محمود اصغری سے ملاقات کی وہیں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے مرید ہو کر حاصل کرا تا
 کی اور ہنگام وفات حضرت نے وہی پوشش دقائی دہلی میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کو عنایت کی
 دہلی کی ولایت دی وہ پوشش حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر و شیخ نظام الدین اولیا و شیخ نصیر الدین چراغ دہلی
 درجہ بدرجہ تبرک پاتے آئے فیض دھاتے آئے پھر دو سال خرقان میں قیام فرما کر استر آباد میں اگر شیخ
 ناصر الدین استر آبادی سے عرصے تک فیض کامل حاصل کیا پھر حرات ہو کر شہر سبزوار کا رہتے لیا حاکم سبزوار
 یا دگار محمد کو فسق و فجور و جوہر و تم کی عادت تھی نہایت تند مزاج اصحاب کبار کے نام سے عدالت تھی آج بھی
 باغ میں لب حوض بعد غسل و دو گنا ادا کر کے وہیں تلاوت قرآن میں سر جھکایا درویش ہمراہی نے
 خون سے علیحدہ زیر دخت بستر جایا اس عرصے میں فراشوں نے حضرت کے پہلو میں لب حوض فرش بچھایا
 جب یا دگار محمد باغ میں اگر چند تنگوار و نیر جھلایا حضرت نے نگاہ گرم سے سرا دھایا اسنے سرد ہو کر غش کھا کر
 سر جھکایا چند تنگوار دہلی بجا بہت حضرت کی اجازت سے درویش ہمراہی نے سہم اندہ کر حوض کے پانی کا چھینٹا

اوسے ہوش میں آکر قدم مبارک پر سر جھکا کر توجہ نفعو کا کیا پھر وہیں مال و ریاست رعایا ہی محتاج و مقدار کو دیکر جو رو کو بھی طلاق دی پھر اسی حضرت کی اختیار کی حضرت نے مرید کر کے راہ سلوک بتائی حصہ شادمان پر لا کر خلافت عنایت فرمائی پھر بلخ میں تشریف لائے میدان میں تیر سے کلنگ کا شکار کر کے کباب لگا دیا وہاں حکیم مولانا فیاض الدین فلسفی وہاں نے مدرسہ بنایا تھا تعلیم کا نقشہ جمایا تھا علم تصوف کو نہ مان جاتے تھے نہ تحقیق جانتے تھے اتفاقاً حکیم صاحب بھی اسی وقت ملاقات کو آئے حضرت نے کباب کھلائے حکیم صاحب کے ہاتھ پالون پھول گئے حکمت بھول گئے عیش آیا بیہوش ہوئے علوم فلسفہ فراہوش ہوئے حضرت نے پس خوردہ اپنا کھلایا حکیم صاحب کو ہوش آیا حکیم صاحب نے کتابوں کے پرزے اور اگر حروف غلط کا نقشہ پانی سے مٹا کر بیعت کی حضرت نے تعلیم کامل کر کے بلخ کی خلافت دی وہاں سے غزنین میں شمس العارفین حضرت عبدالواحد مرشد شیخ نظام الدین ابوالوہید کی ملاقات کو آئے پھر لاہور اور دہلی ہو کر دسویں محرم ۷۷۷ھ ہجری میں اجیر تشریف لائے جب سلطان شمس الدین التمش بادشاہ اپنے پیر بھائی کے عند سلطنت میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی ملاقات کو دوسری بار دہلی جا کر اجیر میں آئے سید قہر الدین مشہدی خٹک سوار سید حسین مشہدی حاکم اجیر کے چچا نے خوب میں حضرت امام جعفر صادق سے حکم حضرت رسالت پناہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا اپنی دفتر جو ان جلیلہ کو حضرت کے عقد میں لایا خدا نے اوس عقیقہ سے حضرت کو اولاد دئی سات سال نکاح کے بعد حضرت نے فردوس برین کی راہ لی اور صاحب مرات مسعودی نے یہ تحریر فرمایا کہ جب ہند میں پھتورا نے بت پرستی کو کثرت رواج دے کر مسلمانوں کو ستایا حضرت قطب الشیخ خواجہ معین الدین چشتی حکم خدا کو بے مدینے آئے وہاں سے حکم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہند کی ولایت پاکر دسویں محرم ۷۷۷ھ ہجری میں اجیر تشریف لائے جوگی جیپال پتھور کا پیر تھا اول درجے کا وزیر تھا اوسکو تصرف ولایت سے مسلمان کر کے مرید کیا مگر پتھور اپنے مرشد کا کتا بھی خیال میں نہ لاتا تھا ہمیشہ حضرت کو ستاتا تھا حضرت نے تنگ ہو کر دعا سے مذہبی سلطنت یہود ہند سے روکی اسی زمانے میں دوسری بار سلطان معز الدین سام لقب شہاب الدین غوری غزنین سے دہلی آئے پتھور کو مار مار کر قبضے میں لائے ملک قطب الدین ایک اپنے غلام کو دہلی کا حاکم کیا خود غزنین کا رہتا تھا قطب الدین ایک نے بکت دیا خواجہ صاحب سے تمام ملک ہند کو سر کیا مگر لغو نوزیر فرمایا اسلام نے رواج پایا مسلمانوں کو بسایا پھر میر سیحین مشہدی خٹک سوار کو اجیری کی حکومت دی خود دہلی میں سلطنت کی سید صاحب شہید ہوئے خوش سیر اصطلاحات صوفیہ سے بہرہ ور صلاح و تقویٰ سے آراستہ تھے اور کیا امتد کے صحبت یافتہ تھے

حضرت کی صحبت سے فیض روحانی حاصل کر کے بیدار ہو کر اسلام کی طرف مائل ہو کر اکثر ہندو کو حضرت کی خدمت میں حاضر لاتے تھے راہ اسلام پر لگاتے تھے آخر سید صاحب نے اچھین شہادت پائی حیات ابدی پاتھ آئی قلعہ قدیم اجیم میں فراری مشہور ہر شہر و دیار پر اوس زمانے سے اب تک کسی غیر اہل کتاب نے ہند کی سلطنت پر دخل نہیں پایا اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے یہ فرمایا کہ خدا و اما اولیا سے بچاے انسان انکی دعوت مقدم جان کر حق خدمت بجالائے حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے میرے روبرو چھوڑا کہ حق میں دعا ہوگی سلطنت اہل کی حضرت پہنچتے جاتے تھے جذبے میں فرمانے تھے یا رب کوئی ہندی غیر اہل کتاب ہند میں بادشاہ ہو اسلام کا پیر اتباہ نہو چنانچہ اکثر کرامات حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے ظاہر ہیں خواص و عوام ماہرین اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور سلطان الشہداء کا ایک زمانہ جو عوام کے زبان زد ہے غلط از حد ہے سلطان الشہداء نے شہدہ ہجری زمانہ حضرت خواجہ ابو محمد بن احمد چشتی میں نمود فرمایا اور شہدہ ہجری میں رتبہ شہادت کا پایا اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی دو سال کے بعد فوت آئی چھٹی رجب ۷۱۳ ہجری میں جمعہ کے روز تالیف ہوئے بس کی عمر تین دہائی تھی و اللہ اعلم بالصواب

۱۔ صلوات علیہ قطعہ تاریخ

حب معین الدین چشتی قطب دین	دہ غانی سے گئے خلد برین	یہ عنایت نے لکھا سال ۷۱۳
بادی مقبول رب العالمین		

کرامات سلطان الشہداء کا بیان ہے اسیر کی اولاد ہونیکے داستان ہے اور سید رکن الدین و سید جمال الدین کا ولایت سے آنابی بی زہر کا مراتب سلطان الشہداء شکر عاشق ہو جانا پھر ضیاء چشم پاکر روضہ مبارک بنا کر خود جارب کشتی کر کے وہیں رحلت فرما نا ماہ حبیبہ میں سیلے کا رواج پانا

یہ سلطان الشہداء کی اول خوارق عادت ہے پہلی کرامت ہے کہ موضع نکرور میں ایک اسیر کی جو رو باجھ سے اوٹکی ساس نے غصہ میں کہا اچھو بانجھ مجھے صورت نہ لکھا گھر سے نکل جا میں بیٹے کی دوسری شادی کر لاؤں گی جس سے پھل پاؤں گی وہ روتی ہوئی سلطان الشہداء کے فراری آئی خادموں کو اپنی داستان سنائی خدام نے کہا اگر تو بڑی سلطان الشہداء سے اولاد کی التجا کر لینی صدق دل سے دعا کرے گی خدا کو منظور ہوگی یہ بنامی دور ہوگی افسے فرار و رور کر بیٹے کی دعا کی پھر اوسکے نسوہنے

اگر بی بی التجا کی اور شیرینی کی نذر مان کر جو روگو گھر لایا اسی رات لطفہ قرار پایا پھر تو ہر شب دو فتنہ کو وہ اس پر
مع جو رو اور دیمان کے مزار شریف پر جاتا تھا شیرینی چڑھاتا تھا رفتہ رفتہ اکثر حاجت مند آنے لگے دو فی طریق
لانے لگے اوس زمانے میں تازہ عروج گلوں تھا خدا کو نذر بے روح پاک حضرت خلیق کی حاجت روا کرنا منظور تھا
بہت اندھے بہرے لوے لنگڑے شفا پاتے تھے مراد مند محروم بناتے تھے چنانچہ اوس زمانے میں
سید کریم الدین و سید جمال الدین مع اہل و عیال ہندوستان تازہ ولایت آئے رودولی میں مکانات
بنائے سید کریم الدین کے دو فرزند نیک اختر تھے اور سید جمال الدین صاحب صاحب دختر تھے زہرا نام
تھا آفتاب غلام تھا بارہ برس کے سن میں نابینا تھی سن میں ماہ سیما تھی سید صاحب کو نابینائی زہرا کا
بڑا ملال تھا صدہ سال تھا اکثر لوگ جو ہر رائج سے آئے یہ زبان پر لائے کہ جو حاجت مند سالار مسعود کے مزار پر
جاتے ہیں مراد پاتے ہیں بہت اندھوں نے ہمارے سامنے آٹا بٹا پاک کی خاک آنکھوں میں لگا کر
ضیا جی چشم بانی اور امیر کی بھی داستان سنا لی تب سید صاحب نے صدق دل سے بیانی نور دیدہ
کی خدا سے منت کی تعمیر روضہ کی نیت کی اور گھر میں اگر یہ حال زہرا سے بیان کیا اس نے حکم عہد پیمان کیا
کہ اگر میں آنکھیں پاؤں کی مزار شریف پر جا روں کبھی کر کے مر جاؤں گی اور مذکورہ کلمات کا سن کر بے دستے
عشق میں مبتلا ہوئی نام پر خدا ہوئی اپنے یوسف کی چاہ میں زلیخا وار روتی تھی رات کو نہ سوتی تھی مسعود
مسعود بچا کرتی تھی سحرچی پر دے مارتی تھی ایک روز روتے روتے سو گئی غافل ہو گئی کان میں سلطان الشہ
کی آواز آئی زہرا گھر کر یہ زبان پر لائی خدایا اگر میں عاشق صادق ہوں اپنے قول پر واثق ہوں تو مسعود
صدقے سے ضیا سے چشم پاؤں ورنہ ابھی مر جاؤں ایک نظر جمال جان آرا دکھا دے نہایت کرا دے
فورا نور لب آیا اول حال جان آرا نظر آیا سلطان الشہ کو دیکھا ایسی بے قرار ہوئی کہ تیغھے دھڑی مٹا سید
ہوئی آنکھ کھول کر کچھ نہ پایا دل گھبرا ایا بڑا ملال ہوا خواب کا خیال ہوا زار زار روتے لگی چونک کر منہ آندو
سے دھوٹے لگی والدین گھبرائے دوڑ آئے نور لب کی آنکھوں میں نور نظر آیا کراست کا جلوہ پایا گریز ہوا
صدعہ فراق سے عجب حال تھا جیتا محال تھا کھانا پینا چھوڑا آرام سے منہ موڑا رات کو نہ سوتی تھی شہ
پیسے روتی تھی ایک شب خواب میں سلطان الشہ کی زیارت ہوئی ہر رائج آنے کی بشارت ہوئی صبح کو
زہرا نے والدین سے غصہ شب کدی ادا سے منت بنا سے روضہ کی تاکید کی سید جمال الدین سید کریم الدین
اگرچہ صاحب دولت تھے مگر اہل کمال درویش صفت تھے بڑے ولی اللہ تھے دختر کے رتبے سے آگاہ
تھے فورا سید جمال الدین نے سید کریم الدین کے فرزند کو زہرا کے حقیقی ماموں کے ہمراہ کر کے مع زہرا ہر رائج
روانہ کیا ہمراہ خزانہ کیا جب زہرا نے آٹا مبارک پر سر جھکا یا حضرت نے علم باطن تلقین فرمایا آنکھیں دل

مصدق کیا اور ولایت بھر جا احکام حاصل نہرا نے سب کے سماروں سے اول روضہ سلطنت بنوایا پھر سب
 سعید الدین کا مقبرہ بنوایا اور ایک روضہ صبح کڈ پر سب شہیدوں کے نام کا بنوایا پھر اپنا مقبرہ تعمیر کیا
 اور کبیر سید رکن الدین اور بی بی زہرا کے ماموں نے بھی محبت الہی کا مزایا دینا ترک کر کے وہیں دونوں
 نے ایک روضہ بنایا تمام عمر وہیں عبادت خدا کر کے وفات پائی اسی روضے میں قبر بنائی اور زہرا کا
 چوڑھویں رجب آغاز ماہ جیٹھ کیشنبہ کے دن میں اتھارہ سال کے سن میں دنیا سے انتقال ہوا مشوق
 حقیقی کا وصال ہوا سبحان اللہ ایک ہی عمر و تاریخ دروزر و مینے میں سلطان الشہد کی شہادت اور زہرا کی
 رحلت ہو کر فاصلہ مدت ہر فانی الشیخ سے فانی اللہ کا رتبہ ملا اور جہاں ابد اس کے ربیت نبائے روضہ
 اکثر بادشاہ آئے اور سمار ولایتی ہمراہ لائے مگر حضرت کو محبت زہرا سے ہی طریق پسند کیا سب کا عالم رویا میں
 نسخ فرمایا روضہ تبرکہ کے کچھ مین محراب قبلہ رویر کے پیچے سکندر دیوانہ کا مزار بھی متصل اس کے محراب مشرق
 کے درمیان روضہ زہرا کے پیچے قبر سید ابراہیم کی نمودار ہو یہ دونوں محب صادق روضہ سلطان الشہد
 و فرار زہرا کے درمیان مین بارام سوتے ہیں جو زائر مشرف زیارت شہو مین غلبہ محبت زہرا سے مجبور ہو کر فرار
 زہرا پر فاقہ پڑھ کر چلے آتے ہیں ان عزیزوں کو بھول جاتے ہیں اور مجاور جو فاقہ خوانوں کو لگا دھنیں کرتے
 ہیں اکثر اسکا صدرہ اٹھاتے ہیں مگر کچھ خیال مین نہیں لاتے ہیں غرض کہ بعد وفات زہرا کے اس کے والدین
 واسطے فاتحہ زہرا کے آغاز ماہ جیٹھ مین رودولی سے ہر رائج کو جاتے تھے سلطان الشہد اور زہرا کے
 نام کی برات ج کر محض عروسی پر کر ہر دوسرے عروسانہ بجالاتے تھے چنانچہ اب تک وہی طریق جاری ہے
 یہ قدرت باری ہے اکثر تاؤاقت ظاہر پرست اسکو بدعت جانتے ہیں مگر انہیں نہیں حضرت شیخ شرف الدین
 سیکی امنیری کی تحریر ہے کہ حسب تقریر کے علما سے ظاہر مین اپنے علم کے نقصان سے عارفوں کے فضل
 پر اعتراض کرتے ہیں علم ظاہر پر مرنے ہیں اگر علم باطن کا مزایا مین دیدہ دل سے دیکھ کر کہنے کو پہنچ جائیں
 راہ رہت پرائیں صدرہ ہلاکت نہ اٹھائیں چنانچہ حکایات صحیحہ اکثر ملفوظات درج کتاب ہیں کہ ان مین شیخ

اب چند ملفوظات اور حکایات کا انتخاب ہے پھر صفت ہند پر خاتمہ کتاب ہے
 پہلے جو نمبر کے معلم کتب جاہل خود پندار ظاہر پرست معلم الملوک و خرمست کی
 حکایت ہے صاحب مرات معلوم کی رت ہے

کہ اول عروج ظہور کرامات الشہد امین ایک جماعت کثیرہ جو غیر طرے ذوق و شوق سے گاتے تھے

چرویشان رنگ برنگ کے بنارس سے لاتے تھے ہزار سالار مسعود پر چڑھانے کو جاتے تھے جب جوہنور
 میں آئے یہاں کے خوش اعتقاد بھی ہزاروں چرویشان لائے اسی غول میں شامل ہوئے ہراتیچ کو بایل
 ہوئے تھر میں بڑا جوم ہوا ایک معلم کتب حاصل ظاہر رست بنکر کرامات اولیا کو معلوم ہوا شاگردوں کو ساتھ لیا
 ہجرت مجھ کر نہ دینے کا قصد کیا قریب پہونچ کر جاہا ہاتھ ڈالیں تلوار نکالیں کہ ایک ظلم خیز غیب سے معلم کا کام
 ہوا زمین پر چٹ کر اقصہ تمام ہوا شاگردوں نے اوتھایا منہ سیاہ پایا مکان پر لائے اہل شہر دیکھنے آئے۔
 شاگردوں کو غیرت تھی شہر والوں کو حیرت تھی تماشائیوں میں یہ مذکور تھے کیا اوست و صاحب قاضی جوہنور
 تھے جو بالان چھوڑ کر سندان توڑ کر قضا سے جوہنور کے ورثہ دار بنے جو مسئلہ کہ گے پانچویں سوار بنے غیب کی
 تھپیڑ کھائی نعمت قضا بائی اس عمر میں تیرہ مئی کا دہبہ لگایا روز سیاہ پیش آیا بیٹھے بٹھائے جان گنوا فی روٹیا
 ہاتھ آئی اٹھا صل معلم سکین کا تو یہ انجام ہوا قاضی جوہنور سستی میں بنام ہوا اوس روز سے خائف کو ولایت
 سلطان الشہ کا زیادہ اعتقاد ہوا ہر شخص مذکورہ روج یک خدا سے جو یاے مراد ہوا اتھی سمیت

میران خدا خدا بنا شند | لیکن خدا خدا بنا شند | نقل و نگاہیں خدایا اعتراض کرنا خطا ہے

نقل حجام کی

حضرت بندگی میان صاحب شاہ ولایت میٹھی نے اپنی رعیت میرانی حجام کو اصلاح بنانے کے لیے
 طلب فرمایا وہ گھبرا ہوا آیا حضرت نے باعث پریشانی کا استفسار کیا اوست جواب دیا میں گاہر ایچ جاتا ہوں
 فذوی بھی شتاق زیارت کا ہر جلد حضرت کی خدمت سے فرائع پاؤں جیلے کے راستہ جاؤں حضرت نے
 تبسم کیا تھپڑ مضمون لکھ دیا کہ کیوں خلق اللہ کو بیفائدہ بلاتے ہو احمق بناتے ہو اور بعد اصلاح خط کے رقعہ
 حوالے کیا تاکید کہد کیا کہ فلا نے باغ میں جس سوار سرخ پوش کو پانا رقعہ دیکر جواب لانا القصد جب حجام قریب
 بہراتیچ کے آیا ایک باغ میں سوار سرخ پوش پایا رقعہ دنیا تو فراموش ہوا سلام کر کے خاموش ہوا سوار نے
 کہا رقعہ ہمیں دو جواب لو اوست نے فوراً رقعہ کوت سے نکال کر پیش کیا استیج پوتل نے پشت پر یہ لکھ دیا
 کہ سجان اللہ آپ سے ایک سببی کا حجام رعیت میرانی محکوم نہ کرے سکا ہمیں ایک خلق کے منع کرنا کہو
 رقعہ لکھنا یہ کارخانہ خدایا اس میں اختیار کیا ہر پھر سالار مسعود غازی اپنا نام تاکہ ہراتیچ کو روان ہوے
 آنکھوں سے سنان ہوے اور حجام نے میٹھی میں اگر حضرت بندگی میان صاحب کو بندگی کی رقعہ دیکر رودا

افصل کبری

سلطان فیروز شاہ دہلی کی حکایت ہر مرآت مسعودی میں صحیح روایت ہے
 ایک روز والدہ شاہ فیروز دہلی میں بالا خانے پر جلوہ فرما تھیں خواہمین جا بجا تھیں راہ میں خلقت کا

از وہم نظر آیا ایک انبوه کثیر کو نیز بسے رنگ بزرگ بے گتے بجاتے پایا استفسار حال فرمایا خواص و نون نے دست بستہ ہو کر نیا کہ سالار مسعود کے مزار پر نیزے چڑھانے بہا رچ جاتے ہیں خدا سے مراد پائی ہو شاد دیا ہے بجاتے ہیں والدہ شاہ نے اوس وقت یہ منت مانی دل میں ٹھانی کہ جب سلطان فیروز ملک ٹھٹھہ کی مہم پر فتح پائیگا اور بغیر وزی سلامت گھر آئیگا تو تین سلطان کو سالار مسعود کی زیارت کو بہا رچ لیجاؤ گی ورنہ جو انہیز چڑھاؤ گی اور یہاں ملک ٹھٹھہ میں سلطان کی لڑائی لڑاؤ گی بھی بھگاؤ گی پھر بھی خدا نے سلطان الشہداء کے صدقے سے فتح عنایت کی سلطان نے اس سلطنت پائی کی راہ لی پھر شاہ فیروز ادا سے منت و حصول زیارت کو بہا رچ آئے تھیں ناواقف زبان پر لائے کہ اس روز منے مزار پاک نین ہو لوگ دھوکا کھاتے ہیں سہو سے زیارت کو آتے ہیں بادشاہ کو شک پیدا ہوا مزار پاک کا جو یہاں اوس زمانے میں سید محمد باہر قدس سرہ حیات تھے صاحب کرات تھے فی تحقیق ولی کامل تھے رستہ قربت کے حاصل تھے بادشاہ نے ملازمت حاصل کی نذر دی ستوق زیارت اظہار کیا مزار پاک کا استفسار کیا حضرت نے کچھ تامل فرمایا پھر یہ سنایا کہ فلاں روز و تاریخ اسی روز منی قبر سے سلطان الشہداء رونق افرام ہوئے ٹھٹھہ کی طرف بھٹھری و دو کو تشریف لیا ہوئے سینے دیکھا کہ طرفہ العین میں فتح کی پھر اسی روز منے کی راہ لی سلطان نے واقعہ روزمرہ طلب کر کے ملاحظہ فرمایا تاریخ و روز مطابق پایا سلطان کو سید محمد باہر کا اعتقاد ہوا امداد سلطان الشہداء سے شاد ہوا حضرت سہراہ زیارت کو آیا پھر لشکر یون کو بلایا اور خود مع سید محمد باہر و وزرے بر کھڑے لشکر یون کو زیارت کراؤ تھے چہرہ ہلاتے تھے سلطان نے اوس ۱۰۰ اللہ سید محمد باہر سے عرض کیا کہ کوئی گرامات سلطان الشہداء کی تازہ بیان فرما کیے قدرت خدا دکھائیے حضرت نے تبسم کیا فوراً جواب دیا کہ اس سے زیادہ اور کیا کرامت ہو خدا کی قدرت ہم شاہ و گدا دونوں برابر درباری کرتے ہیں گیس مانی کرتے ہیں لشکر کو زیارت کراتے ہیں چہرہ ہلاتے ہیں سلطان اگر جب بادشاہ تھا کمال دل حق آگاہ تھا اس کلمے کی تر کو باگیا ذوق شوق سلطان الشہداء دل میں سما شمس کی جود واقعہ نویس فیروز شاہ کا ہر اوسے مقدمہ اول کی پانچویں قسم میں لکھا ہے کہ سلطان فیروز شاہ کو شیخ علاء الدین نواسہ شیخ فرید الدین مسعود اجداد ہنس سے ارادت تھی خدمت فقر کی عادت تھی سادہ سحری میں مزار سلطان الشہداء کی زیارت کی ایک رات سلطان الشہداء نے خواب میں یہ بشارت دی روئے مبارک پر ہاتھ رکھ کر اشارہ فرمایا کہ عالم یہی قریب آیا وقت ہاتھ سے مذکور آفرخت کرد پھر آخر عمر میں سلطان مخلوق ہوا سر نہ ایا او صاحب فتقب التواریخ نے یہ فرمایا کہ سلطان دہلی میں آیا اپنے نواسے کو تخت پر بٹھایا خود گردہ صوفیہ میں نسل ہو کر عزت گردین ہوا پایاں مزار سلطان الشہداء کے مخلوق ہو کر گوشہ نشین ہوا اوس روز سلطان فیروز شاہ کی محبت سے اکثر خواقین و سلاطین نے سر موٹا یا مخلوق ہو کر عشق آلے کا مزار پایا یا

نقل سلطان محمد شاہ تعلق کی

تاریخ فیروز شاہی تصنیف شیخ ضیاء ربی میں تحریر ہے کہ جب سلطان محمد شاہ تعلق نے عین الملک کے فساد سے فراغت کی تو بنگالہ سے ہجرت کر کے مزار سلطان الشہداء کی زیارت کی مجاوروں کو بہت کچھ دیا پھر احمد ایاز کو لکھنؤ کی حکومت پر نامزد کیا اور خود وہاں سے مراجعت کی وہلی کی راہ لی تو شہداء اکثر بادشاہوں نے مزار شریف کی زیارت سے فیض ظاہر و باطن حاصل کر کے بتائیں خدا سعادت دینا و آخرت کی پائی مراد دینی و دنیائی

نقل حضرت راجی سید نور مالک پوری کی

شیخ محمدی فیاض سے روایت ہے کہ حکایت ہے کہ جناب طلبا لوقت حضرت راجی سید نور مالک پوری کے اولاد کی تمنا تھی تو جب سید صاحب کو خدا سے یہ التجا تھی کہ جب بمصدق سالار مسعود خدا سے بیٹا باؤنگی بہر کج جاؤنگی خدا نے فرزند ارجمند نیک فرجام سید مبارک نام عطا فرمایا سید صاحب کو مستورات کی روانگی میں غلغلہ تنگدستی پیش آیا ایک شب سید صاحب ذکر خدا میں مشغول تھے بیسمانی سفر سے ملول تھے کہ سلطان الشہداء اس پر مادیہ ننگ پر سوار تشریف لائے سید صاحب کے حجرے میں آئے سید صاحب سے فرمایا تم کو بہر کج نہ جان زیر باری تھی تمہاری تکلیف ہنسنے گوارہ تھی تم خود آئے سید صاحب فرزند کو لائے حضرت نے گوہرین شجائیا دعا دیکر مبارکباد سید صاحب نے دیکھا کہ ایک شخص سو پارہ بندہ گھڑی پکڑے کھڑا ہی جمعہ شہادت پڑا ہے پوچھا یہ کون مرد عالی مقام ہے فرمایا سکندر دیوانہ نام ہے دنیا میں ہمارا عاشق زار تھا ہر وقت کا عکسارتھا مے پر بھی سا ہے پنچھو ارفاق سے سُنہ نہ مولا زیر قدم شہادت پائی برابر قبر بنائی اب بھی ہمارے ہمراہ ہے ہر آخر خواہ ہے

نقل ہے

حضرت شیخ شرف الدین محمدی منیری سے ایک مرید نے کہا کہ ہر ملک و شہر میں اکثر لوگ حضرت سلطان الشہداء کی قبر بناتے ہیں فیض پاتے ہیں جواب دیا اگر خلائق تمام روئے زمین پر سالار مسعود کی قبر بنائیں حضرت طہایت حضرت ہر قبر سے فیض اٹھائیں حضرت کی ذات مجمع صفات ہے ہر دروازہ کرامات ہے ہر ذوق شوق عشق ہے اندازہ کا ظہور ہے فرار پاک پر طور کا نور ہے اہل دل سر جھکا تے ہیں درجہ ولایت کا پاتے ہیں بیت زسردانا خنر پائیت سدا سر ناز سے پیغمبر کعبا حد بہت حسنت راہنموز آغاز سے پیغمبر

نقل ہے

حضرت شیخ مخدوم اشرف جہانگیر نے اپنے بتائے گوین مکتوب میں سادات بہر کج کو نہایت مشہور النسب تحریر فرمایا اور یہ تسلیم فرمایا کہ حضرت سید ابو جعفر میرزاہ سے محکوم نیاز حاصل تھا یہ مرد خدا بڑا صاحب تقویٰ اہل دل تھا ایک بطوان مزار تبرکہ سلطان الشہداء میں روحانیت سلطان الشہداء حضرت خضر علیہ السلام و سید میرزاہ کو

انیک جا پایا اکثر حالات شیخت و مقامات شیوخہ کا حضرت خضر سے بطور ستفادہ ذکر آیا اوس زمانے میں
شائقین بار و زمان مبارک خضر علیہ السلام کے جمے تھے مگر ویسے ہی ٹاٹھے بنے تھے سبحان اللہ عجیب
صحبت تھی خدا کی قدرت تھی اس صحبت سے سلطان الشہداء کے مراتب اعلیٰ کا ثبوت ہر خاصہ رکاحی لایا

نقل میر

لفظاً میر سید علی قوام قدس سرہ میں یہ عبارت نظر آئی کہ حضرت میر خلفا کمال نے مثل شاہ موسیٰ کو وصیت
فرمائی کہ دو اسطے حصول قرب احدیت کی روحانیت سلطان الشہداء کی طرف رجوع لاکر اپنا امام جانور حج پاک
کو آفتاب عرفان سمجھ کر مانو اکثر اولیا حضرت کی روح پاک سے فیض پاتے ہیں رتبہ اعلیٰ کو پہنچ جاتے ہیں

نقل میر سید سلطان علی

شیخ مرتضیٰ نمبر و خواجہ بصلح الدین لفظاً میر سید سلطان قدس سرہ میں تحریر فرماتے ہیں اچھی کرامت سناتے
ہیں کہ میر سید سلطان نے دہلی میں قرب حوض سمی میان و سورج کُنڈ کے ایک قبر کُنڈ کے غار میں بارہ سال
بسر کی پھر کبوتر لکڑی کرامت نظر کی ایک مریض مہر و ص سانسے آیا اور ایک لپ ماوریننگ کے سوا نے اوسے
چلبک لگایا اور میر سلطان کو بلفظ ای درویش خطاب کیا آپ نے جواب دیا پھر مریض کو چند چابک ایسے
لگائے کہ وہ زمین پر گراوٹنے لگا فوراً تندرست ہو گیا چالاک و جت ہو گیا مریض تو بیل دیا سوار نے پھر چوڑی
کا خطاب کیا تیسری بار جب آئے قطب جہانگیر کا لفظ زبان پر لائے میر سید سلطان کبیر کے کتین روز پیشتر
میر سید سلطان کو یہ خطاب ملا تھا کہ اوس وقت تک کسی نے عالم شہادت میں نہیں سنا تھا میر سید سلطان
صاحب اس کرامت کی بشارت سے فوراً دو ٹوک سامنے آئے پوچھا حضور کرمان سے تشریف لائے جواب دیا
کہ جھٹکے ہر ولی اللہ کی دیک ولایت کا ہمارے ہاتھ ہی علی مرتضیٰ کا ساتھ ہی ہر لپ مقام ہی مسعود غازی نام
ہو تبہ اس کے میر سید سلطان بہر لپ میں تشریف لائے رقع مبارک سے فیض ہوا کہ درجے ولایت کے
پائے آتے ہزاروں تعرفات سلطان الشہداء مندرجہ کتب اگر تحریر میں آئیں دفتر میر ہو جائیں صبا مرام سعوی
فرماتے ہیں یہ سناتے ہیں کہ صد ہا تعرفات حضرت سلطان الشہداء کے جو فقیر پرکاری ہوئے سانسے
اکٹھو کن جاری ہوئے اگر شہ او سک تحریر میں آئے کتاب طول ہو جائے اٹھارہ ہزار عالم پروانہ وار
روضہ مبارک پر شاری ذوق و شوق حضور کی کام ہر چہ سے سے نمودار ہی رقع مبارک کے فیض سے
بہرہ پاتے ہیں رتبہ ولایت سے فایض ہو جاتے ہیں

صفت ہند

ایسے شیر و ن کی برکت سے پروردگار عالم نے بعد میں شیریں کے سہ کو وہ رتبہ اعلیٰ عاف فرمایا

جو کسی دوسری اقلیم کے حصے میں نہیں آیا

اول یہ کہ صاحب غیاث اللغات نے کتب معتبرہ مثل مفتح القلوب و شرح خمینی و شرح تذکرہ متق طوی و مراثی اخیال و تعویج البلدان و اکثر کتب سے ہر بلاد کو اقلیم پر انطیغ تقسیم کیا ہے جسے دوسری اقلیم میں عرب اور تیسری میں ہند کو لکھ دیا ہے اور اقلیم اول سے چارم تک جہان آبادی عرب کو تحریر فرمایا بلا ہند کا بھی حصہ لگایا چنانچہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و اکثر بلاد عرب مع بیشتر آبادی ہند مثل بنارس و اجمیر و گوالیار وغیرہ کے دوسری اقلیم میں اور لکھنؤ و اکبر آباد و دہلی و قنوج و رام پور و اکثر ممالک ہند کو مع بابل و بغداد و کوفہ و مابین بلاد عرب تیسری اقلیم میں تحریر کیا راقم نے ایک نقشہ مختصر فقط ملک عرب و ہند کا بقید نام و نشان ہر شہر کے بصورت تمام بعد خانہ جدول میں لکھ دیا جب اکثر صاحبوں نے ہر اقلیم میں ہند و عرب کو شامل پایا یا نہ پایا کتبہ تشریف و مکہ معظمہ و مدینہ منورہ تختہ ہند پر یہ قرطاس فرمایا دہلی کو دل ہند تر کہہ کو ناف ملک فرو دست کو پاؤں قرار دیا ہند کا اشراف الیاد نام کیا

دوسرے یہ کہ جب روح آدم علیہ السلام نے پہلے دل آدم میں جگہ پائی پھر زینات اگر چھینک آئی تمام جسم میں سرایت کی صانع حقیقی نے ذات خاص سے تجلی عنایت کی ملائک نے سجدے میں سر جھکایا عزرائیل ملعون نے منحرف ہو کر طوق لعنت کا پایا پھر شیت ایزدی سے زمین ہند میں کوہ سرزمین پر نزول فرمایا خاک ہند نے بڑا شرف پایا تو محمدی کا پیشانی الفوسے ہند میں ظہور ہوا کون و مکان پر نور ہوا شرم چا عشق و محبت کا اس سرزمین میں دفر ہو چکا کساراں ہند کا درجہ شہر صد ہا ولی اللہ کی زیارت ہو چکی ہے یا القیاس کی خاکساراں ہند کو بشارت ہو جب یہ رتبے ہند کے عیان ہوئے حضرت سلطان الشہداء ہند کی جان ہوئے روح آدم کی طرح پہلے دل ہند دہلی پر قبضہ پایا پھر ناف ہند تر کہہ کو منور کر کے بہار پنج کو زیارت گاہ بنایا اور تمام دستبندگان دامن دولت نے مثل روح کے حواس خمسہ کی طرح کل اجزاء وجود ہند کو نورانی بنایا ہر ملک میں شہید ہو کر عظمت کفر کو مٹایا جس منکر شیطان صفت نے ستر تابی کی طوق لعنت کا پا کر جہنم کی راہ لی اور جو مزار شریف پر زیارت کو جاتے ہیں منت مان کر بتائید خدام دین پائے تین بادشاہ نذرین لاتے ہیں اولیا اللہ فیضیاب ہو کر ملک صفت ہو جا سب تہ ہیں اللہ تعالیٰ بکرت روح پاک حضرت سلطان الشہداء سے یہ کتاب مقبول فرمائے راقم کی مراد دہلی برائے بیت

المنت والبقاء للہ

شہنامہ تمام قصہ کوتاہ

تعداد درجہ و دقیقه و ثانیہ و میل از روی علمیت و نجوم واسطی دریافت کرنے تعداد
طول و عرض زمین کے

یہ نقشہ بلاد ہند و عرب کا نقشہ ہفت اقلیم سے انتخاب کیا تعداد طول و عرض ارضی مع درجہ و دقیقه درج کتاب
کیا اب سمجھنا چاہیے کہ حکماء نے زمین کے آسمان کے بارہ حصے کیے پھر بارہ البرج قرار دیے ہر برج کے
تین حصے کر کے ہر حصے کا درجہ نام کیا اور ساٹھ دقیقہ کا ایک درجہ اور ساٹھ ثانیہ کا ایک دقیقہ قرار دیا
جب تین سو ساٹھ درجے کا آسمان قرار پایا سال و ماہ کا حساب لگایا بارہ مہینے یعنی تین سو ساٹھ روز کا
سال اور تین روز کا مہینا قرار دیا پھر مقابلہ آسمان کے زمین کو بھی تین سو ساٹھ درجے پر تقسیم کیا مگر درجہ
آسمان کا درجات زمین سے آسمان و زمین کا تفاوت ہر گیارہ لاکھ ستتر ہزار چھ سو چھتیس کروہ درجہ فلک
کی مسافت ہر اور مسافت درجہ زمین باصطلاح علم ہیت و نجوم تقریباً ہر گیارہ لاکھ کروہ پاؤں و الفہرسم
اور تقدیر میں نے مسافت درجہ و دقیقه ارضی کا گندگی مولی دم اسپ سے جس طرح حساب کیا ہر راقم نے
خدا را اسکایا لکھ دیا ہر گندگی کی سات بال گھڑے کی دم کا ایک جو کی گندگی اور چھ جو کی گندگی کا ایک انگل
اور چار انگل کی ایک مشت اور چھ پست یعنی چوبیس انگل کا ایک ذراع قرار پایا جبکہ آٹھ گزہ پانچ مین
آیا اس حساب سے تین انگل کی ایک گزہ اور دو ذراع کا ایک گزہ اور بعضوں نے ایک ذراع کا ایک گزہ
اور بعضوں نے ایک فٹ مہتر ہوا کا ایک گزہ اور چار ہزار گزہ کا ایک میل اور بعضوں نے تین ہزار گزہ کا
ایک میل اور تین میل کا ایک فرسنگ یعنی فرسخ چھ رہا اور ایک میل چار سو چوبیس گزہ کا ایک دقیقہ ارضی ہوا
جسکے ساٹھ ثانیہ ہوسے اور ساٹھ دقیقہ کا ایک درجہ بنایا پس ہر درجہ ارضی چھ سو ساٹھ میل و نو ہزار چھ سو
چالیس گزہ کا ہوا اس حساب سے ایک میل چار ہزار گزہ کا شمار کیا اور بعضوں نے ایک کوں بعضوں نے
پون کوں کا ایک میل لکھ دیا واللہ اعلم فقط

یہ نقشہ تقسیم بلاد عرب و ہند کا چار اقلیم پر مع طول و عرض و شمال و جنوب و شمال و جنوب
اور اقلیم چہم سے ہفتہ تک کسی مین بلاد ہند و عرب کے نہیں ہیں

نام شہر	طول شرق و غرب			نام شہر	عرض شمال و جنوب		
	درجہ	دقیقہ	ثانیہ		درجہ	دقیقہ	ثانیہ
زبد ملک مین	۷۳	۲۰	۱۱	صفا ملک مین	۷۷	۱۴	۳۰

نام شہر	طول شرق و غرب			نام شہر	طول شرق و غرب		
	درجہ	دقیقہ	عرض جنوب و شمال		درجہ	دقیقہ	عرض جنوب و شمال
عدن ملک یمن	۰	۴۵	۱۰	سوسنات ملک کن	۰	۱۰	۲۴
جکوت خیرہ ہند	۰	۱۴۰	۵	گجرات	۰	۲۸	۲۳
سراذپ ایٹھا	۰	۱۳۰	۵	گوالیار	۰	۱۱۳	۲۳
بنوک	۰	۵۳	۱۰	سکندریہ ملک مصر	۰	۶۱	۳۰
جدہ	۰	۴۶	۲۱	بابل و اقلیم عراق عرب	۰	۸۰	۳۲
حجہ	۰	۴۳	۲۳	لبنہ عراق عرب	۰	۸۲	۳۰
طائف	۰	۴۶	۲۲	لبنہ و ادعراق عرب	۰	۸۰	۳۸
نفید	۰	۴۸	۲۶	بیت المقدس ملک شام	۰	۶۶	۳۱
قطیف	۰	۴۶	۲۵	حد عراق عرب	۰	۴۹	۳۱
مدینہ	۰	۴۵	۲۲	دیساط ملک مصر	۰	۶۳	۳۱
مکہ	۰	۴۶	۲۱	دمشق ملک مصر	۰	۶۰	۳۸
میکانہ	۰	۴۸	۲۱	رمانہ سلیمان ملک شام	۰	۶۶	۳۰
اجمیر	۰	۱۱۱	۵	سرسبز عراق عرب	۰	۶۹	۳۱
اوچین	۰	۱۱۲	۳۰	سیوط ملک مصر	۰	۶۱	۲۶
احمد آباد	۰	۱۰۸	۲۳	طوس ملک شام	۰	۶۰	۱۵
اونگ آباد	۰	۱۱۱	۳۰	عقلان ملک شام	۰	۶۶	۳۰
برہانپور ملک دکن	۰	۱۰۸	۲۲	قزوم ملک مصر	۰	۶۳	۳۳
نبارس	۰	۱۱۶	۲۶	کوفہ عراق عرب	۰	۶۹	۳۱
بھوپال ملک دکن	۰	۱۱۱	۲۳	مدائن عراق عرب	۰	۸۰	۳۳
بیجاپور ملک دکن	۰	۱۰۵	۳۰	مدین	۰	۶۶	۲۸
مٹھ	۰	۸۲	۳۰	مصر خاص	۰	۶۳	۳۰
حیدر آباد ملک کن	۰	۱۱۳	۵	نزدان عراق عرب	۰	۶۹	۳۳
دولت آباد ملک کن	۰	۱۱۱	۵	وارط عراق عرب	۰	۸۲	۳۳

نام شهر	طول شرق مغرب		عرض مغرب شمال		نام شهر	طول شرق مغرب		عرض مغرب شمال	
	درج	دقیقه	درج	دقیقه		درج	دقیقه	درج	دقیقه
اکٹ	۱۰۶	۵	۳۳	۲۳	قنوج	۱۱۵	۱۵	۲۶	۵۹
آگرہ نیوٹرکریا ملک برہانپور	۱۱۲	۲۵	۲۶	۰	کاکڑا ملک پنجاب	۱۱۰	۳۵	۳۰	۵۰
آکرا باد	۱۱۶	۵۰	۲۶	۵۲	کالچی	۱۱۵	۰	۲۵	۳۰
امروہہ	۱۱۳	۲۵	۰	۳۰	کرانہ	۱۱۳	۰	۲۸	۳۰
اودھ	۱۱۶	۵۵	۲۳	۴۵	لاہور ملک پنجاب	۱۰۹	۲۲	۳۱	۵۰
پانی پت	۱۱۳	۲۲	۲۸	۱۵	گنٹو	۱۱۶	۱۳	۲۶	۳۰
پٹنہ	۱۱۹	۱۲	۲۶	۴۰	لودھیانہ	۱۱۰	۳۰	۲۹	۱۰
مراہون	۱۱۳	۰	۲۶	۲۰	مونیگیر	۱۳۰	۱۱	۲۶	۶
پشاور	۱۰۶	۳۰	۳۱	۰	مدراس			۱۳	۰
سٹامپیر	۱۱۲	۳۳	۲۹	۰	سردوار	۱۱۳	۰	۲۹	۳۰
جلال آباد	۱۰۵	۳۴	۰	۰	انٹاکہ ملک شام	۴۱	۲۶	۲۵	۳۰
خوجند	۱۱۶	۶	۲۶	۱۱	بلبل ملک شام	۴۰	۴۵	۳۵	۱۵
دہلی	۱۱۲	۱۸	۲۸	۱۱	حلب ملک شام	۴۲	۳۰	۳۲	۱۵
ڈھاکہ ملک بنگالہ	۱۲۲	۱۱	۲۹	۳۵	حمص ملک شام	۴۵	۰	۳۵	۰
رازم پور	۱۱۴	۳۶	۲۸	۴۰	طرابلس ملک شام	۴۹	۰	۳۸	۰
راج محل ملک بنگالہ	۱۲۱	۵	۲۵	۵۵	قبرس ملک شام	۶۶	۱۴	۳۶	
سرخ	۱۱۳	۴۲	۲۳	۴۸	مرغش ملک شام	۴۱	۴۰	۳۶	۰
سہی نگر	۱۱۲	۵۳	۳۳	۱۰	موصل عراق عرب	۴۴	۰	۳۶	۳۰
سینل	۱۱۳	۲۶	۲۸	۳۰	تبت	۱۱۰	۰	۴۰	۵
سرزمین سرہند	۱۱۱	۳۰	۲۹	۳۰	کابل	۱۰۶	۱۱	۳۱	۲۰
سیالکوٹ	۱۰۸	۳۵	۳۲	۴۰	کشیہ	۱۰۶	۸	۳۳	۰
تھمار	۱۱۶	۰	۲۸	۵	کلکتہ			۳۲	۰

ایک خطی نسخہ
میں موجود ہے

قطعة تاریخ طبع طبع و مصنف کتاب ہر صنعت انترامی الاجاب ہر جس انہیات
چاہو سال ہجری پیدا این اور ہجری سے فصلی ہتھین اور حروف ہر ہر مصرعین عیسو
اور آخر کے حرفون میں سال سمت ہر ایک قطعہ میں چار تاریخون کی صنعت ہر

۱	این غزائنامہ مسعود شہید	۴	طبع شد چون بغایات خدا	۱
۲۰۰	خواست طبع کہ برآ رسالتش	۳۰۰	صنعت تازه بدل شد الفا	۱
۴۰۰	مبداء فیض نمود اندام	۴۰۰	لمم غیب بمن دادند	۱
۵	ہر چہ گیری ز حروف و الفاظ	۹۰۰	نظم و نثر و فقرات و انشا	۱
۶۰	عددش گیر و بدہ ضربش کن	۵۰	پس بران سیزده دیگرا فرما	۱
۳	بجملہ اعداد کن ذہ ذہ طرح	۸	ز اید از ذہ بنویس ای دانا	۱
۴۰	مال آن جانب چپ کن تحریر	۲۰۰	جمع کن ہر دو عدد و ایک جا	۱
۲۰	کن رقم باب چپ میزانش	۳۰۰	تا شود صورت ہجری پیدا	۱
۴۰۰	ترک کن مال اعداد از ہجری	۱۰	در گنجینہ فصلی گنجینہ	۱
۱	از سر مصرعہ اشعار تمام	۴۰	عیسوی سال برآمد نہ یاب	۱
۱	آخر حرف زہر یک مصرع	۶۰	کردم اعداد و بہمت املا	۱

۱۹۳۲

خاتمہ الطبع

ششم

۱	لہ الحمد دیہ غزائنامہ		غازی بادشاہ کا نامہ	
	چپ کے شوال میں تمام ہوا		خاص مطبوع خاص ہوا	
	بارہ سو میں ترانوے ہجری		اور چوراسی بارہ سو فصلی	
	میں چھپتر اشعار سو عیسوی		سال طبع کتاب بس ہجری	
	ہو یہ مقبول بارگاہ خدا		لطیف شفیق روز جزا	

تقریب کتاب غزائنامہ سعید چکیدہ قلم بلاغت رقم حکیم سید بندہ رضا صاحب
تخلص ہنر ولد حکیم حسن رضا صاحب مرحوم آریکس قصبہ بلگرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای دل زمان محمود ہر اور ساعت مسعود بسم اللہ اللہ کا لغزہ بلند ہو جسکے سننے سے منکر ہو
دوم بند ہو کلمہ شہادت زبان سے جاری رہے نہ کہ آرائی کی بیاری رہے خدا سبقت کا طلبگار ہو

سے دہوش ذرا ہشیار ہو کبھی تلاوت نہایت آیات حمد کر کچھ سورہ ہرات کا دم بھر خاتمہ دوزبان سے
ذو انقار کا کام لے تیردان میں آجید کر کر کا نام لے قرآن پر درگاہ دیکھ غازیون کے کارزار کچھ
کتب سیر کی سیر کر طواف کعبہ سے خاتمہ بخبر کر جل جلالہ وحل شانہ کیا اوسکی قدرت کے بحر خانے میں
مجاہدوں کے چرسچے اولوا الغرہوں کے افسانے نہیں مرنے والوں کا نام زندہ ہر اسپر شہادت گوہر
یہ تذکرہ یادگار ماضی و آئندہ ہر خدا گاہ ہر اہل دل ان جان دینے والوں پر جان دیتے ہیں حق نعم
بہتر کے اس قول کو بدل وجان مان لیت ہر انکحاکر باعث قوت روحانی ہر انکحایان موجب تقویت
ایمانی ہر یہ لوگ مرکز اسلام کو جلائے ظلمت جہالت اپنی پامردی سے خاک میں ملا گئے بس بہتر بس
یہ اسرار بظاہر ہیں ان رمزون سے کہ وہ ماہر ہیں مطلب ہر آدھرت دعا سنا وہاں غرانا مسعود
کی تعریف رواں گئے مولف کی توصیف کروا حق یہ کتاب بیشمال ہر اسکے مولف پر فضل ایزد و ابحال ہر
یہ مخدوم ملک سخن کا افسر تہ تیغ نہایت عمدہ و بہتر ہر سخن فہم موزون طبع کو اسکی مدح میں نامہ نگاری چاہیے
اور بہر بیان درشا ہوار کا کام بلاغت نظام کو اس کتاب کی بدل وجان خریداری چاہیے محمد مجاہد
اس مولف کی مقاومت کا دم نہ بھر صاحب نزک تیوری میان عذر رنگ کرے سبحان اللہ جناب
شیخ عنایت حسین صاحب سبحان اللہ واہ کا واہ معج قلم سے دریا بہائے بہن تختہ قحط
کی کیا باغ کھلائے بہن آپ کا تخلص عنایت ہر فی حقیقت یہ خدا کی عنایت بیغایت ہر آگاہی اور اس
کتاب کو کیا مع کیا ہے آپ سے مشکور اور کلام کی کس زبان سے داد دی جائے اب بلکو درخواست پر
سخانی ہر بس بجائے تعریف توصیف یہ صریح ہر ہر ناموشی ارشاد تو خدا تعالیٰ قطعہ تاریخی طبع

طبع کردہ تالیف محمد مجاہد	از سر تالیف غنی بی سالار	طبع شدہ محمد مجاہد
---------------------------	--------------------------	--------------------

تقریب جناب محمد عبدالغنی شاہ صاحب قادیانی حنفی صدیقی کانیوری شاگرد جناب مفتی مولوی
محمد بلوچ صاحب شام عوم لکھنوی بجنوری نیشنل اگر دفعہ وحدت و عدم مضامین مولیٰ محمد شاہ مسلمان صاحب

باستان کونین گلہ تہ محمد ثنا اوس باغبان ازل لم نزل کے واسطے سزاوار ہر کہ جسکی عنایت
شہدائے فرادیس جنت کی ہیشہ بہار ہر سبحان اللہ ہر روشن کسکی شگفتگی کے ساتھ ملی
مرتہ پایا ہر کہ جسکے واسطے قرآن مجید بنیۃ تجریمی من تحتہا الا انوار آیا ہر کاشن عالمین صاف ظاہر
کہ جس سے ہر شاخ شجر بلکہ جتنی پتی پتی ہر اور نور و دنا محمد و اوسکے رسول پاک صاحب لولا کہ
جسکی ذات باصفات گلشن ہستی میں بیشمال ہر اوسکی تمنا ہے قد بسوی میں گل و لالہ و سبک و ریمان
و تسرین و تسرن صورت سبزہ بانال ہر یون زبان گلستان مژدہ بلب ہر کہ ہزار جہان میں کوئی غم

و به شرح کفایت
 برای پنج کاین کتاب طبع مطبع طبع لطیف
 طبع و در خط مشتم و در آخرش افزوده شد فقط
 در حقیقت این کتاب در حقیقت این کتاب در حقیقت این کتاب
 در حقیقت این کتاب در حقیقت این کتاب در حقیقت این کتاب

صحت نامه غزنامه سعود غازی

صفحہ	عناص	صفحہ	عناص	صفحہ	عناص
۱	۱۲۸۶	۲	۱۲۹۳	۳	۱۲۹۳

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲	۱۲	ہر ورق	ہر زنی
۳	۴	ادبیت عربیت	ادبیت عربیت
۴۰	۱۰	علی صدر	علی الصدر
۵	۱	اوج	زوج
۷	۳	کثر الموعہ	کثر الموعہ
۹	۹	۵۴ سربا سے ۶۹	۵۴ سربا سے ۶۹
۱۰	۱	۱۳	۱۳
۱۰	۳	القلاب	القلاب
۱۱	۹	حالات	خلاصہ حالات
۱۲	۲۱	یُغسلون	یُغسلون
۱۵	۶	مرادین	مرادین
۱۶	۱۲	فوج مان	فوج مان
۱۷	۳	مختصر	مختصر
۱۸	۹	بور مطیع	بور مطیع
۱۹	۱۸	میں بچپن	میں بچپن
۱۹	۷	نند اوالی کا نخر	نند اوالی کا نخر
۲۱	۲۱	حبش	حبش
۲۰	۱۰	زیادہ	زیادہ
۱۵	۱۸	مراد	مراد
۲۱	۱۹	سین علیہ السلام	سین علیہ السلام
۲۲	۸	سین علیہ السلام	سین علیہ السلام
۱۰	۱۰	سنت نایب گادی پانچا	سنت نایب گادی پانچا
۲۵	۷	برادر قلعہ پر	برادر قلعہ کے قریب
۱۲	۱۲	ہو ائیان	ہو ائیان
۲۷	۷	نہ نام	نہ نام
۱۲	۱۲	نہ نام	نہ نام
۲۸	۱۲	ماون	ماون
۳۰	۱۶	پہو کایا	پہو کایا
۳۲	۱۳	واقع	واقعہ
۳۳	۵	عالم کثرت	حاکم کثرت
۱۵	۱۵	دیکر	کر کے
۳۴	۱۲	شخص	شخص
۳۵	۱۲	نارہ	نارہ
۳۶	۲۱	امیر محمد کا	امیر محمد کا
۳۶	۱۱	مقرے	مقرے
۵۶	۳	استوار	استوار
۵۹	۴	بالت	بالت
۶۸	۴	پشتی	پشتی
۱۲	۱۲	شہر وردی	شہر وردی
۱۲	۱۲	رودولی	رودولی
۴۲	۱	با	ویا
۴۴	۱۵	خلوق	خلوق

